عمر اکمل کے نام پر سابق کرکٹر کا لیبل لگتے لگتے رہ گیا!

23 سال کی عمر میں عمر اکمل کے نام پر سابق کرکٹر کا لیبل لگتے لگتے رہ گیا۔ مڈل آرڈر بیٹسمین نے انکشاف کیا کہ وہ چیمپئنز ٹرافی کیلئے منتخب نہ ہونے پر کرکٹ کو خیر باد کہنے کا سوچنے لگے تھے، ان کا کہنا ہے کہ مجھے بغیر کسی وجہ کے ڈراپ کر دیا گیا جسے قبول کرنا مشکل تھا، ویسٹ انڈیز میں فرسٹ چوائس وکٹ کیپر ہونے کا آفیشل طور پر نہیں بتایا گیا۔ عمر اکمل نے کہا کہ چیمپئنز ٹرافی بہت بڑا ٹورنامنٹ تھا، مجھے اس کیلئے ٹیم سے باہر کیے جانے پر کافی مایوسی ہوئی، ٹیم میں کسی کی جگہ پکی نہیں ہوتی، میں کبھی سہل پسندی کا شکار نہیں ہوا مگر پھر بھی اچانک بغیر کسی وجہ کے ڈراپ کر دیا گیا جسے قبول کرنا کافی مشکل تھا، میں نے حقیقت میں کرکٹ چھوڑنے پر غور شروع کر دیا تھا مگر سینئر کھلاڑیوں نے مجھے اس سے باز رکھا۔ میری ظہیر عباس، وسیم اکرم، رمیز راجہ سے بات ہوئی سب نے میری حوصلہ افزائی کی، شاہد آفریدی اور عبدالرزاق نے بھی مجھے ہمت نہ ہارنے کا مشورہ دیا۔ فرسٹ چوائس وکٹ کیپر نامزد ہونے کے سوال پر عمر اکمل نے کہا کہ مجھے باضابطہ طور پر اس بارے میں آگاہ نہیں کیا گیا لیکن اگر ٹیم کو ضرورت ہوئی تو یہ ذمہ داری اٹھانے کو تیار ہوں گا، ویسے مجھے بولنگ اور وکٹ کیپنگ سے زیادہ بیٹنگ اور فیلڈنگ ہی پسند ہے۔ انھوں نے کہا کہ ویسٹ انڈیز میں شائقین کو ایک بدلا ہوا عمر اکمل دکھائی دیگا، میں اپنے ناقدین کو بھی غلط ثابت کر دوں گا، میں کبھی سنگل ڈبل بنا کر ناٹ آؤٹ رہتے ہوئے اوسط بہتر بنانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ٹیم کو برق رفتاری سے کھیلتے ہوئے فتح دلانے کیلئے کوشاں رہتا ہوں، ایسے میں بعض اوقات غیر ضروری شاٹس بھی لگ جاتے ہیں، میں اس خامی پر قابو پانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ عمر اکمل پاکستان کا سب سے زیادہ باصلاحیت نوجوان بیٹسمین ہے اور ٹیلنٹ کے حوالے سے کوئی بھی نوجوان بیٹسمین عمر اکمل کا عشر عشیر بھی نہیں، مگر صلاحیتوں کے حوالے سے مالا مال اس بیٹسمین کو شاید اپنا کیریئر عزیز نہیں ہے جو ہر دن کسی نہ کسی تنازع میں الجھ کر اپنے کیریئر کو تباہ کر رہا ہے اور دوسرے بیٹسمین زیادہ محنت کر کے عمر اکمل کو پیچھے چھوڑتے جا رہے ہیں جبکہ عمر اکمل اپنی خامیاں دور کرنے کی بجائے ساری توجہ دوسروں میں خامیاں تلاش کرنے پر مرکوز کیے ہوئے ہے۔ ڈیبیو پر سنچری کے ساتھ کیریئر کا آغاز کرنے والے عمر اکمل کے دماغ میں ابتدا سے ہی یہ بات ڈال دی گئی تھی کہ وہ سب سے زیادہ باصلاحیت بیٹسمین اور پاکستان کرکٹ کا مستقبل ہے۔ سابق ٹیسٹ اوپنر اور حالیہ کمنٹریٹر کی اس پیش گوئی نے بھی عمر اکمل کے کیریئر کو نقصان پہنچایا ہے جو خود کو پاکستان کرکٹ کا سب سے بڑا سپر اسٹار سمجھ رہا ہے جسے مستقبل میں کپتانی کا خواب دکھانے والوں کی بھی کمی نہیں ہے۔ عمر اکمل اس وقت ٹیسٹ ٹیم کا حصہ نہیں ہے اور اس کا راستہ اسد شفیق اور اظہر علی جیسے بیٹسمینوں نے اپنی پرفارمنس سے روکا ہوا ہے۔ عمر اکمل کو کوئی دوسرا نقصان نہیں پہنچا رہا بلکہ باصلاحیت بیٹسمین خود اپنے کیریئر کے درپے ہے جسے ساتویں آسمان پر بیٹھنے کی بجائے زمین پر قدم جما کر آسمان چھونے کی کوشش کرنا چاہیے!

ماہنامہ

کرکٹر پاکستان

منیجنگ ایڈیٹر
ریاض احمد منصوری

بزنس منیجر لاہور
عصمت پاشا
فون: 0300-9493896

ایڈیشنل فوٹوگرافر
فاروق عثمان

بیرون ملک نمائندے
ایان ڈیواسن، سٹیو وانگ (انگلینڈ)
کین پیر (آسٹریلیا)
ڈک برٹن (نیوزی لینڈ)
گوتم بھرا (بھارت)
ایس ایس پریرا (سری لنکا)
برٹل جانز (ویسٹ انڈیز)

کاروباری اطلاعات و خط و کتابت و ترسیل زر کے لیے پتہ
منیجر ماہنامہ "کرکٹر"
C-14,4 کمرشل اسٹریٹ، ڈیفنس
ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II، ایکسٹینشن کراچی۔
فون: 35805391 (پانچ لائنیں)
فیکس نمبر: 35896269
ای میل: cricketerurdu@gmail.com

Registration No. SS-048

اگست 2013ء، جلد نمبر 35، شمارہ نمبر 06

قارئین کرام

کسی نے کیا خوب کہا تھا کہ کرکٹ ٹیم کی کارکردگی پاکستان کی آئینہ دار ہے، جب تک ملک میں بہتری نہیں آتی کھیل میں بھی مسائل کا سامنا رہے گا۔ ان دنوں چیئرمین پی سی بی کا منصب عبوری طور پر نجم سیٹھی نے سنبھالا ہوا ہے، انھیں نئے بورڈ چیف کا انتخاب کرنے کے لیے تین ماہ کا وقت دیا گیا یقیناً اتنے کم وقت میں وہ سب کچھ ٹھیک نہیں کر سکتے، البتہ معروف صحافی ہونے کے ناطے وہ بعض بولڈ فیصلے کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ نجم سیٹھی نے آغاز دفاعی انداز میں کیا شاید وہ خود اس حقیقت سے واقف ہیں کہ کرکٹ بورڈ کے پیچیدہ معاملات سنبھالنا آسان نہیں۔ اسی لیے گذشتہ دنوں یہ بیان دیا کہ پاکستان کرکٹ بہت پیچھے چلی گئی، کئی مسائل کا سامنا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یہ باور کرا رہے ہیں کہ مجھ سے غیر معمولی توقعات نہ رکھی جائیں۔ آئی سی سی میٹنگ میں انھوں نے دیگر بورڈ آفیشلز کے ہمراہ پاکستان کی نمائندگی کی۔ اس دوران آئندہ 10 سال تک کسی انٹرنیشنل ایونٹ کی میزبانی نہ ملنے کا حکم صادر ہوا۔ ایسا کسی صورت نہیں ہونا چاہیے تھا، یہ درست ہے کہ ملک کے حالات اچھے نہیں لیکن دس سال بہت بڑا عرصہ ہوتا ہے، کیا پتا اس دوران کوئی بہتری آ جائے۔ اگر انٹرنیشنل کونسل کو یہ باور کرا کے کسی ایونٹ کی مشروط میزبانی حاصل کر لی جاتی تو اچھا رہتا جیسے 5 سال بعد فلاں ٹورنامنٹ ہو رہا ہے۔ اگر اس وقت تک پاکستان میں حالات سازگار ہوئے تو میزبانی کرے گا ورنہ ایونٹ کسی دوسرے ملک منتقل کر دیا جائے گا لیکن افسوس ایسا نہ ہو سکا۔ آئی سی سی کے حالیہ فیصلے نے دیگر بورڈز کو بھی جواز فراہم کر دیا، اب کئی سال بعد بھی کوئی ٹیم پاکستان آنے کو تیار نہ ہوگی، یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر حکومت کو ہی کچھ کرنا پڑے گا۔

ریاض احمد منصوری

ابن حسن پرنٹنگ پریس (پرائیویٹ لمیٹڈ) کراچی سے طبع کرا کے دفتر ماہنامہ "کرکٹر" پلاٹ نمبر C-4،4-14 ویں کمرشل اسٹریٹ فیز II، ایکس ٹینشن، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، کراچی سے شائع کیا۔

جنوبی افریقہ کا دورہ سری لنکا

2اگست پہلائی ٹوئنٹی انٹرنیشنل کولمبو
4اگست دوسرائی ٹوئنٹی انٹرنیشنل ہیمبنٹوٹا
6اگست تیسرائی ٹوئنٹی انٹرنیشنل ہیمبنٹوٹا

****

آسٹریلیا کا دورہ، انگلینڈ (ایشیز سیریز)

یکم تا5اگست ---تیسرا ٹیسٹ--------مانچسٹر
9تا13اگست--چوتھا ٹیسٹ-------چیسٹرلی اسٹریٹ
21تا25اگست--پانچواں ٹیسٹ-------اوول
29اگست--پہلائی ٹوئنٹی انٹرنیشنل----ساؤتھمپٹن
31اگست----دوسرائی ٹوئنٹی انٹرنیشنل--چیسٹرلی اسٹریٹ
6ستمبر-----پہلا ون ڈے انٹرنیشنل------لیڈز
8ستمبر-------دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل----مانچسٹر
11ستمبر-------تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل----برمنگھم
14ستمبر------چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل----کارڈف
16ستمبر------پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل---ساؤتھمپٹن

آسٹریلیا کا دورہ اسکاٹ لینڈ

3ستمبر---------واحد ون ڈے انٹرنیشنل----ایڈن برگ

انگلینڈ کا دورہ، آئر لینڈ

3ستمبر---------واحد ون ڈے انٹرنیشنل---ڈبلن

انگلینڈ کا دورہ آسٹریلیا (ایشیز سیریز)

21تا25نومبر-----پہلا ٹیسٹ------برسبین
5تا9دسمبر--------دوسرا ٹیسٹ---ایڈیلیڈ
7تا13دسمبر-------تیسرا ٹیسٹ-----پرتھ
26تا30دسمبر----چوتھا ٹیسٹ---میلبورن
3تا7جنوری-----پانچواں ٹیسٹ---سڈنی
12جنوری------پہلا ون ڈے انٹرنیشنل---میلبورن
17جنوری------دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل---برسبین
19 جنوری-------تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل---سڈنی
24جنوری------چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل---پرتھ
26جنوری------پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل---ایڈیلیڈ
29جنوری------پہلائی ٹوئنٹی انٹرنیشنل---ہوبارٹ
31جنوری------دوسرائی ٹوئنٹی انٹرنیشنل---میلبورن
2فروری------تیسرائی ٹوئنٹی انٹرنیشنل---سڈنی

انگلینڈ کا دورہ، ویسٹ انڈیز(2014)

28فروری------پہلا ون ڈے انٹرنیشنل---انٹیگوا
2مارچ------دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل---انٹیگوا
5مارچ------تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل---انٹیگوا
9مارچ------پہلائی ٹوئنٹی انٹرنیشنل---بارباڈوس
11مارچ------دوسرائی ٹوئنٹی انٹرنیشنل---بارباڈوس
13مارچ------تیسرائی ٹوئنٹی انٹرنیشنل---بارباڈوس

....

پاک جنوبی افریقہ سیریز، غیر حتمی شیڈول جاری

پاک جنوبی افریقہ سیریز کے ابتدائی شیڈول کو غیر حتمی شکل دے دی گئی۔ میچز کا انعقاد دبئی، ابوظہبی اور شارجہ میں ہوگا، جنوبی افریقہ کیخلاف اکتوبر اور نومبر میں 2 ٹیسٹ، 5ون ڈے اور 2ٹوئنٹی 20 میچز ہونے ہیں، ابتدائی شیڈول کے تحت پروٹیز ٹیم 5اکتوبر کو یو اے ای پہنچے گی، پہلا ٹیسٹ 14 سے 18اکتوبر تک شیخ زید انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم ابوظہبی میں کھیلا جائے گا۔ دوسرا ٹیسٹ 23 سے 27 تاریخ تک دبئی اسپورٹس سٹی اسٹیڈیم میں ہونا ہے، دونوں ٹیمیں اس کے بعد شارجہ چلی جائیں گی جہاں 30اکتوبر کو پہلا ون ڈے ہوگا، یکم نومبر کو دوسرا ایک روزہ میچ دبئی میں شیڈول ہے، 6اور 8تاریخ کو دیگر 2میچز کا میزبان ابوظہبی ہوگا جبکہ 11نومبر کو آخری ون ڈے شارجہ میں رکھا گیا ہے۔ دونوں ٹی ٹوئنٹی میچز 13اور15تاریخ کو دبئی میں کھیلے جائیں گے۔ پاک سری لنکا سیریز 7 دسمبر سے 28 جنوری تک ہوگی۔ دسمبر میں پاکستانی ٹیم آئی لینڈرز سے مقابلے کیلئے دوبارہ اماراتی سرزمین پر قدم رکھے گی، 3ٹیسٹ، 5ون ڈے اور 2ٹی ٹوئنٹی میچز پر مشتمل سیریز جنوری 2014 تک جاری رہے گی۔

....

سینئر کھلاڑی اپنی ذمہ داریوں کو کب پورا کرینگے؟

بلاشبہ شعیب ملک دنیائے کرکٹ کا ایک ایسا ہیرا ہے کہ جس نے یہ مقولہ سچ کر دکھایا ہے کہ وہ آیا، دیکھا اور فتح کرلیا۔ ڈاکٹر نسیم اشرف نے چیئرمین پی سی بی کا منصب سنبھالنے کے بعد قیادت کا کانٹوں بھرا تاج شعیب ملک کے کندھوں پر سجایا، انہیں کی کپتانی میں گرین شرٹس متعدد عالمی کامیابیاں سمیٹنے کے بعد جنوبی افریقہ میں شیڈول پہلے ٹوئنٹی 20 ورلڈ کپ میں فائنل تک رسائی بھی حاصل کی۔ بعد ازاں شعیب ملک کی قسمت کا ستارہ ایسا چمکا کہ آل راؤنڈر کا آئی سی سی کی ٹاپ رینکنگ میں رہنا معمول بن گیا۔ غیر معمولی کارکردگی کے صلہ میں شعیب ملک کروڑوں دلوں پر راج کرنے لگا، انہوں نے بھارتی ٹینس اسٹار ثانیہ مرزا کو شریک حیات منتخب کیا تو ان کی شادی کی کوریج نے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ 14 برس کے بعد اب ان کا کرکٹ کیریئر ڈگمگاتا نظر آ رہا ہے، آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی میں ناقص کارکردگی کے بعد اقبال قاسم کی سربراہی میں کام کرنے والی سلیکشن کمیٹی نے ان پر عدم اعتماد کرتے ہوئے دورۂ ویسٹ انڈیز سے ڈراپ کر دیا۔ ایسا پہلی بار نہیں بلکہ ماضی قریب میں بھی متعدد بار ایسا ہوتا آیا ہے، شعیب ملک کو میرا مشورہ ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ انہیں قومی ٹیم کی دوبارہ نمائندگی کی بجائے کسی اور آپشن پر غور کرنا چاہیے۔ یہ تلخ حقیقت اور کڑوا سچ ہے کہ عروج کو ایک نہ ایک دن زوال آنا ہوتا ہے، جس طرح بچپن کے بعد جوانی اور جوانی کے بعد بڑھاپا آتا ہے اسی طرح کوئی بھی کھلاڑی اگر چاہے یا نہ چاہے ایک نہ ایک دن اسے کھیلوں کا بھرا میلہ چھوڑنا ہی پڑتا ہے اگر حقائق کا سامنا نہ کیا جائے تو پھر سیاسی وابستگیوں کا سہارا ہی ڈھونڈنا پڑتا ہے۔ اسی طرح یونس خان کا کرکٹ کیریئر بھی سمندری طوفان میں پھنسی کشتی کی طرح ڈگمگا اور ہچکولے کھا رہا ہے، ابھی چند برس پہلے ہی کی بات ہے جب ان کا ستارہ عروج پر تھا۔ اس وقت کے چیئرمین شہریار خان انہیں اپنے آفس سے باہر انتظار کرنے کی غلطی کر بیٹھے جس کے بعد منجھے ہوئے اس سفارتکار کی سفارتکاری کے تمام حربے ناکام ہو گئے اور انہیں بورڈ کے سربراہ کے عہدہ کو خیرباد کہنا پڑا۔ قومی ٹیم کے سابق کپتان محمد یوسف بھی آس لگائے بیٹھے ہیں کہ شاید ان کی قسمت دوبارہ جاگ جائے اور وہ قومی ٹیم میں دوبارہ جگہ بنانے میں کامیاب ہو جائیں، اس لئے وہ انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا کھلم کھلا اعلان کرنے کی بجائے ابھی نہیں، فی الحال نہیں کے صیغے استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح اوپنر عمران فرحت جب بھی قومی ٹیم سے دور ہوتے ہیں تو بورڈ میں پہلے سے موجود ان کا ایک قریبی رشتہ داران کی مدد کو آ جاتا ہے، وہ ٹیم میں آتا ہے اور بعد میں جس کا خمیازہ سب کو بھگتنا پڑتا ہے۔ کامران اکمل کے پاس بھی جانے کون سی گیدڑ سنگھی ہے کہ ناقص کارکردگی کے باعث ڈراپ کئے جانے کے بعد مزید ناقص پرفارمنس کے لئے ٹیم میں واپس آ جاتے ہیں۔ قومی ٹیم کے وہ روشن ستارے جن کی روشنی دیکھ کر نوجوان کرکٹرز اپنی منزل کا تعین کرتے رہے ہیں، ان کو جان لینا چاہیے کہ ان کی روشنی اب ماند پڑ چکی ہے اور انہیں دوسروں کے لئے اپنی جگہ خود ہی چھوڑ دینی چاہیے۔ ان کھلاڑیوں کو سمجھ لینا چاہیے کہ ان کی جگہ اب اگر قومی ٹیم کے ٹاپ 5 کھلاڑیوں میں نہیں بن رہی تو انہیں باعزت طور پر خود ہی کھیل کو خیرباد کہہ دینا چاہیے۔ دنیائے کرکٹ میں بے شمار کرکٹرز کی مثالیں ایسی ہیں جنہوں نے اس وقت عالمی کرکٹ کو چھوڑا جب وہ اپنے کیریئر کے عروج پر تھے، ایسے کھلاڑی اب بھی شائقین کے دلوں میں زندہ ہیں۔ کپتان مصباح الحق عمران خان کا ایک سبق یاد دلانا چاہتا ہوں 1992 کے ورلڈ کپ کے ہیرو کے مطابق کھیلوں کی دنیا بڑی بے رحم ہوتی ہے اور جب میں کرکٹ سے وابستہ تھا تو میں رحم کرنے والوں میں شامل نہ تھا، میرا فلسفہ ہے کہ اگر آپ

دشمن ٹیم کا کام تمام نہ کریں گے تو وہ آپ کا کچومر نکال دیں گے، اسی لئے کھیل کے میدان میں میں نے کبھی کسی مخالف پر ترس کھایا نہ ہی اپنے لئے رحم کی آرزو کی، اگر بے رحم قاتل جبلت موجود نہ ہو تو آدمی ٹاپ پلیئر کبھی نہیں بن سکتا۔ مصباح الحق صاحب آپ کی خوش اخلاقی، میچ پلاننگ اور کرکٹ کی خداداد صلاحیتوں پر کسی کو کوئی شک نہیں لیکن حریف ٹیم کے خلاف میدان میں اترتے وقت ساتھی کرکٹرز میں بھی حریف ٹیم سے لڑنے کا جذبہ اجاگر کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ جاتے جاتے قائم مقام چیئرمین کی بھی بات کر لیتے ہیں، ہائیکورٹ نے نجم سیٹھی کو 90 دن کی مہلت دے کر ان کو عبوری ذمہ داریوں سے بھی فارغ ہونے کا خدشہ ٹال دیا ہے، بورڈ کے عارضی سربراہ کے لئے اب یہ سنہری موقع ہے کہ وہ اپنے ماضی کے کارناموں کی طرح پی سی بی میں بھی ایسے انقلابی اقدامات کریں کہ ان کا نام پاکستانی کرکٹ میں سنہری حروف سے لکھا جائے۔ نجم سیٹھی کو یہ جان لینا چاہیے کہ پی سی بی میں گزشتہ ایک عشرہ سے ایسے افراد اعلیٰ عہدوں پر بیٹھے ہیں کہ جن کی چکنی چپڑی باتوں میں آ کر بورڈ کے 5 چیئرمین گھر کی راہ لے چکے ہیں لیکن کوئی ان افسروں کا بال بھی بیکا نہ کر سکا، پی سی بی کے ان مشیروں کی مفاد پرست پالیسیوں کی وجہ سے بورڈ کا بھرا خزانہ خالی ہوتا جا رہا ہے، ڈومیسٹک سطح پر کھیلنے والے کرکٹرز کے ماہانہ مشاہرے ختم کئے جا چکے ہیں لیکن ان آفیشلز اور غیر ملکی کوچز کو ڈالروں میں تنخواہیں دینے کے بہت کچھ ہے۔ ڈیو واٹمور، جولین فاؤنٹین کے بعد ظہیر عباس، جاوید میانداد، انضمام الحق، باسط علی کے ہوتے ہوئے ٹرینٹ وڈہل کو آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی میں بیٹنگ کوچ کی ذمہ داری سونپنا سمجھ سے بالا ہے۔ اس تجربے کا بھیانک انجام بھی پوری قوم نے دیکھ لیا، جناب چیئرمین پی سی بی کی کوچ کمیٹی کے سربراہ قومی ٹیم کے مرض کا علاج کوچنگ کورس میں ڈھونڈتے ہیں لیکن کیا بھول گئے ہیں کہ عمران خان، وسیم اکرم، وقار یونس، شعیب اختر، سرفراز نواز، عبدالقادر، جاوید میانداد، ظہیر عباس، انضمام الحق، اقبال قاسم کو بڑا کھلاڑی بنانے والے کیا گورے کوچ تھے۔ ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ قومی کرکٹ ٹیم کا حصہ بننے والوں کا زیادہ تر تعلق امرا کی بجائے غریب اور متوسط طبقے سے ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان کی فٹنس کا راز غیر ملکی ٹرینرز میں نہیں بلکہ ہمارے مالشیوں میں ہے، لاکھوں، کروڑوں روپے کی انٹرنیشنل مشینوں میں نہیں بلکہ باہر کی کھلی فضا میں بیٹھکیں لگانے اور دوڑ لگانے میں ہے۔ بھاری معاوضوں پر نیوٹریشن کی خدمات حاصل کر کے طرح طرح کے کھانوں پر پابندی لگانے کی بجائے کھلاڑیوں کو اپنے من پسند کے کھانے کھانوں کی کھلی چھوٹ دینے میں ہے۔ قومی کرکٹ ٹیم کی عالمی مقابلوں میں فتح کا راز بھاری معاوضوں پر رکھے گئے غیر ملکی کوچز میں نہیں بلکہ حب الوطنی کے جذبہ کو اجاگر کرنے میں ہے۔ جناب چیئرمین آپ کے لئے ایک مفت مشورہ ہے کہ آپ بورڈ میں موجود مشیروں کی باتوں کو ضرور سنیں لیکن کریں وہی جو وقت کا تقاضا اور آپ کا تجربہ کہتا ہے۔ ان دنوں خبریں گردش کر رہی ہیں کہ آپ ماضی میں سیاسی بنیادوں پر بھرتی ہوئے 70 کے قریب ملازمین کو بورڈ سے فارغ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، جناب چیئرمین جلد کیجئے کیونکہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے بورڈ کو دیمک کی طرح چاٹ کر کھوکھلا کر دیا ہے۔ دیر مت کریں کہ آپ نے اس کام کو پورا کرنے کے بعد ابھی بورڈ میں اور بہت سے ضروری اور انقلابی اقدامات اٹھانے ہیں، جلدی کیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ دیر بہت دیر ہو جائے اور آپ بعد میں افسوس سے ہاتھ ملتے رہ جائیں۔ کسی نے کیا خوب کہا تھا کہ کرکٹ ٹیم کی کارکردگی پاکستان کی آئینہ دار ہے، جب تک ملک میں بہتری نہیں آتی کھیل میں بھی مسائل کا سامنا رہے گا۔ ملک میں دہشت گردی عروج پر ہے جس کی وجہ سے انٹرنیشنل مقابلے نہیں ہو رہے، کرپشن زوروں پر رہی جس کی وجہ سے کرکٹرز و امپائرز بھی بے لگام ہو گئے اور بغیر کسی خوف کے فکسنگ کی، اسی طرح دیگر کئی ملکی معاملات کا تعلق بھی کرکٹ کے ساتھ جوڑا جا سکتا ہے، اس لیے ایک بات تو طے ہے کہ جب تک ملک میں معاملات نہیں سدھرتے کھیل کے معاملات میں کسی ڈرامائی تبدیلی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ ان دنوں چیئرمین پی سی بی کا منصب عبوری طور پر نجم سیٹھی نے سنبھالا ہوا ہے، انھیں نئے بورڈ چیف کا انتخاب کرنے کے لیے تین ماہ کا وقت دیا گیا یقیناً اتنے کم وقت میں وہ سب کچھ ٹھیک نہیں کر سکتے، البتہ معروف صحافی ہونے کے ناطے وہ بعض بولڈ فیصلے کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ نجم سیٹھی نے آغاز دفاعی انداز میں کیا شاید وہ خود اس حقیقت سے واقف ہیں کہ کرکٹ بورڈ کے پیچیدہ معاملات سنبھالنا آسان نہیں۔ اسی لیے گزشتہ دنوں یہ بیان دیا کہ پاکستان کرکٹ بہت پیچھے چلی گئی، کئی مسائل کا

سامنا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یہ باور کرا رہے ہیں کہ مجھ سے غیر معمولی توقعات نہ رکھی جائیں۔ آئی سی سی میٹنگ میں انھوں نے دیگر بورڈ آفیشلز کے ہمراہ پاکستان کی نمائندگی کی۔ اس دوران آئندہ 10 سال تک کسی انٹرنیشنل ایونٹ کی میزبانی نہ ملنے کا حکم صادر ہوا۔ ایسا کسی صورت نہیں ہونا چاہیے تھا، یہ درست ہے کہ ملک کے حالات اچھے نہیں لیکن دس سال بہت بڑا عرصہ ہوتا ہے، کیا پتا اس دوران کوئی بہتری آ جائے۔ اگر انٹرنیشنل کونسل کو یہ باور کرا کے کسی ایونٹ کی مشروط میزبانی حاصل کر لی جاتی تو اچھا

رہتا جیسے 5 سال بعد فلاں ٹورنامنٹ ہو رہا ہے۔ اگر اس وقت تک پاکستان میں حالات سازگار ہوئے تو میزبانی کرے گا ورنہ ایونٹ کسی دوسرے ملک منتقل کر دیا جائے گا لیکن افسوس ایسا نہ ہو سکا۔ اب شائقین کرکٹ کو ذہنی طور پر تیار رہنا چاہیے۔ وہ نوجوان جو اسٹیڈیم میں انٹرنیشنل میچ دیکھ کر ہلا گلا کرنے کی خواہش رکھتے ہیں انھیں اب شائد اس عمر میں یہ موقع ملے جب وہ شور شرابہ کرتے اچھے نہیں لگیں گے، جس طرح پاکستان سے کرکٹ دور جانے لگی، خدشہ ہے کہ کہیں ہم جیسے لوگ اپنی اگلی نسلوں کو فخر سے یہ کہانیاں نہ سنایا کریں کہ یہ وہ نیشنل اسٹیڈیم ہے جہاں بیٹھ کر میں نے شاہد آفریدی، یونس خان اور مصباح الحق کو ایکشن میں دیکھا تھا۔ آئی سی سی کے حالیہ فیصلے نے دیگر بورڈز کو بھی جواز فراہم کر دیا، اب کئی سال بعد بھی کوئی ٹیم پاکستان آنے کو تیار نہ ہوگی، یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر حکومت کو ہی کچھ کرنا پڑے گا، وزیراعظم میاں نواز شریف خود کرکٹر رہ چکے ہیں، یقیناً ان کی بھی خواہش ہوگی کہ کسی ملکی اسٹیڈیم میں جا کر پلیئرز کو ایکشن میں دیکھیں، اگر حکومتی سطح پر دیگر ممالک کو سیکیورٹی کی یقین دہانی کرائی گئی تب ہی کچھ بہتری آئے گی، ابتدا بنگلہ دیش یا زمبابوے سے ہی کر لی جائے تو شائد معاملہ آگے بڑھے، ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ کر حالات کو کوسنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ اسپاٹ فکسنگ کیس میں سزا یافتہ عامر کے لیے جس طرح عالمی سطح پر آواز اٹھائی گئی اسے درست قرار نہیں دیا جا سکتا، وہ کوئی مچھیرا نہیں تھا جسے غلطی سے سمندری حدود پار کرنے پر بھارت نے گرفتار کر لیا تو رحم کی درخواست کی جائے، نوجوان پیسر نے جانتے بوجھتے ہوئے رقم کے عوض نو بال کی، اس پر جتنی سزا سلمان بٹ اور آصف کو ملنی چاہیے اس کا عامر بھی حقدار ہے۔ بچہ قرار دے کر معافی دلانے کی کوشش درست نہیں، ذرا ٹیم میں شامل دیگر کھلاڑیوں سے پوچھا جائے کہ اس بچے کی کیا حرکتیں تھیں، بڑے بھی جو کام کرنے سے ڈرتے وہ آرام سے کر جاتا تھا، باؤنڈری لائن پر لڑکیوں کے قریب فیلڈنگ کرنے کے لیے ساتھی کرکٹرز سے لڑائی کوئی بچہ نہیں کر سکتا، اگر کونسل کی قائم شدہ کمیٹی نے عامر کی سزا میں کمی کر دی تو اسے پاکستانی کامیابی نہیں سمجھنا چاہیے، نجم سیٹھی اپنے ٹی وی پروگرامز میں تو کرپٹ لوگوں کو تنقید کا نشانہ بناتے رہتے ہیں مگر نجانے کیوں عامر کے لیے ہمدردی کے جذبات رکھتے ہیں، وہ یہ سوچیں کہ عامر اور دیگر نے جو کچھ کیا اس سے ملک کی کتنی بدنامی ہوئی، ہمارے کرکٹرز پر بے ایمانوں کا لیبل لگ گیا، ایسے لوگوں کی حمایت جیسے نان ایشوز میں پڑنے کے بجائے وہ ملکی کرکٹ کو درپیش اصل مسائل پر توجہ دیں گے تو مناسب ہو گا، ٹیلنٹ کی کمی کے باوجود اب بھی پاکستان میں ایسے پیسرز موجود ہیں جو عامر کی کمی پوری کر دیں، جنید خان پر محنت کی جائے تو وہ اچھا بولر بن سکتا ہے۔ پاکستان میں دہشت گردی، حادثات اور کئی بڑے بڑے واقعات ہوتے ہیں مگر کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی نے ذمہ داری قبول کرتے ہوئے عہدہ چھوڑ دیا ہو، کرکٹ بھی ظاہر ہے ایسے ہی لوگ چلا رہے ہیں، اس لیے کچھ بھی ہو جائے کسی کے کان پر جوں نہیں رینگتی، اسپاٹ فکسنگ کیس سامنے آیا سابق چیئرمین بورڈ اعجاز بٹ الٹا انگلینڈ کے پیچھے پڑ گئے، یہ اور بات ہے کہ بعد میں شرم سے سر جھکانا پڑا، اسی طرح ٹیم چیمپئنز ٹرافی کے تینوں میچز میں شرمناک شکست کا شکار ہوئی کسی کا کچھ نہ بگڑا، البتہ ملکی کرکٹ سے حقیقی محبت کرنے والے خون کے آنسو روتے رہے، وہ لوگ جو کروڑوں روپے کماتے ہیں وہ ویسے ہی خوش رہے، کئی نے اہل خانہ کے ساتھ انگلینڈ میں ہی مزید چھٹیاں گزارنے کا پلان بنا لیا اور پھر ڈھٹائی سے چیونگم چباتے ہوئے ایئرپورٹ سے ایسے باہر آئے جیسے کوئی قلعہ فتح کر لیا ہو، کپتان مصباح الحق نے بعد میں میڈیا پر آ کر ذمہ داری قبول کرنے کا اعلان کیا مگر اس سے کیا فرق پڑا، ماضی میں آسٹریلیا میں جب ٹیم کو شرمناک شکست ہوئی تو اس وقت چیف سلیکٹر اقبال قاسم مستعفی ہو گئے تھے، اب انھوں نے ایسا نہ کیا اور جب انھیں یقین ہو گیا کہ نئے چیئرمین نجم سیٹھی مزید کام کرانے کے موڈ میں نہیں ہیں تو نوشتہ دیوار پڑھتے ہوئے عہدہ چھوڑ دیا، ماضی میں چیف سلیکٹر کی ذمہ داری انجام دینے والے کئی سابق کرکٹرز اب ایک بار پھر تصور میں اپنے آپ کو میڈیا کے کیمروں کے سامنے انٹرویوز دیتے دیکھ رہے ہیں، بعض نے اپنے نام اخبارات میں بھی چھپوا دیے تاکہ چیئرمین کو یاد رہے کہ یہ بھی دوڑ میں شامل ہیں، نیا چیف سلیکٹر ایسا ہونا چاہیے جو فٹ اور متحرک ہو، وہ گراؤنڈ میں جا کر خود کھلاڑیوں کی کارکردگی کا جائزہ بھی لے سکے، اسے پیسے کی لالچ نہ ہو اور کسی کے دباؤ میں بھی نہ آتا ہو، پاکستان ابھی اچھے لوگوں سے خالی نہیں ہوا، چیئرمین بورڈ کو بس تلاش کرنا ہوگی کئی لوگ مل جائیں گے۔ اسپاٹ فکسر سلمان بٹ کو سچ زبان پر لانے میں تین سال لگے، دراصل جو لوگ اس لیول پر ملک کا نام ڈبو چکے ہوتے ہیں ان میں شرم نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہوتی، اگر اس کا ثبوت چاہیے تو سلمان بٹ کی وہ تصویر دیکھ لیں جس میں وہ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتے ہوئے مسکرا رہے ہیں، کاش ان کی یہ جھوٹی معافی پاکستان کرکٹ کا کھویا ہوا وقار واپس لا سکتی، کاش اس مسکراہٹ سے جو طعنے انگلینڈ میں مقیم پاکستانیوں کو سننے پڑے ان کا مداوا ہو جاتا، دنیا میں معافی مانگتے ہوئے انسان رو پڑتا ہے ہمارے یہاں معاملہ ہی الٹ ہے۔ اب دانش کنیریا بھی انہی کی راہ پر چلتے ہوئے خود کو دودھ کا دھلا ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں، کنیریا نے ابتدا سے ہی میڈیا کو جھوٹا اور خود کو سچا ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہوا تھا، اب بھی ان کی ڈھٹائی برقرار ہے بلکہ اب انھوں نے اپنا آخری کارڈ شو کرتے ہوئے یہ تک کہہ دیا کہ اقلیت میں ہونے کی وجہ سے انھیں سپورٹ نہیں کیا جا رہا کوئی ان سے یہ پوچھے کہ اگر کسی نے ہندو ہونے کے سبب ان سے امتیاز برتا ہوتا تو کیا وہ پاکستان کے لیے 61 ٹیسٹ اور 18 ون ڈے کھیل سکتے تھے، اگر کسی لمحے ان کی بات مان بھی لے جائے تو سلمان بٹ، عامر اور آصف تو اکثریت سے تعلق رکھتے ہیں، اسپاٹ فکسنگ کیس میں انھیں سزا کی کیوں حمایت کی گئی، دانش کو اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے، جس پاکستان نے انھیں سولجر بازار سے کراچی کے پوش علاقے کلفٹن تک پہنچایا، جس کی وجہ سے وہ بیرون ملک فائیو اسٹارز ہوٹلز میں پرآسائش زندگی گذارنے کے قابل ہوئے، جہاز میں بزنس کلاس میں سفر کیا، کروڑوں جائز روپے بھی کمائے، اس کے ساتھ انھوں نے کیا سلوک کیا؟ دنیا بھر میں نام ڈبو دیا، اب انھیں ہوش کے ناخن لیتے ہوئے معافی مانگ لینی چاہیے، یہ قوم بڑے دل کی مالک ہے ایک آنسو بہا کے سب بھول جائے گی ہاں اگر سلمان کی طرح تین سال بعد ڈھٹائی سے مسکراتے ہوئے معافی مانگی تو مزید رسوائی ہی مقدر بنے گی۔ عبوری چیئرمین نجم سیٹھی کی آمد سے پی سی بی میں بغیر کچھ کیے بھاری تنخواہیں بٹورنے والوں کو اپنی کرسی ہلتے محسوس ہونے لگی ہے، ڈائریکٹر جنرل جاوید میانداد نے بھی گذشتہ دنوں میڈیا کو اپنی سیلری سلپ بھی دکھا دی کہ دیکھو مجھے تو 5 لاکھ 21 ہزار 682 روپے ماہانہ ہی ملتے ہیں، یہ وہ تنخواہ ہے جو شائد بڑے ایگزیکٹیوز کو بھی نہ ملتی ہو، مفت کے پیٹرول، کار، موبائل فون اور دیگر سہولتوں کا انھوں نے ذکر نہیں کیا، اب تک کروڑوں روپے وہ اپنے اکاؤنٹ میں منتقل کرا چکے مگر بدلے میں بورڈ میں کوئی ایسا کام نہیں کیا جس پر فخر کر سکیں، البتہ کرکٹ فیلڈ میں ان کی جو خدمات ہیں ان سے کوئی انکار نہیں کرے گا مگر اس بنیاد پر بھاری تنخواہ دینے کا کوئی جواز نہیں ہے، شارجہ میں آخری گیند پر چھکے اور ورلڈ کپ 1992 میں فتح پر ان پر انعامات کی بارش بھی تو ہوئی تھی، سابقہ خدمات کی بنیاد پر ماہانہ تنخواہ لینے کے لیے اگر ظہیر عباس، عمران خان اور ماجد خان بھی اٹھ کھڑے ہوئے تو بورڈ کا کیا ہوگا؟ میانداد کو اپنے اصل کام کی طرف آنا چاہیے، ٹھنڈے کمرے میں آرام دہ کرسی پر بیٹھ کر منصوبے بنانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، ان دنوں ملک میں ٹیلنٹ کی کمی ہے میانداد کو نئے پلیئرز تلاش کرنے چاہئیں جس سے ٹیم کو فائدہ ہوگا۔ سلیکشن کمیٹی جاتے جاتے ایک اچھا کام شاہد آفریدی کو ٹیم میں واپس لانے کی صورت میں کر گئی، یہ درست ہے کہ اعداد و شمار ان کا ساتھ نہیں دے رہے مگر پاکستان کو ان جیسے دلیر کرکٹرز کی ضرورت ہے، جب ان کا بیٹ چلا یا گیند گھومی تو ٹیم کو فتح دلا کر ہی دم لیں گے محمد حفیظ کو دوسروں کے کھیل میں بہتری کے لیے پروفیسری جھاڑنے کے بجائے انھیں خود اپنی کارکردگی ٹھیک کرنے پر توجہ دینی چاہیے، اگر متواتر شکستوں کا سلسلہ جاری رہا تو کرکٹ کا حال بھی ہاکی جیسا ہوگا جس میں ٹیم جیتے یا ہارے کسی کو دلچسپی ہی نہیں ہوتی۔

چیئرمین پی سی بی کا پرکشش عہدہ سمجھوتہ یا انعام؟

پی سی بی کے عبوری چیئرمین نجم سیٹھی کا کہنا ہے کہ پاکستانی کرکٹ بہت نیچے جا چکی پاکستان میں اس وقت حالات ایسے نہیں کہ فوری طور پر بین الاقوامی کرکٹ بحال ہو سکے، ہم میچز نہیں جیت رہے، کھلاڑی اور اب امپائرز بھی الزامات کی زد میں آ چکے، پہلے اسپاٹ فکسنگ اسکینڈل نے امیج خراب کیا تھا، ہماری کرکٹ بہت نیچے جا چکی، لہٰذا آئی سی سی کوئی بات سننے کیلئے تیار نہیں، البتہ پی سی بی سے کہا گیا کہ جیسے ہی پاکستان دہشت گردی پر مکمل قابو پالیتا ہے وہ ملک میں انٹرنیشنل کرکٹ کی بحالی کے بارے میں سوچے گی۔ انھوں نے کہا کہ بھارت آئی سی سی میں چھایا ہوا ہے، اسے اپنی بات خود کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی، ہر کوئی اس کی بولی بولتا ہے، اس کا سبب آئی پی ایل بھی ہے جس میں پیسہ حکمرانی کر رہا ہے۔ نجم سیٹھی نے کہا کہ فی الحال انگلینڈ اور ویسٹ انڈیز کے کرکٹ بورڈز سے غیر سرکاری دورے شروع کرنے پر تبادلہ خیال کیا ہے۔ نجم سیٹھی نے کہا کہ محمد عامر کی سزا میں 20 فیصد کمی کا امکان ہے، پیسر کا کیس لڑنے کیلئے برطانوی وکیل کی خدمات حاصل کریں گے، اس معاملے کا از سر نو جائزہ لینے کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے بہت شرمندگی اٹھائی، اب چیزوں کو ٹھیک کرنا ہوگا، ہمیں تمام بحران حل کرنے کیلئے بنیادی سطح پر تبدیلیاں لانا ہوں گی، میں ہر مسئلے پر توجہ دوں گا البتہ سب سے پہلی ترجیح قومی کرکٹ ٹیم کی کارکردگی میں بہتری لانا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں سلمان بٹ کا اب اعتراف جرم کرنا بیکار ہے کیونکہ ان پلیئرز کے اسپاٹ فکسنگ اسکینڈل کی وجہ سے ملک کی بدنامی ہوئی ہے، پی سی بی عدالت کارروائی کی وجہ سے الجھا ہوا ہے۔ 2009 میں سری لنکن پلیئرز پر حملے کے بعد کوئی ٹیم پاکستان آنے کے لیے تیار نہیں۔ اگر ہم نے امن وامان کے حالات بہتر نہ بنائے تو پاکستان میں کرکٹ کیلئے بہت مشکل وقت ہوگا نجم سیٹھی نے آئی سی سی کے متعدد اراکین سے جب بات کی تو انہیں مشورہ دیا گیا کہ وہ بھارت سے بات کریں اپنے وزیراعظم سے کہیں کہ وہ بھارتی حکومت سے بات کریں کیونکہ پاکستان بھارت کے ساتھ امن رکھے گا تو بھارت اپنے کچھ میچ پاکستان کے ساتھ شیئر کر سکتا ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے قائم مقام چیئرمین نجم سیٹھی نے تصدیق کی کہ آئی سی سی میٹنگ کے موقع پر پاکستان کی رکنیت معطل کرانے کی کوشش کی گئی۔ تاہم انہوں نے یہ بتانے سے گریز کیا کہ یہ سازش کس نے کی تھی۔

اسلام آباد ہائی کورٹ نے پی سی بی کے عبوری چیئرمین نجم سیٹھی کو کام جاری رکھنے اجازت دے دی ہے۔ عدالت نے کرکٹ بورڈ کے عبوری چیئرمین نجم سیٹھی پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے انھیں 90 دن کے اندر بورڈ میں انتخابات کروانے کا حکم دیا۔ عدالت نے یہ حکم آرمی کرکٹ ٹیم کے سابق کوچ میجر ریٹائرڈ ندیم سنڈل کی درخواست پر دیا تھا جس میں انہوں نے استدعا کی تھی کہ پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئرمین کے انتخابات میں قواعد وضوابط کی پاسداری نہیں کی گئی۔ میجر ریٹائرڈ ندیم سنڈل نے موقف اختیار کیا تھا کہ کرکٹ بورڈ میں بورڈ آف گورنرز کی نمائندگی درست نہیں تھی کیونکہ اس میں پنجاب کو کوئی نمائندگی نہیں دی گئی تھی جو نہ صرف خلاف ضابطہ ہے بلکہ کرکٹ بورڈ کے آئین سے بھی متصادم ہے۔ درخواست گزار کا کہنا تھا کہ چیئرمین کرکٹ بورڈ کے انتخابات کے لیے جو طریقہ کار گزشتہ ایک دہائی سے تشکیل نہیں دیا جا سکا اس کو چند ہفتوں کے دوران ہی حتمی شکل دے دی گئی۔ درخواست میں یہ موقف بھی اختیار کیا گیا تھا کہ ان انتخابات کو کالعدم قرار دے کر نئے انتخابات منعقد کروائے جائیں تا کہ دوسرے لوگوں کو بھی انتخابات میں حصہ لینے کا موقع مل سکے۔ عدالت نے درخواست گزار کے موقف کو تسلیم کرتے ہوئے چوہدری ذکا اشرف کو مزید کام کرنے سے روک دیا تھا۔ اس سے پہلے 13 مئی کو پاکستانی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان راشد لطیف نے سندھ ہائی کورٹ میں پٹیشن دائر کی تھی جس میں پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئرمین کی حیثیت سے ذکا اشرف کے انتخاب اور طریق کار کو چیلنج کیا گیا تھا۔ پاکستان کرکٹ بورڈ میں تقریباً پندرہ برسوں سے چیئرمین صدر پاکستان کی صوابدید پر تعینات ہوتا رہا ہے۔ پاکستان کے اسلام آباد ہائی کورٹ کے حکم پر پاکستان کرکٹ بورڈ کے عبوری چیئرمین نجم سیٹھی نے اس عزم کا اظہار تو کیا ہے کہ وہ پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئرمین کے جمہوری انداز میں الیکشن کروانے کے لیے کوشش کریں گے لیکن اس کام کو سرانجام دینا دودھ کی نہر نکالنے جیسا مشکل مرحلہ ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ میں گذشتہ چند ہفتوں سے بحرانی کیفیت طاری ہے۔ ملک میں گیارہ مئی کے عام انتخابات سے پہلے ہی معطل شدہ چیئرمین ذکا اشرف نے ایک نمائندہ آئین کے تحت الیکشن کروا کر خود کو پی سی بی کا چیرمین منتخب کروالیا لیکن پھر اسلام آباد ہائی کورٹ نے انہیں معطل کر دیا اور کچھ دن تو پی سی بی بنا چیئرمین ہی کام کرتا رہا۔ عدالت ہی کی ہدایت پر حکومتِ وقت نے معروف صحافی اور سابق نگران وزیراعلیٰ پنجاب نجم سیٹھی کو پی سی بی کا عبوری چیئرمین مقرر کیا۔ عدالت نے انہیں بھی طلب کیا اور آج ان پر یہ بھاری ذمہ داری عائد کردی گئی کہ پی سی بی کے چیئرمین کے انتخاب کے لیے انتخابات کروائے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ میں تقریباً پندرہ برسوں سے چیئرمین صدر پاکستان کی صوابدید پر تعینات ہوتا رہا ہے۔ سابق ٹیسٹ کرکٹر سرفراز نواز کے مطابق اس طریقہ کار سے اگر کوئی کرکٹ کا علم رکھنے والی شخصیت آئی تو اس نے اچھے نتائج بھی دیے لیکن زیادہ تر ایسے چیئرمین آئے جو کوئی بہت اچھی کارکردگی نہ دکھا سکے اور چونکہ ان کی کوئی جانچ پڑتال بھی نہیں ہوتی تھی اس لیے وہ اپنی من مانی کرتے رہے۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل نے کچھ عرصے سے کرکٹ کھیلنے والے تمام بورڈز کو کہا ہے کہ وہ اپنا نظام جمہوری طریقے سے چلائیں جس میں حکومت کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔ ماہر قانون دان ایڈوکیٹ آفتاب گل کا کہنا ہے کہ اگر چیئرمین کا انتخاب جمہوری طریقے سے کرنا ہے تو یا آئین کو تبدیل کیا جائے یا اس میں مناسب ترامیم کی جائیں۔ ذکا اشرف جس طریقہ کار کے تحت منتخب ہوئے اس میں گورننگ باڈی کے اراکین نے انہیں ووٹ ڈالے جس پر کرکٹ کے حلقوں کی جانب سے کافی احتجاج کیا گیا۔ آخر کس کس کو حق ملنا چاہیے کہ وہ پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئرمین کے انتخاب میں ووٹ ڈال سکے۔ تمام شہروں کی اسوسی ایشنز کے نمائندوں کو اس کا حق ملنا چاہیے۔ کیا شہروں کو اور اسوسی ایشنز کو حق ملنے سے صاف اور شفاف طریقے سے نیا چیئرمین منتخب ہو سکے گا۔ سابق ٹیسٹ کرکٹر عامر سہیل کو اس میں کافی قباحتیں دکھائی دیتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اصل میں نچلی سطح پر ہی بہت بدعنوانی ہے اور اگر کوئی بھی دولت مند شخص ووٹ خرید سکتا ہے اور اگر ایسا ہوا تو اس میں مزید تباہی ہوگی اس لیے ضروری ہے کہ شفافیت کا عمل نیچے سے شروع ہوتا کہ اسوسی ایشنز میں ایسے لوگ ہوں جنہیں کرکٹ کا مستقبل عزیز ہو تب ہی وہ اچھا چیئرمین منتخب کر سکیں گے۔ اسلام آباد ہائی کورٹ کے فرمان کے مطابق پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئرمین کے لیے انتخابات کا عمل تو اب ناگزیر ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ جمہوری انداز سے یہ انتخابات کروانے کے لیے پاکستان کرکٹ بورڈ کے عبوری چیئرمین اس کی راہ میں آنے والی رکاوٹوں اور قباحتوں کو کیسے دور کرتے ہیں۔

سول سوسائٹی کے علم بردار اور انگریزی کے کہنہ مشق صحافی نجم سیٹھی نے چیرمین پی سی بی کا پرکشش عہدہ حاصل کر کے سمجھوتہ کیا ہے یا انعام لیا ہے، اس کا بہتر جواب تو وہ خود دے سکتے ہیں، لیکن سیاسی وصحافتی حلقوں میں حالیہ الیکشن میں ان کے کردار پر کئی طرح کے سوالات اٹھائے جا رہے ہیں اور ان کے چیرمین پی سی بی بننے کے فیصلے کو پسند نہیں کیا گیا۔ جب وہ پنجاب کے نگران وزیراعلیٰ تھے، اس حیثیت میں انہوں نے جو فیصلے کئے، اس وقت ہی بعض سیاسی جماعتوں نے ان کے کئی اقدامات پر تحفظات کا اظہار کر دیا تھا۔ اب اس حوالے سے لوگوں کے شکوک وشبہات پختہ ہو جائیں گے۔ اپوزیشن حلقوں کا کہنا ہے کہ پہلے نگران وزیر پانی وبجلی ڈاکٹر مصدق کو وزیراعظم کا مشیر بنایا گیا اور اب نگران وزیراعلیٰ نجم سیٹھی کو چیئرمین پی سی بی بنا دیا گیا ہے، اس سے سیاسی لوگوں کے تحفظات کھل کر سامنے آنا شروع

ہوگئے ہیں۔ جس سے ان کی غیر جانبداری اور ایمانداری متاثر ہوئی ہے۔ کئی اپوزیشن جماعتوں نے نجم سیٹھی کو پاکستان کرکٹ بورڈ کا چیرمین بنانے پر اعتراضات کئے ہیں۔ ان کی تقرری کے معاملے کو پارلیمنٹ کے پلیٹ فارم پر زیر بحث لایا گیا ہے اور سوال اٹھایا گیا کہ نجم سیٹھی کو کس خدمت کے تحت چیرمین بنایا گیا ہے۔ پیپلز پارٹی نے نجم سیٹھی کو نگران وزیراعلیٰ کیلئے نامزد کیا تھا مگر وہ نواز لیگ کے زیادہ قریب ہوگئے، الیکشن کے دوران شریف برادران کی سکیورٹی اور پروٹوکول پر 750 پولیس اہلکار تعینات تھے اس سے ووٹروں اور امیدواروں کو یہ تاثر مل رہا تھا کہ اگلے وزیراعظم نواز شریف اور وزیراعلیٰ شہباز شریف ہی ہوں گے۔ نجم سیٹھی بطور نگران وزیراعلیٰ دیگر جماعتوں کے مطالبے کے باوجود شریف برادران سے سکیورٹی واپس لینے کیلئے تیار نہیں تھے بلکہ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں اصرار بھی کیا کہ نواز شریف قومی لیڈر ہیں۔ انہیں سکیورٹی خدشات لاحق ہیں اور ان کی سکیورٹی پنجاب حکومت کی ذمہ داری ہے اس لئے وہ ان کی سکیورٹی واپس لینے کی اجازت نہیں دیں گے جبکہ اصل صورتحال یہ تھی کہ طالبان نے انتخابی مہم کے دوران ن لیگ کے جلسوں کو ٹارگٹ نہیں کیا اور تحریک طالبان نے جن تین ضامنوں کے نام لئے تھے ان میں نواز شریف، سید منور حسن اور مولانا فضل الرحمٰن شامل تھے۔ پیپلز پارٹی، ایم کیو ایم اور اے این پی کے امیدوار سب سے زیادہ ٹارگٹ ہوئے جس کے باعث یہ جماعتیں اپنی انتخابی مہم موثر انداز میں نہیں چلا سکیں۔ نگران دور میں وزیراعلیٰ شہباز شریف کی ٹیم کے بعض ارکان اہم عہدوں پر فائز رہے۔ نجم سیٹھی نے شریف برادران کے دباؤ پر چار اہم سیکرٹری تبدیل نہیں کئے تھے۔ ان میں خزانہ، صحت، تعلیم اور ہوم سیکرٹری شامل تھے۔ نگران وزیراعلیٰ نجم سیٹھی پنجاب میں اعلیٰ عہدوں پر فائز کنٹریکٹ افسران کو ہٹانے کے معاملے پر مسلم ن کے دباؤ کا شکار ہوکر رہ گئے۔ وہ پرکشش مراعات پر تعینات کنٹریکٹ افسروں کو ہٹانے کے لیے بھی تیار نہیں تھے جبکہ پیپلز پارٹی ریٹائرڈ بیوروکریٹس کو ہٹانا چاہتی تھی، گورنر پنجاب مخدوم احمد محمود نے بھی گورنر ہاؤس میں نگران وزیراعلیٰ نجم سیٹھی سے ملاقات کے دوران یہ معاملہ اٹھایا اور تحفظات کا اظہار کیا تھا۔ اپوزیشن کے حلقے کھلے عام کہتے ہیں کہ نجم سیٹھی نے اپنے اور اپنی بیگم کے عہدوں کے لئے وفاداری اور تعاون کا یقین دلایا۔ نجم سیٹھی کی اہلیہ جگنو محسن کیلئے مسلم لیگ ن سے قومی اسمبلی کی مخصوص نشست پر ٹکٹ مانگی گئی تھی لیکن میڈیا میں آنے کے باعث ایسا نہ ہوسکا۔ اطلاعات کے مطابق مخصوص نشست پر ٹکٹ سے انکار پر کسی یورپی ملک کی سفارت کاری کیلئے بھی کوشش کی گئی۔ نگران وزارت اعلیٰ کے دور میں ایسی اطلاعات عام تھیں کہ نجم سیٹھی نے شریف برادران سے کہا کہ آپ سمجھیں کہ دو ماہ کی چھٹی پر گئے ہیں، دو ماہ بعد دوبارہ آپ سے ہی ملاقات ہوگی۔ صدر زرداری کو بتایا گیا کہ نجم سیٹھی ڈبل گیم کررہے ہیں، وہ غیر جانبدار نہیں رہے اور وہ پنجاب میں پیپلز پارٹی کے خلاف کام کررہے ہیں۔ صدر زرداری کا کہنا تھا کہ نجم سیٹھی ایسا کام نہیں کرسکتا، لیکن اب پیپلز پارٹی اور دیگر اپوزیشن جماعتوں کے لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ اب ثابت ہوگیا ہے کہ نجم سیٹھی اپنی مستقبل کی تعیناتی کیلئے کام کررہے تھے۔ کیا صدر زرداری کا اندازہ غلط تھا یا وہ حقیقت سے آگاہ نہیں تھے؟ گزشتہ دنوں صدر زرداری سے دورہ لاہور کے دوران سیفما کے وفد نے ملاقات کی تھی، اس وفد میں جگنو محسن بھی شامل تھیں، دوران گفتگو امتیاز عالم نے صدر سے کہا کہ محترم صدر صاحب ہمارے وفد میں پنجاب کی خاتون اول جگنو محسن بھی موجود ہیں، انہوں نے ہمیں اپنے گھر ڈنر کی دعوت دے رکھی ہے، کیا آپ بھی ساتھ جانا چاہیں گے، صدر نے طنزیہ انداز میں جواب دیا، مجھے مدعو نہ کریں، اس سے ان جگنو محسن کا امریکہ میں سفیر بننے کا چانس ختم ہوجائے گا۔ صحافتی حلقوں کا کہنا ہے کہ نجم سیٹھی ایک اصول پسند صحافی سمجھے جاتے ہیں، عمر کے آخری حصے میں اپنی باوقار شخصیت کو متنازعہ نہیں بناسکتے۔ چیرمین پی سی بی تعینات ہوکر انہوں نے شاید یہ پیغام دیا کہ سیاسی عہدے صحافت سے زیادہ عزت وتکریم کے حامل ہوتے ہیں۔ نجم سیٹھی نے یہ پہلی دفعہ نہیں کیا بلکہ پہلے بھی صحافت کو اقتدار تک پہنچنے کے لیے سیڑھی کے طور پر استعمال کیا ہے۔ وہ فاروق لغاری کے دور میں ملک معراج خالد کے مشیر برائے احتساب وسیاسی امور مقرر ہوئے تھے، صدر زرداری اور بے نظیر بھٹو پر جو مقدمات چل رہے ہیں، وہ ان کا کریڈٹ بھی لیتے ہیں۔ کسی کے وہم وگمان میں نہیں تھا کہ صدر زرداری نے جس شخص کو نگران وزیراعلیٰ کیلئے نامزد کیا ہے، 3 ماہ بعد اسی کے ہاتھوں ان کے انتہائی قریبی ساتھی ذکا اشرف فارغ ہوجائیں گے۔ بے نظیر بھٹو بھی نجم سیٹھی پر اعتماد نہیں کرتی تھیں کیونکہ وہ انہیں اسٹیبلشمنٹ کے قریب ترین سمجھتی تھیں۔ نجم سیٹھی نواز شریف کے پہلے دور میں گرفتار ہوئے جس پر صحافتی برادری نے شدید احتجاج کیا اور جلوس نکالے مگر وہ خود کمپرومائز کرگئے اور صحافی برادری منہ دیکھتے رہ گئی۔ اقتدار کا کھیل اور خواہش بڑے بے رحم ہوتے ہیں۔ عہدوں، ترقی اور مالی مفادات کے لئے اصول قربان کرنا معمولی کھیل ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ ایک سچائی بھی موجود ہے۔ وہ یہ کہ اصول پسند انسان کبھی مرتا نہیں لیکن مفاد پرست کی زندگی اتنی ہی ہوتی ہے جتنی اس کے عہدے کی مدت ہوتی ہے۔ نجم سیٹھی نے جو سودا کیا، وہ واقعی فائدہ مند ہے لیکن کسی کے لیے وہ دھوکہ منڈی ہے، بس اپنی اپنی سمجھ اور ظرف کی بات ہے۔ بہت سے لوگوں کو کہتے سنا ہوگا، کبھی کے دن بڑے کبھی کی راتیں۔ کوئی کہتا ہے ہر دن ایک جیسا نہیں ہوتا، کہنے اور سننے میں یہ دونوں ہی باتیں درست ہیں، اگر پاکستان کرکٹ بورڈ کے تناظر میں بات کی جائے تو حالات اتنے اچھے نہیں جتنے نظر آرہے ہیں۔ یہ تو درست ہے کہ پاکستان کرکٹ کی کشتی اس وقت بھنور میں پھنسی ہوئی ہے، جہاں مسائل ہیں، الزامات ہیں، وسائل کے بڑھتے خدشات ہیں، جو ہر گزرتے دن کیساتھ سر اٹھانے لگے ہیں، کہیں عدالتوں کے معاملات ہیں اور ساتھ کرکٹ کی دنیا میں تنہائی کا ڈر ہے جو شائد بڑھتا جارہا ہے، ایسے میں وزیراعظم پاکستان نواز شریف مسائل میں گھرے کرکٹ بورڈ کو درست سمت میں چلانے کے لئے نجم سیٹھی صاحب کا انتخاب کرتے ہیں نجم سیٹھی چاہے کتنے ہی اچھے صحافی اور تجزیہ کار ہوں، انھیں پی سی بی کے امور کے لئے درست اور بروقت فیصلوں کے حوالے سے اچھے مشیروں کی اشد ضرورت ہے۔ موجودہ چیئرمین پی سی بی کی سیاسی بصیرت اور سوجھ بوجھ کے تو سب ہی قائل ہیں لیکن کرکٹ کی فیلڈ میں ان کے مشیر قدرے مختلف لوگ ہونے چاہئیں، جنھیں نجم سیٹھی کی چاپلوسی یا خوشامد سے زیادہ پاکستان کرکٹ کا مستقبل عزیز ہو۔ لکھنے اور پڑھنے میں یہ بات کتنی اچھی لگتی ہے، لیکن درحقیقت یہ سب اتنا سہل نہیں اور شائد خود چیئرمین پی سی بی بھی اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں۔ ویسے پی سی بی میں مفاد پرست ٹولا بڑی تعداد میں موجود ہے، جو ہوا کی سمت میں چلنے کا ہنر جانتا ہے اسلام آباد ہائی کورٹ نے موجودہ چیئرمین پی سی بی کو 90 دن دیے ہیں، پاکستان کرکٹ بورڈ کے عدالتی معاملات، آئین اور مسائل کو حل کرنے کے لئے، لیکن سیٹھی صاحب بطور چیئرمین پی سی بی بن کر پاکستان کرکٹ کو وزیراعظم کی خواہش کے مطابق درست سمت میں لے کر جانے کے خواہش مند ہیں البتہ ان کے لئے دن کم ہیں اور کام بہت زیادہ۔

> صحافتی حلقوں کا کہنا ہے کہ نجم سیٹھی ایک اصول پسند صحافی سمجھے جاتے ہیں، عمر کے آخری حصے میں اپنی باوقار شخصیت کو متنازعہ نہیں بناسکتے۔ چیرمین پی سی بی تعینات ہوکر انہوں نے شاید یہ پیغام دیا کہ سیاسی عہدے صحافت سے زیادہ عزت وتکریم کے حامل ہوتے ہیں۔ نجم سیٹھی نے یہ پہلی دفعہ نہیں کیا بلکہ پہلے بھی صحافت کو اقتدار تک پہنچنے کے لیے سیڑھی کے طور پر استعمال کیا ہے۔

اختتامی اوورز میں بالرز دباؤ کا شکار کیوں؟

کرکٹ بائی چانس ضرور ہے مگر اتنا بھی نہیں یہ تبصرے میں نے سحری کے بعد قریبی سڑک پر نائٹ میچ کھیلنے والے چند لڑکوں سے سنے جو جیتے ہوئے میچ کے اچانک ٹائی ہونے کو ہضم نہیں کر پائے تھے۔ واقعی تیسرے ون ڈے میں جس طرح پاکستان یقینی فتح سے محروم ہوا اس نے شائقین کرکٹ کو خوب غمزدہ کردیا، کرکٹنگ لحاظ سے دیکھا جائے تو اس میں مصباح الحق کے کئی غلط فیصلوں کا اہم کردار رہا، محمد عرفان نے پوری سیریز میں ویسٹ انڈین ٹیم کو خوب پریشان کیا مگر 45 اوورز تک وہ بولنگ کا کوٹہ مکمل کر چکے تھے، شاہد آفریدی نے ابتدائی دونوں میچز میں بہترین بولنگ کی مگر تیسرے میں صرف 4 اوورز کرائے گئے، صرف 2.66 کی اوسط سے رنز دینے والے محمد حفیظ بھی کپتان کی نگاہوں سے اوجھل رہے، اوسط درجے کے بولر وہاب ریاض کو آخری اوور تھمانا، انتہائی حیران کن طور پر اختتامی اوورز میں باؤنڈری پر زیادہ فیلڈرز کو کھڑا نہ کرنا، یہ سب ایسی غلطیاں تھیں جن کا اب مداوا نہیں ہوسکتا۔ 10 اوورز میں 85، 5 میں 52 اور آخری میں 15 رنز کا ہدف ورلڈ چیمپئن بھارت کے لئے بھی پانا آسان نہیں ہوتا، مگر ہم نے ویسٹ انڈیز کے اختتامی پلیئرز کو یہ کارنامہ انجام دینے کا موقع فراہم کردیا، سعید اجمل دنیا کے نمبرون بولر ہیں مگر اختتامی اوورز میں ان کی افادیت پر اکثر سوالیہ نشان لگا دکھائی دیتا ہے، ماضی میں وہ سینٹ لوشیا میں ہی آسٹریلوی بیٹسمین مائیک ہسی سے پٹائی کے بعد پاکستان کو ورلڈ ٹی ٹوئنٹی سے باہر کرا چکے، اب 48 ویں اوور میں انھوں نے سنیل نارائن کو چھکے، چوکے لگا کر خود پر حاوی ہونے کا موقع دیا، وہاب نے بھی نمبر گیارہ بیٹسمین کو ایسی گیندیں کیں جن پر ہٹس لگانا مشکل نہ تھا، آخری گیند پر بھی پاکستان میچ جیت سکتا تھا مگر نجانے وکٹ کیپر عمر اکمل کو کیا ہوا کہ آسان تھرو پر بال کو قابو کر کے بیلز نہ اڑا سکے، یوں دوسرا رن بن کر میچ ٹائی ہوگیا، اتنے سارے اتفاق اور غلط فیصلے ایک ہی میچ میں ہوں تو فتح کا کیسے سوچا جاسکتا ہے۔ حالیہ سیریز میں بھی اوپننگ کا مسئلہ جوں کا توں موجود ہے، ابتدائی تینوں میچز میں ٹیم کو 50 رنز کا آغاز بھی نہ مل سکا، عمران فرحت کی جگہ احمد شہزاد کو کھلانے کا تاحال کوئی فائدہ نہیں ہوا، قذافی یا نیشنل اسٹیڈیم میں ڈومیسٹک میچز کے دوران وہ ایسے شاٹس کھیلتے ہیں کہ فیلڈر گیند کو روکنے کی جرات نہیں کرسکتا، مگر ویسٹ انڈیز میں خود ان کے ہاتھ بندھے نظر آئے، اتنا دفاعی انداز احمد شہزاد کا تو نہیں لگتا، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ٹیم مینجمنٹ نے انھیں احتیاط سے بیٹنگ کی ہدایت کردی، اسی وجہ سے وہ کچھ زیادہ ہی دیکھ بھال کر کھیل رہے ہیں، انھیں اپنے قدرتی انداز سے بیٹنگ کرنے دینی چاہیے، اس سے 40،50 رنز تو بنا ہی لیں گے۔ اسی طرح ناصر جمشید کے بارے میں ایک بات طے ہوچکی کہ وہ ایشیائی وکٹوں کے چیمپئن ہیں، جہاں ذرا مختلف پچ ملے ان سے نہیں کھیلا جاتا، گوکہ دوسرے میچ میں انھوں نے نصف سنچری بنائی مگر 4 چانسز اگر سعید اجمل کو ملیں تو شائد وہ بھی ایسا کر جاتے، ناصر کو اپنی تکنیک بہتر بنانی چاہیے کیونکہ پاکستان میں تو کرکٹ ہو نہیں رہی، ایسے میں تمام میچز یو اے ای، بھارت، بنگلہ دیش یا سری لنکا میں نہیں ہوسکتے، اگر بڑا بیٹسمین بننا ہے تو ہر قسم کی کنڈیشنز میں پرفارم کرنا ہوگا۔ محمد حفیظ کی فارم بھی ان سے کچھ اس طرح روٹھی کہ مان ہی نہیں رہی، حالیہ سیریز میں 1، 20 اور 14 کی اننگز سے کیا ایسا محسوس نہیں ہوتا کہ وہ کسی نوجوان کھلاڑی کی حق تلفی کر رہے ہیں؟ اگر کوئی اور پلیئر ہوتا تو کب کا ٹیم سے باہر ہوچکا ہوتا مگر حفیظ چونکہ نائب کپتان ہیں اس لیے بغیر پرفارم کیے کھیل رہے ہیں، شائد انھیں بولنگ کا ایڈوانٹیج دیا جارہا ہے۔ کپتان مصباح الحق ایک بار پھر پاکستانی بیٹنگ میں ریڑھ کی ہڈی ثابت ہوئے ہیں، جس میچ میں وہ جلدی آؤٹ ہوں 200 رنز بھی نہیں بن پاتے، ابتدائی وکٹیں جلد گرنے کے سبب انھیں سست کھیلنا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام میں مقبولیت حاصل نہیں ہوتی، البتہ اس وقت جو ٹیم کا حال ہے اس میں اگر

مصباح محتاط انداز نہ اپنائیں تو 50 اوورز کھیلنا مشکل ہوجائے گا لیکن انھیں بھی اختتامی اوورز کے دوران مار دھاڑ کر کے ساری کسر پوری کر دینی چاہیے۔ اسد شفیق کے پرستاروں کو شکوہ تھا کہ یونس خان کی موجودگی میں انھیں صلاحیتوں کے اظہار کا موقع نہیں مل رہا، اب سابق کپتان ٹیم سے باہر اور اس کو خوب میچز کھلائے گئے تو وہ کچھ نہ کر پائے، کیریئر کے 43 میچز میں انھوں نے 27 کی اوسط سے 1083 رنز بنائے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خود اپنے ٹیلنٹ سے انصاف نہیں کر رہے، تیسرے ون ڈے میں نئے بیٹسمین حارث سہیل نے اعتماد سے بیٹنگ کی، اس سے اسد کے لئے مشکل ہو سکتی ہے، حالیہ سیریز کے لئے ٹیم میں واپس آنے والے عمر اکمل نے عمدہ بیٹنگ سے اپنا انتخاب درست ثابت کر دکھایا، ٹیم کو مثبت انداز سے کھیلنے والے ایک ایسے پلیئر کی اشد ضرورت تھی، حفیظ ان دنوں فارم میں نہیں ایسے میں نمبر تین پر عمر کو بھی آزما کر دیکھنا چاہیے اس سے ابتدائی اوورز میں ٹیسٹ کے انداز سے کھیلنے کے سبب پاکستان کا کم رن ریٹ بھی بہتر ہو جایا کرے گا، البتہ وکٹ کیپنگ میں ان کی کارکردگی اوسط درجے کی رہی، یہ کام ریگولر کا ہی ہے محمد رضوان کب تک پانی پلائیں گے، انھیں اب میدان میں اتار ہی دینا چاہیے، ورنہ جس طرح عمر نے تیسرے ون ڈے میں تھرو قابو نہ کر کے ٹیم کو جیت سے محروم کیا ایسے مزید مواقع بھی سامنے آسکتے ہیں۔ شاہد آفریدی نے پہلے میچ میں 76 رنز کی اننگز کھیلنے کے بعد 7 وکٹیں لے کر تن تنہا ٹیم کو کامیابی دلائی، اس کے بعد شائقین کو ہر میچ میں ان سے ایسی ہی کارکردگی کی توقع ہوگئی جس پر وہ پورا نہ اتر سکے، ہمیں آفریدی کو اب سمجھنا ہوگا، وہ ہر میچ میں 100 فیصد کارکردگی دکھانے کی کوشش کرتے ہیں مگر قسمت ہمیشہ ساتھ نہیں دیتی، جب گیند بیٹ پر آئی تو چھکا ورنہ پویلین واپسی، یہی ان کا انداز ہے مگر اس دوران وہ چند میچز جتوا بھی دیتے ہیں، ایسی صلاحیت موجودہ ٹیم کے کسی اور کھلاڑی میں موجود نہیں، آفریدی کو بولنگ کا بھی ایڈوانٹیج حاصل ہے، لہذا ان کی ٹیم میں جگہ بن جاتی ہے۔ البتہ ٹیم کو ایک اور معیاری آل راؤنڈر کی اشد ضرورت ہے، عبدالرزاق بہت اچھے پلیئر ہیں، انھوں نے ٹیم کو کئی میچز جتوائے، بعض سینئرز سے اختلافات کے سبب وہ باہر ہوگئے، اب انھیں کم بیک کا موقع دینا چاہیے، ایسے جارح مزاج بیٹسمین اور میڈیم پیسر کی موجودگی سے ٹیم میں نئی جان پڑ جائے گی، ان دنوں آل راؤنڈرز کے نام پر جن پلیئرز کو آزمایا جارہا ہے عبدالرزاق ان سے لاکھ درجے بہتر ہیں، جلد روٹھ جاتے ہیں، دیرینہ دوست آفریدی جب کپتان بنے تو ان سے بھی خفا ہوگئے تھے، بہرحال عمدہ کھیل ان کی تمام خامیوں پر حاوی ہوجاتا ہے۔ پاکستان نے حالیہ سیریز کے ابتدائی دونوں میچز میں جنید خان جیسے بولر کو باہر بٹھایا کہنا ہے کہ کپتان اور مینجمنٹ میں اختلافات اس کی وجہ بنے، اگر یہ حقیقت تھی تو ٹیم کے ساتھ ظلم کیا گیا، جنید نے تیسرے میچ میں بہتر بولنگ سے انتخاب درست ثابت کر دکھایا، البتہ انھیں اختتامی اوورز میں رن روکنے پر توجہ دینا ہوگی۔ اسد علی بھی یقیناً اچھے بولر ہیں لیکن انھیں ابھی صلاحیتیں منوانے میں وقت لگے گا، حالیہ سیریز میں محمد عرفان کی بولنگ پہلے اسپیل میں تو تباہ کن البتہ دوسرے میں پہلے جیسی کاٹ دکھائی نہیں دیتی، تھکاوٹ سے بچنے کے لئے انھیں فٹنس میں بہتری لانا ہوگی۔ پی سی بی نے اقبال قاسم کی جگہ معین خان کو نیا چیف سلیکٹر مقرر کیا ہے، سابق چیئرمین ذکا اشرف نے بھی ایک سے زائد بار انھیں ٹیم منیجر ودیگر عہدوں کی پیشکش کی مگر وہ انکار کرتے رہے، اس کی وجہ کراچی کے پوش علاقے ڈیفنس میں قائم ان کی اکیڈمی ہے، معین وہاں نوجوان کھلاڑیوں کی کوچنگ کے فرائض انجام دیتے ہیں، اقبال قاسم کی طرح معین خان بھی اعزازی طور پر کام کریں گے، ان کی ڈومیسٹک کرکٹ پر بھی گہری نظر ہے، یقیناً وہ نئے ٹیلنٹ کو بھی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع دیں گے، بعض مخالفین یہ پروپیگنڈہ کررہے ہیں کہ معین کا نام جسٹس قیوم کی رپورٹ میں شامل تھا جس کی بورڈ تردید کرچکا، اسی طرح بعض افراد کا یہ کہنا ہے کہ انھوں نے باغی انڈین کرکٹ لیگ کا ایجنٹ بن کر پاکستان کرکٹ کو مشکلات کا شکار کیا تھا، یہ بات بھی اب اہمیت نہیں رکھتی کیونکہ اس ایونٹ میں حصہ لینے والے بیشتر پلیئرز کی قومی ٹیم میں واپسی ہوچکی، ایسے میں صرف معین خان کو ہی قصوروار ٹھہرانا درست نہیں، ان کے لئے پہلا اہم ٹاسک کسی اچھے وکٹ کیپر بیٹسمین کی تلاش ہے، یقیناً وہ اس میں کامیاب رہیں گے، معین خاصے متحرک شخصیت کے مالک ہیں، اس لیے ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر اپنا کام نہیں کریں گے، ان کے گراؤنڈز میں جاکر نئے ٹیلنٹ کی صلاحیتوں کو جانچنے سے یقیناً پاکستان کو فائدہ ہی ہوگا۔

برینڈن میک کولم صرف بیٹسمین کی حیثیت میں کھیلنے کے خواہاں!!

کیوی کپتان برینڈن میک کولم کا وکٹ کیپنگ سے دل بھر گیا اور وہ اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ اگر حالیہ دورہ انگلینڈ کو دیکھا جائے تو یہ بات سچ ثابت ہو جاتی ہے، ون ڈے اور ٹی 20 مقابلوں میں لیوک رانچی اور ٹام لیتھم وکٹوں کے عقب میں گلوز پہنے دکھائی دیئے، انجرڈ ہونے والے بریڈلے جون واٹلنگ ٹیسٹ میں وکٹ کیپنگ کرتے رہے، برینڈن بدستور نیوزی لینڈ کے ایک بہترین فیلڈر ہیں، اس کا عملی مظاہرے انھوں نے انگلینڈ کیخلاف بارش کی نذر ہونے والے دوسرے ٹی 20 میں سیکنڈ سلپ میں میزبان اوپنر مائیکل لمب کا کیچ تھام کر کیا، میچ میں دو ہی گیندیں پھینکی جاسکیں لیکن اس میں بھی برینڈن میک کولم کی عمدہ فیلڈنگ نے انگلینڈ کو ایک نقصان سے دوچار کر دیا۔ مستقبل میں وکٹ کیپنگ کی ذمہ داریاں کسی اور کو سونپنے کے بارے میں انھوں نے کہا کہ اس پر ہمیں بات کرنے کی ضرورت ہے، اگر ہم اپنی ٹیم میں توازن رکھ پاتے ہیں تو میرا بطور اسپیشلسٹ بیٹسمین کھیلنا ایک آپشن ہے، ہم نے اس دورے میں چند پلیئرز کو وکٹ کیپنگ کے مواقع دیے، ٹی 20 میں ٹام کو صلاحیتوں کے اظہار کا چانس ملا، اگرچہ وہ الیکس ہیلز کو اسٹمپڈ کرنے کا موقع کھو بیٹھا لیکن اس کے علاوہ مجموعی طور پر بہترین کھیل پیش کیا، بلاشبہ وہ مستقبل میں ہمارے لیے اہم ثابت ہوگا لیکن ابھی اسے محنت کی ضرورت ہے۔ کیوی کوچ مائیک ہیسن نے کہا کہ برینڈن میک کولم بہترین بیٹسمین ہونے کے ساتھ عمدہ وکٹ کیپر بھی ہے لیکن جب مارٹن گپٹل فیلڈ میں نہیں ہوتا تو ہمیں میدان میں اچھے فیلڈر کی بھی ضرورت پیش آتی ہے، اب نئے وکٹ کیپر کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ ٹاپ آرڈر میں بھی ذمہ داری کا مظاہرہ کرے، انھوں نے مزید کہا کہ ٹام اس کیلئے زیادہ موزوں ہے لیکن وہ اپنی ریاستی ٹیم کینٹربری کیلیے ہمیشہ وکٹ کیپنگ نہیں کرتا، اگرچہ ہم نے اسے ٹیسٹ کیلیے بطور بیک اپ اسکواڈ میں طلب کیا تھا لیکن اسے ڈیوک بال پر ڈیبیو کا موقع ملا جو زیادہ سوئنگ ہوتی ہے،

اسے مورد الزام قرار دینا منصفانہ نہیں ہوگا، ہم سمجھتے ہیں کہ اس کا مستقبل تابناک ہے۔ کیوی کپتان برینڈن میک کولم نے 27 ستمبر 1981 کو ڈنیڈن میں جنم لیا۔ 31 سالہ کیوی کپتان نے 17 جنوری 2002 کو اپنے ون ڈے انٹرنیشنل کیریئر کا آغاز کیا اور ون ڈے کیریئر کے دو سال بعد انہیں سلیکٹرز نے 10 مارچ 2004 کو جنوبی افریقہ کے خلاف ٹیسٹ کیریئر کے آغاز کا موقع فراہم کیا جبکہ ٹیسٹ کیریئر کے آغاز کے ایک سال بعد انہیں ٹی ٹوئنٹی کرکٹ کیریئر کے آغاز کا موقع 17 فروری 2005 کو آسٹریلیا کے خلاف آکلینڈ میں دیا گیا 77 ٹیسٹ میں وکٹوں کے پیچھے 182 کیچ 11 اسٹمپڈ، اوڈی آئیز میں 218 میچوں میں 240 کیچ 15 اسٹمپڈ اور ٹی ٹوئنٹی میں 62 میچوں میں 34 کیچ 8 اسٹمپڈ ان کے کریڈٹ پر موجود ہیں جو کہ بیٹنگ کی اضافی صلاحیتوں کے ساتھ ایک کھلاڑی کے ٹیلنٹ کو بخوبی ظاہر کر رہی ہیں۔

برینڈن میک کولم کا نو سالہ عالمی کیریئر کامیابیوں کی داستان سناتا دکھائی دے رہا ہے۔ 357 انٹرنیشنل میچوں میں وہ 11298 رنز 12 سنچریوں اور 64 نصف سنچریوں سے بنا چکے ہیں جس میں 277 چھکے بھی شامل ہیں جبکہ 490 شکار بھی ان کے کریڈٹ پر ہیں۔ برینڈن میک کولم کا بیٹ آسٹریلیا اور انگلینڈ کے خلاف زیادہ حرکت میں رہا جہاں ٹیسٹ میں انگلینڈ کے خلاف 14 ٹیسٹ میں 903 رنز 9 نصف سنچریوں سے بنائے 97 بہترین اسکور رہا انگلینڈ ہی کے خلاف ٹی ٹوئنٹی میں 263 رنز 2 نصف سنچریوں سے بنائے 74 بہترین اسکور رہا جبکہ اوڈی آئی میں آسٹریلیا کے خلاف 42 میچوں میں 953 رنز 5 نصف سنچریوں سے

برینڈن میک کولم کے کیریئر ریکارڈز

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچ
ٹیسٹ	77	134	4459	225	35.38	28	6	182/11s
ون ڈے	218	188	4952	166	30.75	25	4	240/15s
ٹی ٹوئنٹی	62	61	1882	123	35.50	11	2	34/8s

90یا زائد رنز کی اننگز ٹیسٹ میں

رنز	بالز	چوکے	چھکے	بمقابلہ	بمقام	سال
225	308	22	4	بھارت	حیدرآباد دکن	2010
185	272	17	3	بنگلہ دیش	ہیملٹن	2010
143	243	10	2	بنگلہ دیش	ڈھاکہ	2004
115	140	13	0	بھارت	نیپیئر	2009
111	112	15	1	زمبابوے	ہرارے	2005
104	187	13	1	آسٹریلیا	ویلنگٹن	2010
99	156	10	2	سری لنکا	نیپیئر	2005
97	97	13	2	انگلینڈ	لارڈز	2008
96	162	14	0	انگلینڈ	لارڈز	2004

90یا زائد رنز کی اننگز ون ڈے میں

رنز	بالز	چوکے	چھکے	بمقابلہ	بمقام	سال
166	135	12	10	آئرلینڈ	آبردین	2008
131	129	14	3	پاکستان	ابوظہبی	2009
119	88	7	5	زمبابوے	نیپیئر	2012
101	109	12	2	کینیڈا	ممبئی	2011
96	103	12	1	آسٹریلیا	ایڈیلیڈ	2007

90یا زائد رنز کی اننگز ون ڈے میں

رنز	بالز	چوکے	چھکے	بمقابلہ	بمقام	سال
123	58	11	7	بنگلہ دیش	پالیکلی	2012
116*	56	12	8	آسٹریلیا	کرائسٹ چرچ	2010
91	55	11	3	بھارت	چنئی	2012

برینڈن میک کولم

کیا ایک بیٹنگ کوچ ٹیم
پاکستان کے مسائل
حل کر دے گا؟
pepsi

مدثر نذر، رچرڈ پائی بس، انتخاب عالم، جاوید میانداد، باب وولمر، جیف لاسن، وقار یونس، محسن خان اور اب ڈیو واٹمور سب نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا، لیکن پاکستان کے بلے بازوں نے نہ سدھرنا تھا، نہیں سدھرے یہاں تک کہ بیچارے باب وولمر اس کوشش میں اپنی جان سے بھی گئے۔ پاکستان چیمپئنز ٹرافی 2013 سے باہر ہونے والی پہلی ٹیم بن گیا اور اب نزلہ جن افراد پر گرا ان میں کوچ سب سے پہلے تھے خصوصاً ہیڈ کوچ ڈیو واٹمور اور حال ہی میں مقرر کیے گئے بیٹنگ کوچ ٹرینٹووڈہل۔ یہی واٹمور ہیں، جنہوں نے 1996 میں سری لنکا کو عالمی چیمپئن بنایا، بنگلہ دیش کو عالمی دھارے میں شامل کیا اور لیکن پاکستان کرکٹ کو زوال پذیر ہونے سے نہیں روک پا رہے۔ پاکستان نے گزشتہ سال انگلستان کے خلاف تاریخی کلین سوئپ فتح کے باوجود محسن خان کو فارغ کر کے واٹمور کو ذمہ داریاں سونپیں، جن کے ساتھ پہلے جولین فاؤنٹین فیلڈنگ کوچ کی حیثیت سے آئے، پھر محمد اکرم بالنگ کوچ اور اب ٹرینٹ ووڈہل عارضی بیٹنگ کوچ کی حیثیت سے۔ اور ان کا جادو تو چلتا دکھائی نہ دیا، بلکہ جو کارکردگی پہلے تھی پاکستان اس سے بھی گیا۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایک بیٹنگ کوچ ٹیم پاکستان کی بلے بازی کے مسائل حل کر دے گا؟ اور آخر کیا وجہ ہے کہ پاکستان جیسا ملک جہاں گلی گلی کرکٹ کھیلی جاتی ہے کی بلے بازی کبھی بھی مستند نہیں بن سکی۔ 90 کی دہائی کے وسط میں جاوید میانداد کے جانے کے بعد نئی نسل میں سے انضمام الحق، محمد یوسف، اور یونس خان ہی قابل ذکر بلے باز ہیں جو بین الاقوامی معیار تک پہنچ سکے۔ حالانکہ پاکستان کے افتتاحی بلے بازوں کی بدترین مسلسل ناکامی نے ان تینوں بلے بازوں پر اتنا شدید دباؤ ڈال دیا کہ یہ بلے باز صلاحیت ہونے کے باوجود ملک سے باہر اپنی صلاحیتوں سے انصاف نہ کر سکے لیکن پھر بھی کم از کم ان کی ٹیم میں موجودگی سے پاکستان ٹیم کے شائقین کی امید قائم رہتی تھی۔ تو آخر کیوں پاکستان کرکٹ برطانوی فٹ بال کی طرح زوال پذیر ہے؟ جہاں دنیا کی سب سے بڑی فٹ بال لیگ تو کھیلی جاتی ہے، لیکن انگلستان 1966 سے آج تک عالمی کپ نہیں جیت سکا۔ سابق بھارتی کپتان ساروو گنگولی نے اس سوال پر کہ بھارت میں پاکستان کی طرح تیز گیند باز کیوں نہیں پیدا ہوتے؟ کے جواب میں کہا تھا کہ پاکستان میں ہر بچہ پہلے عمران خان اور سرفراز نواز اور اب وسیم اکرم اور وقار یونس بننا چاہتا ہے۔ اسی طرح یہاں بھارت میں ہر بچہ سنیل گاوسکر اور سچن تنڈولکر بننا چاہتا ہے۔ یہ بات اس حد تک تو صحیح ہے کہ نوجوانوں کے ہیرو ہوتے ہیں اور اپنے ہیروز کی طرح بننا ہی ان کی خواہش ہوتی ہے۔ لیکن بھارت اور پاکستان دونوں کا بالترتیب بین الاقوامی معیار کے گیند باز اور بلے باز کا مسئلہ وہی ہے جو برطانوی فٹ بال کے ساتھ ہو رہا ہے۔ ہم یہاں بات صرف پاکستان کی کریں گے۔ پاکستان میں آپ کسی گلی محلے میں ہو رہے میچ کو دیکھیں ان ٹیموں میں بھی انہی بلے بازوں کی اہمیت ہوتی ہے جو انتہائی تیز رفتاری سے رنز اسکور کر سکیں۔ پاکستان کے گلی محلے میں کھیلنے والے بچوں کے ذہنوں پر اپنے ٹیم کی ساتھیوں کی طرف سے اتنی کم سنی اور چھوٹی عمر سے ہی تیزی سے رنز بنانے کا دباؤ آ جاتا ہے۔ یہ بچے جب بڑے ہو کر لڑکپن اور پھر اپنے کلبوں کی طرف سے کھیلتے ہیں اس وقت بھی کوچ اور کپتان سے لے کر دوستوں اور تماشائیوں تک ہر طرف سے ان پر شدید دباؤ ہوتا ہے کہ ان کے رنز کی تعداد ان کے سامنا کیے ہوئے گیندوں سے کم ہو تاکہ ہم جیت سکیں۔ ظاہر ہے تیزی سے رنز بنانے کے لیے چوکوں اور چھکوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب گیند باز کا گیند پھینکنے سے پہلے ہی بلے باز فیصلہ کر لیتا ہے کہ میں نے اس گیند پر چوکہ یا چھکا مارنا ہے تو وہاں بلے باز صحیح تکنیک کے چکر میں نہیں پڑتا اور نہ ہی پڑ سکتا ہے کیونکہ صحیح تیکنیک ہر گیند کو اس کے معیار کے مطابق کھیلنے کا مطالبہ کرتی ہے۔ لیکن ان کم سن بچوں اور جب یہ بچے بڑے ہو کر اپنے شہر قصبے کی ٹیم میں بھی آ جاتے ہیں تو تب بھی گیند کا معیار نہیں دیکھا جاتا۔ کپتان، ساتھی کھلاڑی اور تماشبین صرف یہ دیکھتے ہیں کہ اس پر رنز کتنے بنے ہیں۔ پھر یہی لڑکے آگے جا کر فرسٹ کلاس کرکٹ میں قدم رکھتے ہیں۔ پاکستان میں لیگ کرکٹ تو موجود نہیں ہے اس لیے فرسٹ کلاس تک تمام کرکٹرز صرف اور صرف اپنی کرکٹ کھیلنے کی صلاحیت کے بل بوتے پر پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن یہاں سے ان کی بچپن کی تربیت اور عادات کے فوائد اور نقصانات ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ فائدہ اس صورت میں کہ ایک دو سیزن میں ہی اگر تیزی سے رنز بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو قومی ٹیم کے دروازے پر پہنچ جاتا ہے۔ لیکن دوسری طرف کرکٹ کو سمجھ رکھنے والا کوئی بھی یہ بات جانتا ہے کہ فرسٹ کلاس کرکٹ میں لمبی اننگز کھیلنے کے لیے صحیح تکنیک بنیادی ضروری صلاحیت ہوتی ہے۔ بلے بازی کوئی بھی کر سکتا ہے، لکڑی کا بلا لے کر گیند کو گلی ڈنڈے کی طرح مارنا ہی تو ہوتا ہے۔ لیکن فرسٹ کلاس کرکٹ صحیح تکنیک کے بغیر نہیں کھیلی جا سکتی۔ ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ فرسٹ کلاس کرکٹ میں بلے باز کو سارا سارا دن وکٹ پر ٹھہر کر کھیلنا ہوتا ہے جس کا مطلب ہے اسے ہر طرح کی ورائٹی کی گیندوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کے لیے صحیح تیکنیک ہی کام آتی ہے۔ جب ایک کرکٹر فرسٹ کلاس کرکٹ سے ٹیسٹ کرکٹ میں قدم رکھتا ہے تو کرکٹ کا معیار اس درجے پر پہنچ جاتا ہے جہاں پر یا تو بلے باز قدرتی صلاحیت سے اتنا مالا مال ہے کہ وہ صحیح تکنیک کے بغیر بھی ٹیسٹ کرکٹ کھیل جاتا ہے۔ اس کی بہترین مثال ویریندر سہواگ ہیں۔ لیکن یہ "قدرتی صلاحیت" والی لاٹری کسی کسی خوش قسمت کی نکلتی ہے۔ جس کا مطلب ہے ٹیسٹ کرکٹ میں عموماً صحیح تکنیک ہی کامیابی کی ضامن ہوتی ہے۔ یہاں سے پاکستان کے بلے بازوں پر تیزی سے رنز بنانے کا دبا جو ان کے لاشعور میں بیٹھ چکا ہوتا ہے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا عموماً پاکستان کے نوجوان کھلاڑی حریف ٹیم کا رنز روکنے کی جال میں بچکانہ حد تک آسانی سے پھنس جاتے ہیں۔ یہ بات اب سب پر عیاں ہو گئی ہے کہ پاکستان کے بلے بازوں کو رنز بنانے سے روک لو وہ آپ کو اپنی وکٹ پلیٹ میں رکھ کر دے دیں گے۔ ایک بلے باز کے لیے تیزی سے رنز بنانے کی اہمیت سے قطعاً انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اگر دنیائے کرکٹ کی ٹیسٹ کرکٹ پر حکمرانی کرنے کی خواہش ہے تو صحیح تکنیک تیزی سے رنز بنانے سے ہزار گنا زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ بین الاقوامی ٹیسٹ کرکٹ میں جب بلے باز ٹیسٹ گیند بازوں کا سامنا کرتے ہیں تو وہاں انہیں صحیح تکنیک ہی کام آتی ہے۔ ناسازگار اور مشکل حالات میں گھنٹوں وکٹ پر ٹھہرنا صحیح تکنیک کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ لیکن بدقسمتی سے پاکستان میں سپر اسٹار بلے باز وہ ہوتا ہے جو لمبے لمبے چھکے مارے، چاہے اس کی تکنیک ٹیسٹ میچ میں اس کے لیے ایک اوور سے زیادہ کام نہ آئے۔ اور پھر ایسا بھی نہیں ہے کہ صحیح تکنیک والا بلے باز تیزی سے رنز نہیں بنا سکتا۔ ہمارے پاس دنیائے کرکٹ میں بے شمار مثالیں ایسی کرکٹرز کی موجود ہیں جن کی تکنیک صحیح ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بہترین انداز میں تیزی سے رنز بھی بنا سکتے ہیں۔ لیکن صحیح تکنیک کے ساتھ بلے بازی کرنے کے لیے ذہنی پختگی کے ساتھ ٹیم کا کوچ اور کپتان کے علاوہ کرکٹ دیکھنے والوں کا کرکٹ کی سمجھ رکھنے کی بھی انتہائی اہمیت ہوتی ہے۔ مثلاً آپ نے دیکھا ہوگا کہ گیند بازی کے لیے سازگار روکٹ پر آف اور مڈل اسٹمپ پر گیند ٹپا کھانے کے بعد اگر باہر کی طرف جائے تو عموماً بلے باز وہ گیند چھوڑ دیتا ہے، ایسے میں اگر تماشائی کرکٹ کی سمجھ نہیں رکھتے تو وہ کہے گا "یہ کیا بکواس بلے باز ہے یار، ایسے ہی خوامخواہ گیندیں ضائع کر رہا ہے"۔ لیکن دوسری طرف ایک کرکٹ سمجھ رکھنے والا شائق گیند باز کو تحسین دینے کے بعد بلے باز کی بھی گیند کو معیار کے مطابق کھیلنے پر حوصلہ افزائی کرے گا۔

بلاشبہ ٹیم پاکستان کو بیٹنگ کوچ کی ضرورت ہے۔ لیکن پاکستان کو مستند بلے باز پیدا کرنے ہیں تو پاکستان کرکٹ بورڈ کو آگے بڑھ کر گھریلو کرکٹ کے علاوہ نچلی سطح کی کرکٹ میں بھی بلے بازی کی طرف ٹیم کے کوچز، کھلاڑیوں، اور شائقین کرکٹ کا رویہ بدلنے کے ایک جارحانہ مہم کا آغاز کرنا ہوگا۔ گھریلو فرسٹ کلاس کرکٹ میں لمبی لمبی اننگز کھیلنے والے بلے بازوں کو خاص انعامات سے نوازنا ہوگا۔ تاکہ گھریلو کرکٹ سے بلے باز جب قومی ٹیم میں آئے تو اس کی تکنیک صحیح ہو اور ٹیم کا بیٹنگ کوچ صحیح معنوں میں اس کی مدد کر کے اس کو ایک عام سے بلے باز سے بین الاقوامی معیار کا بلے باز بنا سکے۔ جب تک نچلی سطح سے بلے بازی کی تکنیک کو نہیں بدلا جائے، دنیا کا سب سے بڑا اور مہنگا کوچ بھی ٹیم کی کارکردگی میں فرق پیدا نہیں کر سکتا۔ ڈیو واٹمور ایک ہائی پروفائل کوچ ہیں جن کے کریڈٹ پر کئی کامیابیاں ہیں مگر پاکستانی ٹیم کی کوچنگ کرتے ہوئے انہوں نے کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیا۔ اس بحث کو ایک طرف رکھ دینا چاہیے کہ پاکستانی ٹیم کیلئے ملکی کوچ موزوں ہے یا غیر ملکی مگر تاریخ یہی بتاتی ہے کہ ہمارے کھلاڑیوں نے بیرون ملک سے آنے والے کوچز کی بات سننے کی بجائے انہیں اپنی ہدایات پر عمل کرنے پر مجبور کیا ہے، جس کے اچھے نتائج سامنے نہیں آ سکے۔ باب وولمر نے جنوبی افریقہ کو ناقابل تسخیر ٹیم بنایا مگر پاکستانی ٹیم کے ساتھ وہ کئی کارنامہ انجام نہیں دے سکا بلکہ ورلڈ کپ کی شرمناک شکست سے اس کی جان ہی لے لی۔ جیف لاسن نے بھی سینئر کھلاڑیوں کا اسسٹنٹ بن کر اپنا وقت پورا کیا جبکہ پاکستانی کوچز کے ساتھ کیا ہوا اس سے بھی پوری دنیا واقف ہے۔ ڈیو واٹمور پاکستانی ٹیم کی کوچنگ میں مکمل طور پر ناکام ہو چکے ہیں اور ان کی کوچنگ میں پاکستانی ٹیم وہ نتائج نہیں دے سکی جو ان کی آمد سے قبل جز وقتی کوچ کی کوچنگ میں دے رہی تھی مگر اس کے باوجود ڈیو واٹمور پاکستانی ٹیم کی کارکردگی سے مطمئن دکھائی دیتے ہیں۔ واٹمور نے انٹرنیشنل ٹیموں کے ساتھ ساتھ انگلش کاونٹی ٹیم کی بھی کوچنگ کی ہے اور اس حوالے سے ان کے پاس تجربے کی کمی نہیں ہے مگر پاکستانی ٹیم کی کوچنگ سنبھالنے کے بعد واٹمور تن آسانی میں مبتلا ہو گئے ہیں کیونکہ کرکٹ بورڈ کو ان پر اعتماد ہے جبکہ کھلاڑیوں کو بھی واٹمور کی شکل میں آسان کوچ مل گیا ہے جو اپنی تمام تر سخت گیری آسٹریلیا رکھ کر پاکستان آیا تھا۔ پاکستانی ٹیم کو ایسے کوچ کی ضرورت نہیں ہے جو کھلاڑیوں کو صرف ٹریننگ کروا دے یا نیٹ پر ان کی باری کا حساب رکھے یہ کام کوئی ٹرینر بھی کر سکتا ہے۔ ایک ایسا کوچ وقت کی ضرورت ہے جو ان کھلاڑیوں کو بڑی کارکردگی پر اکسائے اور پاکستانی ٹیم کو ایک ٹاپ کلاس ٹیم بنائے تو ہر قسم کی کنڈیشنز میں تسلسل کے ساتھ کارکردگی دکھائے۔ (حسام نسیم)

پاکستان آئندہ 10 برس تک عالمی کرکٹ کی میزبانی سے محروم !!

: پاکستانی میدانوں کو مزید ویران رکھنے کا نیا پلان بن گیا، آئی سی سی نے اگلے 10 برس تک کسی بھی عالمی ایونٹ کی میزبانی پی سی بی کو نہیں دی۔ بھارت 2016 میں ورلڈ ٹوئنٹی 20، 2021 میں ٹیسٹ چیمپئن شپ اور 2023 میں ون ڈے ورلڈ کپ کا میزبان ہوگا، بنگلہ دیش میں آئندہ برس شیڈول ٹوئنٹی 20 ایونٹ کے انعقاد کا حتمی فیصلہ اگست میں ہوگا، انگلینڈ میں کامیاب انعقاد کے باوجود چیمپئنز ٹرافی کا باب بند کردیا گیا، پہلی ٹیسٹ چیمپئن شپ پروگرام کے تحت 2017 میں ہی منعقد ہوگی، ون ڈے رینکنگ کا دورانیہ تین سے چار برس کردیا گیا۔ آئی سی سی کے سالانہ اجلاس میں پلیئنگ کنڈیشنز میں بھی ردوبدل کی منظوری دے دی گئی، کمر سے اونچی فل ٹاس اور کندھوں سے بلند باؤنسر پر بھی نوبال کیلئے ٹی وی امپائر جائزہ لے گا، بال ٹیمپرنگ کے خلاف بھی نیا قانون متعارف کردیا گیا، کپتان کو وارننگ کے ساتھ پنالٹی بھی لگائی جائے گی، جگمگاتی ایل ای ڈی بیلز والی زنگ وکٹس ون ڈے اور ٹوئنٹی 20 میں استعمال کرنے کی اجازت دے دی گئی انٹرنیشنل کرکٹ کونسل نے پاکستان کے میدانوں کو مزید دس برس تک ویران رکھنے کیلئے اسے 2023 تک کسی بھی عالمی ایونٹ کی میزبانی نہیں دی ہے۔ لندن میں اختتام پزیر ہونے والے سالانہ اجلاس کے اختتام پر جاری ہونے والے بیان کے مطابق آئی سی سی نے 2015 سے 2023 تک اپنے 18 بڑے ایونٹس کے میزبان ممالک کا اعلان کردیا ہے، ان ایونٹس میں دو ون ڈے ورلڈ کپ، دو ٹیسٹ چیمپئن شپ، دو ٹوئنٹی 20 ورلڈ کپ، تین ویمنز ورلڈ کپ، تین انڈر 19 ورلڈ کپ، 2 ویمنز ٹوئنٹی 20 ورلڈ کپ اور 4 کوالیفائنگ ایونٹس شامل ہیں۔ بھارت 2016 میں ٹوئنٹی 20 ورلڈ کپ، 2021 میں ٹیسٹ چیمپئن شپ اور 2023 میں تنہا ون ڈے ورلڈ کپ کی میزبانی کرے گا۔ انگلینڈ میں 2017 میں ٹیسٹ چیمپئن شپ اور 2019 میں ون ڈے ورلڈ کپ منعقد ہوگا۔ 2015 میں نیوزی لینڈ کی شراکت میں ون ڈے ورلڈ کپ کا میزبان آسٹریلیا 2020 کے ٹوئنٹی 20 ورلڈ کپ کی میزبانی کرے گا۔ اسی طرح کسی بھی کوالیفائنگ ایونٹ کی میزبانی کے لیے بھی پاکستان کا انتخاب نہیں کیا گیا۔ ٹوئنٹی 20 ورلڈ کپ 2014 کی بنگلہ دیشی میزبانی پر بھی خدشات کے بادل منڈلا رہے ہیں، آئی سی سی نے کاکس بازار اور سلہٹ کے گراؤنڈز میں جاری تعمیراتی کاموں کی رفتار پر عدم اطمینان ظاہر کیا ہے انگلینڈ میں کامیاب انعقاد کے باوجود چیمپئنز ٹرافی کا باب بند کردیا گیا۔ آئی سی سی کے چیف ایگزیکٹیو ڈیوڈ رچرڈسن کا کہنا ہے کہ چیمپئنز ٹرافی کی مقبولیت کے باوجود ہم پہلے ہی تینوں فارمیٹس کے ایک ایک بڑے ایونٹ کا اعلان کرچکے، اس لیے پروگرام کے مطابق ہی ٹیسٹ چیمپئن شپ 2017 میں انگلینڈ میں منعقد ہوگی۔ آئی سی سی نے تینوں فارمیٹس میں توازن قائم رکھنے کیلئے ہر فل ممبر بورڈ کیلئے چار برس کے عرصے میں کم سے کم 16 ٹیسٹ کھیلنا لازمی قرار دے دیا ہے، ون ڈے رینکنگ کا دورانیہ بھی 3 سے چار برس کردیا گیا، نئی رینکنگ یکم مئی 2013 سے شروع ہوگی اور ہر برس یکم مئی کو سالانہ اپ ڈیٹ ہوگی۔ آئی سی سی بورڈ نے چیف ایگزیکٹیوز کمیٹی اور کرکٹ کمیٹی کی سفارشات کی بھی منظوری دی جس کے تحت کمر سے اونچے فل ٹاس اور کندھے سے اوپر باؤنسر پر نوبال کا ٹی وی امپائر جائزہ لے گا۔ بال ٹیمپرنگ کے سدباب کیلئے نیا طریقہ کار متعارف کردیا گیا، اگر امپائر گیند کی ساخت کو خراب پاتا مگر یہ معلوم نہیں ہوسکتا کہ اسے کس نے خراب کیا ہے تو گیند تبدیل کرنے کے ساتھ کپتان کو فائنل وارننگ دی جائے گی، بیٹنگ ٹیم کو پانچ رنز پنالٹی کے دیے جائیں گے جبکہ بیٹسمین جو گیند پسند کرے گا اسے پرانی سے تبدیل کیا جائے گا جبکہ کپتان کی کوڈ آف کنڈکٹ کے تحت رپورٹ کی جائے گی۔ ون ڈے اور ٹوئنٹی 20 میچز میں زنگ وکٹس جگمگاتی ایل ای ڈی بیلز اور اسٹمپس کے استعمال کی اجازت دے دی گئی تاہم اسے ٹیکنالوجی کے غیر جانبدار تجزیے سے مشروط کیا گیا ہے۔ دنیا بھر میں کھیلی جانے والی بھانت بھانت کی لیگ کرکٹ اب عالمی کرکٹ کی تجربہ گاہ بن چکی ہے۔ نئے نئے ہیروز تو اس لیگ میں جنم لے ہی رہے ہیں اور عالمی شہرت سمیٹ رہے ہیں، کچھ ایسی جدتیں بھی یہاں پروان چڑھ رہی ہیں جو کرکٹ کے بین الاقوامی کھیل کے حسن کو چار چاند لگا رہی ہیں۔ میدان بھر کا چکر لگانے والا کیمرہ اسپائیڈر کیم حالیہ چیمپئنز ٹرافی میں کامیابی کے ساتھ استعمال کیا گیا اور اس نے شائقین کو ایسے زاویوں سے مناظر دکھائے جو پہلے کبھی بین الاقوامی کرکٹ میں نہیں دیکھے گئے تھے۔ اب بین الاقوامی کرکٹ کونسل نے ایک اور جدت کی راہ ہموار کی ہے۔ رواں سال کے اوائل میں آسٹریلیا کی بگ بیش لیگ میں جگمگاتی ہوئی وکٹیں اور بیلز استعمال کی گئی تھیں، جو خوبصورت تو اپنی جگہ تھیں ہی لیکن انہوں نے امپائروں کو رن آؤٹ اور اسٹمپنگ کے قریبی معاملات میں بہت مدد فراہم کی کیونکہ یہ وکٹیں گیند کے چھوتے ہی جگمگا اٹھتی تھیں اور یوں امپائروں کو گیند کے وکٹوں کے چھونے کا درست ترین کے وقت معلوم ہو جاتا تھا لندن میں بین الاقوامی کرکٹ کونسل کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا جس میں کئی اہم فیصلے کیے گئے جس میں یہ بھی تھا کہ جگمگاتی وکٹوں (Zing Stumps) کو ایک روزہ اور ٹی ٹوئنٹی بین الاقوامی مقابلوں میں استعمال کیا جائے گا تاہم اس سے قبل ٹیکنالوجی کا آزادانہ جائزہ لے کر اس کی رپورٹ آئی سی سی کو پیش کی جائے گی۔ زنگ اسٹمپس کرکٹ آسٹریلیا اور فوکس اسپورٹس کی مشترکہ کاوش ہیں اور حالیہ بگ بیش لیگ میں ان کا کامیابی سے استعمال کیا گیا ہے۔ اب شائقین کرکٹ کو انتظار رہے گا کہ اس طرح کی جگمگاتی وکٹیں کب بین الاقوامی کرکٹ کی زینت بنتی ہیں۔ اجلاس میں افغانستا ن کو آئی سی سی کی ایسوسی ایٹ ممبر شپ جاری کردی گئی ۔ افغانستان اس ممبر شپ کو حاصل کرنے والا دنیا کا آٹھواں ملک بن گیا جبکہ اب تک کل 38 ممالک نے یہ ممبر شپ حاصل کی ہے ۔ افغانستان کرکٹ بورڈ کے چیف ایگزیکٹیو ڈاکٹر نور محمد نے آئی سی سی کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے افغانستان کی کرکٹ کے لئے ایک انتہائی اہم موقع قرار دیا ہے ۔ ڈاکٹر نور محمد کا کہنا تھا کہ افغانستان نے آئی سی سی کی ایسوسی ایٹ ممبر شپ انتہائی قلیل مدت میں حاصل کی ہے اور یہ ہماری مخلصانہ کوششوں کا نتیجہ ہے ۔ افغانستان میں کرکٹ کے فروغ کے لئے اے سی بی کی کوششوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پچھلے سال ایشین کرکٹ کونسل نے آئی سی سی کو درخواست بھیجی تھی کہ افغانستان کو رکنیت دی جائے۔ ادھر سیکورٹی خدشات کے باعث پاکستان 10 سال تک عالمی کرکٹ کے ایونٹ کی میزبانی سے محروم رہے گا آئی سی سی نے 2023 تک مختلف ٹورنامنٹ کی میزبانی ٹیسٹ کھیلنے والے ملکوں کو دے دی ہے۔ پاکستان میں اس عرصے میں کوئی ٹورنامنٹ نہیں ہوگا۔ آئی سی سی کی بھارت نوازی، تین بڑے ٹورنامنٹس کی میزبانی سونپ دی انٹرنیشنل کرکٹ کونسل نے آئندہ 10 سالوں میں اپنے تمام اہم ٹورنامنٹس کے میزبانوں کا اعلان کردیا ہے اور مزیدار بات یہ ہے کہ تینوں طرز کی کرکٹ کے بڑے ٹورنامنٹس کی ایک، ایک بار میزبانی بھارت کو سونپی گئی ہے۔ ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کے سلسلے کا پہلا ٹورنامنٹ جون۔ جولائی 2017 میں انگلستان میں ہوگا جبکہ 2021 کے فروری اور مارچ کے مہینوں میں بھارت اس ٹورنامنٹ کی میزبانی کرے گا۔ ایک روزہ

کا عالمی کپ 2015 میں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں طے شدہ ہے جبکہ 2019 کے عالمی کپ کی میزبانی انگلستان کو سونپی گئی ہے اور 2023 میں عالمی کپ بھارت میں کھیلا جائے گا۔ کرکٹ کی مختصر ترین طرز یعنی ٹی ٹوئنٹی کا سب سے بڑا ٹورنامنٹ ورلڈ ٹی ٹوئنٹی 2016 میں بھارت میں اور 2020 میں آسٹریلیا میں کھیلا جائے گا یوں مردوں کے لیے جن چھ بڑے ٹورنامنٹس کا اعلان کیا گیا ہے اس میں سے تین بھارت میں کھیلے جائیں گے۔ علاوہ ازیں آئی سی سی نے ویمنز ورلڈ کپ، ویمنز ورلڈ ٹی ٹوئنٹی اور انڈر 19 ورلڈ کپ ٹورنامنٹس کا بھی اعلان کیا جس کے مطابق 2017 اور 2021 کے ویمنز ورلڈ کپ بالترتیب انگلستان اور نیوزی لینڈ میں 2018 اور 2022 کے ویمنز ورلڈ ٹی ٹوئنٹی ویسٹ انڈیز اور جنوبی افریقہ میں جبکہ انڈر 19 ورلڈ کپ ٹورنامنٹس 2016 میں بنگلہ دیش 2018 میں نیوزی لینڈ 2020 میں جنوبی افریقہ اور 2022 میں ویسٹ انڈیز میں کھیلے جائیں گے۔ سالانہ اجلاس کے بعد جاری ہونے والے اعلامیہ کے مطابق آئی سی سی کے چیف ایگزیکٹو ڈیوڈ رچرڈسن کا کہنا ہے کہ حال ہی میں انگلستان اور ویلز میں منعقدہ چیمپئنز ٹرافی بلاشبہ بہت شاندار ٹورنامنٹ رہا لیکن ہم تینوں طرز کی کرکٹ میں ایک عالمی ایونٹ کے انعقاد کے اصول پر بدستور قائم ہیں اور اس لیے آئی سی سی نے اصولی طور پر چیمپئنز ٹرافی کی جگہ ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کی طرف سے آئی سی سی ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کرانے کے اعلان کے بعد آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی اب تاریخ کا حصہ بن گئی ہے جون 2013 میں آخری آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی ہوئی تھی۔ آئی سی سی حکام بھارتی کرکٹ بورڈ کو میچوں میں لازمی طور پر ڈی آر ایس کے استعمال پر قائل کرنے میں ایک مرتبہ پھر ناکام ہو گئے۔ سابق بھارتی اسپنر انیل کمبلے کی سربراہی میں آئی سی سی کرکٹ کمیٹی کے اجلاس کے دوران بی سی سی آئی حکام نے ڈی آر ایس کو لازمی قرار دینے کی تجویز کی بھرپور مخالفت کی اور اس ٹیکنالوجی کو لازمی قرار دینے سے پہلے مزید جانچ کی ضرورت پر زور دیا۔ آئی سی سی کے چیف ایگزیکٹو ڈیوڈ رچرڈسن کا کہنا تھا 2023 " تک کے لیے پر جوش شیڈولز کی تصدیق کرنے پر ہمیں بہت خوشی ہے رچرڈسن نے کہا کہ بورڈ نے چیمپئنز ٹرافی کو ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ سے بدلنے پر اتفاق کیا ہے۔ ان کا کہنا تھا ' اب جبکہ ورلڈ چیمپئن شپ کی تصدیق ہو چکی ہے، ہم کھیلنے کی طور طریقے اور کوالیفائی کرنے کے معیار کو طے کرنے کے لیے کام کریں گے اور اسے آئی سی سی کے بورڈ کو سونپیں گے تاکہ انہیں مناسب وقت میں منظوری دی جاسکے۔" آئی سی سی کو امید تھی کہ وہ 2013 میں ہی ٹیسٹ کھیلنے والی چار سب سے اچھی ٹیموں کے ساتھ ٹیسٹ چیمپئن شپ کو متعارف کرے گی۔ لیکن چونکہ آئی سی سی کے کمرشل پارٹنرز کی جانب سے اس کی حمایت نہیں ملی اس لیے اسے 2017 تک کے لیے موخر کر دیا گیا۔ آئی سی سی نے بنگلہ دیش میں سٹیڈیم کی تعمیر اور وہ مقامات جہاں پر میچ ہونے ہیں ان کی حالت کی بہتری میں پیش رفت پر تشویش ظاہر کی ہے جہاں دو ہزار چودہ میں خواتین اور مردوں کے ٹوئنٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کے میچز ہونے طے ہیں۔ اس طرح کی بھی اطلاعات ہیں کہ اگر بنگلہ دیش میں تعمیری کا کام مکمل نہ ہوا تو ممکنہ طور سری لنکا اور جنوبی افریقہ کو میزبانی کے لیے متبادل کے طور پر تیار رہنے کو کہا گیا ہے۔ لیکن آئی سی سی کے بورڈ کا کہنا ہے کہ وہ اس سے متعلق مزید معائنے اور تفتیش کے بعد آئندہ اگست میں کوئی فیصلہ کرے گی۔ آئی سی سی کی جانب سے عالمی سطح کے کھیلوں کے قواعد وضوابط میں بھی کئی ایک تبدیلیاں کی گئی ہیں جن کا اطلاق یکم اکتوبر سے ہونے والا ہے۔ اگر امپائر کو پتہ چلے کہ گیند کی حالت بدل دی گئی ہے اور اس کوئی عینی شاہد نہ ملے کہ کس کھلاڑی نے گیند سے چھیڑ چھاڑ کی ہے تو اس پر دو قدم اٹھائے جاسکتے ہیں۔ امپائر اس صورت میں فیلڈنگ کپتان کو پہلی اور آخری وارننگ دیتے ہوئے گیند تبدیل کر سکتا ہے اور پھر آگے اس طرح ہونے پر امپائر بلے باز کی پسند کے مطابق گیند بدلنے کے ساتھ ہی وہ بیٹنگ سائڈ کو پانچ رن بطور انعام بھی دے سکتا ہے۔ اکتوبر سے وکٹ گرنے پر ٹی وی امپائر فل ٹاس گیند پر کمر سے اونچے ہونے پر اور باؤنسر کے لیے کندھوں سے اوپر ہونے پر ممکنہ نو بال کی بھی جانچ پڑتال کر سکتا ہے۔ لندن میں آئی سی سی کی سالانہ کانفرنس اور بورڈ میٹنگ کے دوران ہوٹل کی راہداریوں اور کھانے کی میزوں پر ٹیسٹ کھیلنے والے ملکوں کے سربراہ اس حوالے سے سرگوشیاں کرتے رہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ کے معاملات جس انداز میں چل رہے ہیں اس کو دیکھتے ہوئے پاکستان کی رکنیت معطل کر دی جائے، واضح رہے کہ گزشتہ دنوں پی سی بی کے چیئرمین ذکا اشرف کو عدالت نے کام کرنے سے روک دیا تھا اور حکومت پاکستان نے نجم سیٹھی کو قائم مقام چیئرمین مقرر کیا ہے لندن سے حد درجہ مصدقہ ذرائع کے مطابق پاکستان سے بعض شخصیات نے اپنے روابط استعمال کرتے ہوئے آئی سی سی بورڈ کے اراکین سے رابطہ کر کے انہیں مشورہ دیا کہ پی سی بی کے آئین کی خلاف ورزی کی گئی ہے، لہذا آئی سی سی بورڈ اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے پاکستان کی رکنیت کو معطل کر دے۔ عینی شاہدین کہتے ہیں کہ اس حوالے سے سب سے پہلے بھارتی بورڈ کے صدر سری نواسن سے رابطہ کیا گیا لیکن ان کی اپنی کشتی میں سوراخ ہو گئے تھے اس لئے حمایت نہ مل سکی تاہم لندن میں یہ بازگشت ضرور سنائی دی کہ پاکستان کرکٹ کے معاملات میں سیاسی مداخلت ہو رہی ہے، البتہ نجم سیٹھی نے آئی سی سی کی پہلی میٹنگ میں یہ تاثر قائم کیا کہ وہ بردباری اور ذہانت سے کام کرنے والے چیئرمین ہیں، انہوں نے آئی سی سی میٹنگ میں پاکستان کا کیس مضبوط انداز میں پیش کیا۔ پاکستان سے بعض شخصیات ذاتی رابطوں کے ذریعے بورڈ اراکین کو اکساتے رہے۔ ادھر آئی سی سی کے سابق صدر احسان مانی نے پاکستان میں انٹرنیشنل کرکٹ کے فقدان کا ذمہ دار پی سی بی کو ٹھہرایا ہے۔ انھوں نے کہا کہ گذشتہ 5 برس سے معاملات انتہائی غیر ذمہ داری سے چلائے جا رہے ہیں، آئی سی سی اور غیر ملکی بورڈز کا اعتماد حاصل کرنے کیلیے کوئی سنجیدہ کوششیں کی ہی نہیں گئی، بھارت کو ورلڈ کپ 2023 کی تنہا میزبانی دیے جانے پر سخت احتجاج کیا جانا چاہیے تھا انھوں نے کہا کہ پاکستان 2023 تک کسی ایک بھی آئی سی سی گلوبل ایونٹ کی میزبانی حاصل نہیں کر پائے گا، اسی سے پی سی بی میں ہونے والی بدنظمی اور ابتر صورتحال کی عکاسی ہوتی ہے۔ بورڈ عالمی سطح پر اپنی پوزیشن منوانے میں ہی ناکام ہو گیا، آئی سی سی سالانہ میٹنگ میں اگلے 10 برس تک پاکستان کو کوئی بھی ایونٹ کی میزبانی نہ دیے جانے کے فیصلے کو تسلیم کر لینا سمجھ سے بالاتر ہے، دوسری جانب بھارت نے ورلڈ کپ 2023 کے حقوق تنہا حاصل کر لیے۔ پاکستان کیلئے یہ کیسے قابل قبول ہو سکتا ہے؟ آئی سی سی ایونٹ کسی ایک ملک کو نہیں خطے کو دیتا ہے، ماضی میں پاکستان میگا ایونٹس کی میزبانی میں شریک رہا، 2011 کی میزبانی بھی صرف سیکیورٹی کی وجہ سے واپس لی گئی تھی، کونسل کی پالیسی کے مطابق ہر تیسرا ورلڈ کپ ایشیا میں ہونا ہے۔ اس طرح اب پاکستانی شائقین اگلے 22 برس تک اپنے ملک میں ورلڈ کپ نہیں دیکھ پائیں گے، پی سی بی کو لازمی طور پر حال ہی میں ختم ہونے والی میٹنگ میں اس فیصلے کی مخالفت اور احتجاج بھی ریکارڈ کرانا چاہیے تھا۔ مانی نے کہا کہ پی سی بی میں پلاننگ کا فقدان ہے، سری لنکن ٹیم پر حملے کے بعد سے کوئی بہتری نہیں آئی، جب اتنا بڑا حادثہ ہوا تو کسی کو سزا نہیں ملی اور نہ ہی کسی نے استعفے دیے جس سے بورڈ کی غیر سنجیدگی ظاہر ہوئی، پی سی بی کو انٹرنیشنل کرکٹ کی واپسی کیلئے ٹھوس سیکیورٹی پلان بنانے، آئی سی سی کے ساتھ مل کر کام کرنے اور اسے حالات میں بہتری کیلیے واضح تاریخ دینے کی ضرورت ہے۔

پاکستان کے ٹیسٹ میچز کی تعداد بڑھائی جائے

مصباح الحق

کپتان مصباح الحق نے کرکٹرز کی کارکردگی میں بہتری کیلئے پاکستان کے ٹیسٹ میچز کی تعداد بڑھانے کا مطالبہ کیا ہے۔ رواں برس ٹیم نے تا حال اس طرز کے صرف 3 مقابلوں میں حصہ لیا، اکتوبر سے مزید 6 ٹیسٹ کھیلنے کے بعد یہ تعداد 9 ہو جائے گی جو دیگر کئی ممالک کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ مصباح الحق نے کہا کہ پاکستان کا بہت کم ٹیسٹ میچز کھیلنا ایک اہم معاملہ ہے جس پر آئی سی سی اور پی سی بی کو سوچنا ہوگا، پلیئرز کی ترقی کیلئے ٹیسٹ کرکٹ بہت ضروری ہے۔ کپتان نے کہا کہ کرکٹرز خصوصاً بیٹسمینوں میں پختگی زیادہ 5 روزہ میچز کھیل کر ہی آتی ہے، بیٹسمینوں کا سخت امتحان بھی ٹیسٹ میں ہوتا ہے، یہ مقابلے ان کی مہارت میں اضافہ کرتے اور کھیل میں نکھار لاتے ہیں۔ تجربہ کار بیٹسمین نے کہا کہ پاکستان میں 2 یا 3 اننگز ہی بیٹسمین کے کیریئر کا فیصلہ کر دیتی ہیں، پچھلی کارکردگی بھلا دی جاتی ہے اسی لیے اس پر زیادہ دباؤ ہوتا ہے، ایسا کسی صورت نہیں ہونا چاہیے۔ مصباح الحق نے کہا کہ چند اننگز میں ناکامی کے سبب کوئی بھی اچھا بیٹسمین خراب نہیں ہو جاتا، اسی طرح بعض اچھی اننگز کھیل کر کوئی ورلڈ کلاس بیٹسمین نہیں بن جاتا، یہ ایک مسلسل عمل اور اس میں بیٹسمین کو مستقل مزاجی دکھانی پڑتی ہے، اسے بھی اس کا احساس کرنا چاہیے۔ کپتان نے پاکستانی بیٹسمینوں کی مایوس کن کارکردگی کے بارے میں کہا کہ انھیں جتنا بھی سمجھائیں اور پریکٹس کرا لیں، خامیاں اسی وقت درست ہوں گی جب وہ سخت اور مختلف کنڈیشنز میں کھیلیں گے، ایسا اسی وقت ممکن ہے جب زیادہ سے زیادہ انٹرنیشنل کرکٹ مختلف کنڈیشنز میں کھیلی جائے، ساتھ ہی ہماری فرسٹ کلاس کرکٹ بھی مشکل اور سخت ہو۔ انھوں نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ ان کی بیٹنگ چیمپئنز ٹرافی میں ٹیم کے کام نہ آسکی، مصباح نے کہا کہ اگر گرین شرٹس اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے تو مجھے خوشی ہوتی۔ یاد رہے کہ کپتان نے 3 میچز میں 2 نصف سنچریاں اسکور کیں، انھوں نے کہا کہ میگا ایونٹ کے میچز جس موسم میں کھیلے گئے اس میں بیٹسمینوں کو مشکلات ہوئیں، البتہ 4 فیلڈرز کے دائرے سے باہر رہنے کا قانون فیلڈنگ سائیڈ کیلئے مسئلہ نہیں بنا، جب کنڈیشنز آسان اور وکٹ بیٹسمینوں کے لیے سازگار ہوگی اس وقت فیلڈنگ کرنے والی ٹیم کے لیے مشکلات پیدا ہونگی۔ مصباح الحق نے واضح کر دیا کہ ویسٹ انڈیز میں پاکستانی ٹیم کے اچھے نتائج کا انحصار بیٹسمینوں کی کارکردگی پر ہوگا پاکستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان نے کہا کہ پاکستان میں بیٹسمین پر اس لیے زیادہ پریشر ہوتا ہے کہ دو یا تین اننگز ہی اس کے کیریئر کا فیصلہ کر دیتی ہیں اور اس کی پچھلی کارکردگی بھلا دی جاتی ہے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ مصباح الحق نے کہا کہ دو تین خراب اننگز کے سبب کوئی بھی اچھا بیٹسمین خراب نہیں ہو جاتا اور دو یا تین اچھی اننگز کھیل کر کوئی ورلڈ کلاس بیٹسمین نہیں بن جاتا یہ ایک مسلسل عمل ہے جس میں بیٹسمین کو مستقل مزاجی دکھانی پڑتی ہے اس کا احساس بیٹسمین کو بھی کرنا چاہیے۔ مصباح الحق نے پاکستانی بیٹسمینوں کی مایوس کن کارکردگی کے بارے میں کہا کہ انہیں جتنا بھی سمجھا لیں اور پریکٹس کرا لیں یہ خامیاں اسی وقت درست ہوں گیں جب وہ سخت اور مختلف کنڈیشنز میں کھیلیں گے یہ اسی وقت ممکن ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ انٹرنیشنل کرکٹ مختلف کنڈیشنز میں کھیلیں اور آپ کی فرسٹ کلاس کرکٹ بھی مشکل اور سخت ہو۔ مصباح الحق نے کہا کہ چیمپئنز ٹرافی کے میچز جس موسم میں کھیلے گیا اس میں بیٹسمینوں کے لیے مشکلات رہیں تاہم چار فیلڈرز کے دائرے سے باہر رہنے کا قانون فیلڈنگ سائیڈ کے لئے مسئلہ نہیں بنا البتہ جب کنڈیشنز آسان ہونگی اور وکٹ بیٹسمینوں کے لیے سازگار ہوگی اسوقت فیلڈنگ سائیڈ کے لیے مشکلات پیدا ہونگی۔ مصباح الحق نے دعویٰ کیا ہے کہ ٹورنامنٹ میں پاکستانی ٹیم اختلافات کا شکار نہیں تھی۔ کوئی کھلاڑی خراب کھیل کر اپنے کیریئر کو داؤ پر نہیں لگا سکتا اچھا کھیلنے کی کوشش کی لیکن حالات مناسب نہیں تھے۔ انہوں نے کہا کہ میگا ایونٹ سے قبل سلیکشن کمیٹی پر کسی قسم کا دباؤ نہیں تھا۔ آئندہ ورلڈ کپ کے لئے ابھی سے تیاری شروع کرنا ہوگی۔ آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی میں شکست سے سب کچھ ختم نہیں ہو گیا، اگلے دو سال پلاننگ کر کے ٹیم تشکیل دینا ہوگی۔ ہمیں بیٹھ کر حکمت عملی تیار کرنا ہوگی کہ کن کن شعبوں میں بہتری کی گنجائش ہے۔ جب بھی ٹیم ہارتی ہے منفی چیزیں سامنے آتی ہیں۔ یہی ٹیم ماضی میں جیتتی بھی رہی ہے۔ مصباح الحق نے کہا کہ بیٹنگ میں ناکامی شکست کی وجہ بنی۔ جن شعبوں میں تبدیلی کی ضرورت ہے وہاں ضرور تبدیلی کریں گے اور ٹیم میں نوجوان کھلاڑی شامل کیے جائیں گے۔ ہوم گراؤنڈ پر نہ کھیلنے سے ٹیم کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پاکستان میں انٹرنیشنل کرکٹ نہ ہونے سے کارکردگی متاثر ہوئی ہے، چیمپئنز ٹرافی میں بیٹنگ لائن توقع کے مطابق نہ چل سکی، انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کے اس فیصلے پر مایوسی ہوئی ہے کہ 2023 تک پاکستان میں کرکٹ کا کوئی بڑا ایونٹ نہیں ہو گا۔ پاکستان نے 2009 کے بعد سے انٹرنیشنل کرکٹ کے کسی ایونٹ کی میزبانی نہیں کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انفرادی طور پر کوئی کھلاڑی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ ناکام ہو اور ہر کوئی اپنی کارکردگی دکھانا چاہتا ہے مگر کھیل میں اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے۔ بری کارکردگی پر تنقید کا سامنا نئی بات نہیں ہے، مگر یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ ہمارے کھلاڑی ماضی میں بہتر کھیل کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ بیٹسمینوں کو غلطیوں سے سیکھنے کی ضرورت ہے ہمیں مستقبل میں کارکردگی کو بہتر بنانا ہوگا۔ مصباح الحق نے کہا کہ اس وقت ملک میں کوئی بھی ایسا آل راؤنڈر نہیں جو ساتویں نمبر پر بیٹنگ بھی کرے اور اوورز بھی کرائے اس کے علاوہ یہ بات بھی تشویشناک ہے کہ مقامی ٹورنامنٹس میں بہترین کارکردگی دکھانے والے کھلاڑیوں کی فٹنس عالمی کرکٹ کے لئے درکار معیار کے مطابق نہیں۔ قومی ٹیم کے کپتان نے کہا کہ کسی بھی ایونٹ یا سیریز کے لئے تشکیل دی جانے والی ٹیم اچھی کارکردگی کی امید پر بنائی جاتی ہے، اس کے انتخاب میں بحیثیت کپتان ان کا بھی کردار ہوتا ہے، چیمپئنز ٹرافی کے لئے ٹیم بھی ان پر تھوپی نہیں گئی تھی ٹیم ان ہی کھلاڑیوں پر مشتمل تھی جنہوں نے ماضی میں اچھی کارکردگی دکھائی تاہم بدقسمتی سے وہ اتنے بڑے ایونٹ میں اچھی کارکردگی نہیں دکھا سکے، جس کی وہ ذمہ داری قبول کرتے ہیں اور مستقبل میں بھی کرتے رہیں گے. انہوں نے کہا کہ ہر ٹیم ہمیشہ میدان میں فتح حاصل کرنے کے لئے اترتی ہے اور اس کے لئے صحیح جگہ صحیح کھلاڑی کے انتخاب کی کوشش کی جاتی ہے، سیریز میں یقینی فتح پر دیگر کھلاڑیوں کو موقع ملتا ہے اور جن نو جوانوں کو اپنی کارکردگی دکھانے کا موقع نہیں ملتا وہ ڈریسنگ روم سے بھی بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں اور یہ صرف پاکستان میں ہی نہیں ہر ٹیم میں ہوتا ہے۔ قومی کرکٹ ٹیم کے کپتان مصباح الحق نے کہا کہ اس وقت ملک میں کوئی بھی ایسا آل راؤنڈر نہیں جو ساتویں نمبر پر بیٹنگ بھی کرے اور اوورز بھی کرائے اس کے علاوہ یہ بات بھی تشویشناک ہے کہ مقامی ٹورنامنٹس میں بہترین کارکردگی دکھانے والے کھلاڑیوں کی فٹنس عالمی کرکٹ کے لئے درکار معیار کے مطابق نہیں۔ سیریز میں یقینی فتح پر دیگر کھلاڑیوں کو موقع ملتا ہے اور جن نو جوانوں کو اپنی کارکردگی دکھانے کا موقع نہیں ملتا وہ ڈریسنگ روم سے بھی بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں اور یہ صرف پاکستان میں ہی نہیں ہر ٹیم میں ہوتا ہے۔

پاکستان نے ویسٹ انڈیز کو مات دیکر سیریز جیت لی

پانچویں ایک روزہ میچ میں پاکستان نے ویسٹ انڈیز کو 4 وکٹوں سے شکست دے کر 5 میچوں کی سیریز 3-1 سے جیت لی۔ پاکستان کی جانب سے احمد شہزاد نے 64 اور مصباح الحق نے 63 رنز اسکور کیے، مصباح الحق میچ اور سیریز کے بہترین کھلاڑی قرار پائے۔ مصباح الحق نے سیریز میں مجموعی طور پر 260 رنز اسکور کیے، سیریز میں شاہد آفریدی نے مجموعی طور پر 10 وکٹیں حاصل کیں۔ قومی ٹیم کے کپتان مصباح الحق کا کہنا ہے کہ تمام کھلاڑیوں کی محنت سے سیریز جیتے، بولروں نے اچھا پرفارم کیا، بیٹس مینوں کا فارم میں آنا بھی خوش آیند ہے۔ پاکستان اور ویسٹ انڈیز کے درمیان کھیلے جانے والے پانچویں اور آخری و فیصلہ کن ون ڈے انٹرنیشنل میچ میں ویسٹ انڈیز نے پاکستان کو نجیت کیلیے 243 رنز کا ہدف دیا۔ اس سے قبل پاکستان کے کپتان مصباح الحق نے ٹاس جیت کر ویسٹ انڈیز کو پہلے بیٹنگ کی دعوت دی، جس پر ویسٹ انڈیز نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے اپنے مقررہ پچاس اوورز میں پانچ وکٹوں کے نقصان پر 242 رنز کا مجموعہ ترتیب دیا جس میں کپتان ڈوائن براوو 48، مارلن سیموئلز 45 اور جانسن چارلس نے 43 رنز بنائے، جبکہ سابق کپتان ڈیرن سامی نے شاندار 29 ناٹ آؤٹ کی باری تراشی۔

پہلا ون ڈے میچ 14 جولائی گیانا

پاکستان نے شاہد آفریدی کی شاندار آل راؤنڈ کارکردگی کی بدولت پہلے ون ڈے میں ویسٹ انڈیز کو 126 رنز سے شکست دے کر 5 میچوں کی سیریز میں 1-0 کی برتری حاصل کرلی۔ گیانا کے پروویڈنس اسٹیڈیم میں کھیلے گئے میچ میں ویسٹ انڈیز نے ٹاس جیت کر پاکستان کو بیٹنگ کی دعوت دی، قومی ٹیم کی ٹاپ بیٹنگ لائن حسب روایت کوئی کارکردگی نہ دکھا سکی، ایک وقت میں پاکستان کے 5 کھلاڑی صرف 47 رنز کے مجموعی اسکور پر پویلین لوٹ چکے تھے ایسے وقت میں کریز پر موجود مصباح الحق کا ساتھ نبھانے شاہد آفریدی میدان میں آئے اور انہوں نے روایتی انداز میں جارحانہ اننگز کھیلی اور چھٹی وکٹ کی شراکت میں 120 رنز کا اضافہ کیا، کالی آندھی کے لئے بھی 225 رنز کا ہدف آسان ثابت نہ ہوسکا، 41 رنز کے مجموعی اسکور پر اس کے 5 بیٹسمین پویلین لوٹ چکے تھے جبکہ پوری ٹیم 98 رنز پر ہی ڈھیر ہوگئی، ویسٹ انڈیز کے 7 کھلاڑی اپنا انفرادی اسکور دہرے ہندسے میں بھی نہ لے جاسکے، بیٹنگ کی طرح بالنگ کے میدان میں بھی شاہد آفریدی نے کالی آندھی کو کہیں نہ چھوڑا، انہوں نے 9 اوورز میں 12 رنز دے کر 7 کھلاڑیوں کو میدان بدر کیا جبکہ محمد عرفان کے ہاتھ دو وکٹیں آئیں، آل راؤنڈ کارکردگی پر شاہد آفریدی مین آف دی میچ قرار پائے۔ شاہد آفریدی نے ویسٹ انڈیز کے خلاف بہترین بولنگ کرتے ہوئے ایک روزہ کرکٹ میں اپنی 350 وکٹیں بھی مکمل کرلیں، وہ یہ کارنامہ سرانجام دینے والے تیسرے پاکستانی بولر ہیں۔ اس کے علاوہ وہ ایک روزہ کرکٹ کی تاریخ میں دوسری اور کسی پاکستانی بولر کی بہترین بولنگ کارکردگی دکھانے والے بھی بن گئے ہیں۔ شاہد آفریدی نے تاریخ کے بہترین ٹیسٹ میچز میں شمار ہونے والے ٹرینٹ برج ٹیسٹ کا ہنگامہ اسی روز ختم کردیا۔ جہاں انگلستان نے سنسنی خیز مقابلے کے بعد 14 رنز سے فتح حاصل کیں، لیکن جب کچھ دیر بعد پروویڈنس میں لالا کا جادو سر چڑھ کر بولنے لگا تو پوری دنیا کی توجہ ناٹنگھم سے ہٹ کر گیانا پر جم گئی۔ جب مقابلے کا آغاز ہوا تو پاکستان ایک مرتبہ پھر ٹاس نہ جیت سکا اور اسے بادل نخواستہ بیٹنگ کرنا پڑی۔ ہولڈر کی شاندار بالنگ کے سامنے پاکستان کے ابتدائی تین کھلاڑی اس طرح آؤٹ ہوئے کہ وہ گیندوں کو چھوڑ رہے تھے احمد شہزاد اور محمد حفیظ کے بری طرح بولڈ ہونے کے بعد ناصر جمشید ایل بی ڈبلیو قرار پائے۔ گو کہ وہ امپائر کے ناقص فیصلے کے باعث بدقسمت رہے لیکن پاکستان کو زبردست دھچکا پہنچ چکا تھا۔ کچھ ہی دیر میں اسد شفیق وکٹوں کے پیچھے جز وقتی وکٹ کیپر جانسن چارلس کے ایک عمدہ کیچ کا نشانہ بنے جبکہ عمر اکمل ایڈوینچر کی عادت سے مجبور ہو کر اس وقت اپنی وکٹ دے گئے جب پاکستان کا اسکور محض 47 رنز تھا، 47 رنز پانچ کھلاڑی آؤٹ۔ اس مرحلے پر ٹیم کے دو سینئر ترین اراکین میدان میں موجود تھے، ایک اینڈ پر کپتان مصباح الحق اور دوسرے پر شاہد آفریدی۔ حالات کا تقاضہ تو یہی تھا کہ اگلے 30 اوورز کھیلنے کی کوشش کی جائے لیکن شاہد آفریدی آج نجانے کس ترنگ میں تھے۔ انہوں نے آتے ہی تیسری گیند کو چھکے کی بھرپور راہ دکھائی اور پھر گویا ایک اینڈ سے رنز کا نہ تھمنے والا سیلاب بہہ نکلا۔ شاہد نے 5 شاندار چھکوں کی مدد سے 76 رنز کی شاہکار اننگز کھیلی اور وہ بھی صرف 55 گیندوں پر۔ ان کی اننگز میں 6 چوکے بھی شامل تھے۔ دوسرے اینڈ پر مصباح الحق اپنا روایتی مدافعانہ انداز اپنائے رہے اور بالآخر 48 ویں اوور میں نصف سنچری مکمل کرنے کے بعد وکٹوں کے پیچھے دھر لیے گئے۔ 50 اوورز مکمل ہونے پر پاکستان کا اسکور 9 وکٹوں پر 224 رنز تک پہنچا۔ چیمپئنز ٹرافی کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے یہ کچھ بہتری ضرور تھی۔ وہاں پاکستان تینوں میچز میں آل آؤٹ ہوا تھا، 200 رنز پر بھی نہیں پہنچ پایا تھا اور تمام 50 اوورز بھی نہیں کھیل پایا تھا۔ یہاں پاکستان نے یہ تینوں اہداف

حاصل کیے لیکن پھر بھی 225 رنز کے ہدف کا دفاع کرنا ایک مشکل کام ضرور لگ رہا تھا۔ ویسٹ انڈیز کی جانب سے ہولڈر نے کمال کی گیند بازی کی۔ انہوں نے اپنے 10 اوورز میں صرف 13 رنز دیے اور 4 ابتدائی وکٹیں حاصل کیں۔ ویسٹ انڈیز 225 رنز کے بظاہر معمولی دکھائی دینے والے ہدف کے تعاقب کے لیے میدان میں اترا۔ لیکن طویل قامت محمد عرفان نے پہلے ہی اوور میں ایک فل ٹاس نمایاں کر کر جانسن چارلس کی آف اسٹمپ ڈھیر کردی۔ پانچویں اوور میں محمد عرفان نے ڈیرن براوو کو وکٹوں کے پیچھے کیچ آؤٹ کرایا اور مقابلہ دلچسپ مرحلے میں داخل ہوگیا۔ محض 7 رنز پر دو وکٹیں حاصل کرنے کے بعد پاکستان کے حوصلے یکدم بلند ہوگئے اور عرفان کے اسی اوور کی آخری گیند پر مصباح الحق کی براہ راست تھرو نے کرس گیل کی اننگز کا خاتمہ کیا تو پاکستانی کھلاڑی خوشی سے پھٹ پڑے۔ لینڈل سیمنز اور مارلون سیموئلز نے چوتھی وکٹ پر 17 اوورز تک مزاحمت کی لیکن رنز بڑھنے کی رفتار کچھ نہ تھی۔ 22 اوورز میں صرف 41 رنز۔ جب شاہد آفریدی کو متعارف کروایا گیا تو انہوں نے آتے ہی ویسٹ انڈیز کے پیروں تلے سے زمین نکال دی۔ باقی رہ جانے والی تمام 7 وکٹیں انہوں نے سمیٹیں، جو عام لیگ بریک، گوگلی اور تیز گیندوں کے ملاپ کا نتیجہ تھیں۔ شاہد آفریدی کی سب سے مزیدار وکٹ کیرون پولارڈ کی تھی، جنہوں نے بیٹنگ کے دوران شاہد کو کافی تنگ بھی کیا تھا اور بالآخر شاہد کی وکٹ بھی لی۔ اپنے تئیں یہ پولارڈ یہ سمجھ بیٹھے کہ انہوں نے بولتی بند کردی ہے۔ جب شاہد نے انہیں لانگ آف پر کیچ کرایا تو گویا حساب برابر ہوگیا۔ ویسٹ انڈیز کی پوری ٹیم 41 ویں اوور کی آخری گیند پر 98 رنز پر ڈھیر ہوگئی اور پاکستان 126 رنز کے واضح مارجن سے جیتنے میں کامیاب ہوگیا۔ شاہد آفریدی نے 9 اوورز میں صرف 12 رنز دے کر 7 وکٹیں حاصل کیں جو

ایک روزہ کرکٹ کی تاریخ کی دوسری بہترین بالنگ ہے اور پاکستان کی جانب سے کسی بھی بالر کی بہترین بالنگ کارکردگی۔ انہوں نے وقار یونس کی 36 رنز دے کر 7 وکٹیں حاصل کرنے کے قومی ریکارڈ کو توڑا۔ اگر شاہد ایک اور وکٹ لینے میں کامیاب ہوجاتے تو شاید چمندا واس کا 19 رنز دے کر 8 وکٹیں حاصل کرنے کا عالمی ریکارڈ توڑ دیتے۔ بالنگ کے دوران شاہد نے جب ڈیوین براوو کو آؤٹ کیا تو یہ ان کی کیریئر کی 350 ویں وکٹ تھی۔ وہ اس سنگ میل کو عبور کرنے والے تیسرے پاکستانی اور مجموعی طور پر اٹھارہویں بالر ہیں۔ اس طرح وہ 7 ہزار رنز اور 350 وکٹیں حاصل کرنے والے تاریخ کے واحد کھلاڑی بن چکے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک ہی میچ میں نصف سنچری اور 5 یا زائد وکٹیں حاصل کرنے کا کارنامہ بھی انہوں نے تیسری بار انجام دیا۔ ان کے علاوہ دنیا کا کوئی کھلاڑی دو مرتبہ بھی ایسی کارکردگی نہیں دکھا سکا۔ شاہد آفریدی کو شاندار کارکردگی پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔ یعنی کہ کیریئر میں 30 ویں مرتبہ انہوں نے مین آف دی میچ ایوارڈ جیتا جو پاکستان کی جانب سے سب سے زیادہ تعداد ہے۔

دوسرا ون ڈے

میچ 16 جولائی گیانا

دوسرے ون ڈے میں میزبان ویسٹ انڈیز نے پاکستان کو 37 رنز سے ہرا کر 5 میچوں کی سیریز 1-1 سے برابر کردی۔ گیانا کے پروویڈینس اسٹیڈیم میں کھیلے گئے میچ میں پاکستانی کپتان مصباح الحق نے ٹاس جیت کر پہلے فیلڈنگ کا فیصلہ کیا، ویسٹ انڈیز نے مقررہ 50 اوورز میں 8 وکٹوں کے نقصان پر 232 رنز بنائے، مایہ ناز کھلاڑی کرس گیل اس بار بھی صرف ایک رن بنا کر پویلین لوٹ گئے جس کے بعد جانسن چارلس اور ڈیرن براوو نے 79 رنز کی شاندار شراکت قائم کر کے ٹیم کی

پوزیشن مظبوط کردی، جانسن چالس 31 اور ڈیرن براوو 54 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ پاکستان کی جانب سے سعید اجمل اور پچھلے میچ کے مین آف دی میچ شاہد آفریدی نے 2، 2 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ 233 رنز کے ہدف کے تعاقب میں پاکستان کی پوری ٹیم 47.5 اوورز میں 195 رنز بنا کر آٹ ہوگئی، اننگز کے آغاز سے ہی پاکستانی ٹیم ایک بار پھر مشکلات کا شکار رہی اور وقتاً فوقتاً وکٹیں گرنے کی وجہ سے ٹیم کو شکست کا سامنا کرنا پڑا، ناصر جمشید اور عمر اکمل کے علاوہ کوئی بھی کھلاڑی جم کر نہ کھیل سکا، ناصر جمشید 54 اور عمر اکمل 50 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے ویسٹ انڈیز کے سنیل نرائن نے شاندار بولنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے 4 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا بہترین بولنگ پر سنیل نرائن کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔ پاکستان ویسٹ انڈیز کے خلاف اولین مقابلے میں شاہد آفریدی کی ناقابل یقین کارکردگی کی وجہ سے جیت گیا، جس کی وجہ سے ٹیم کی بدترین کارکردگی پر پردے پڑ گئے لیکن اسی میدان میں سیریز کا دوسرا ون ڈے ایک بالکل مختلف داستان بیان کر گیا۔ پاکستان کو 37 رنز کی واضح شکست کا سامنا کرنا پڑا اور یوں سیریز ایک-ایک سے برابر ہوگئی۔ شکست کا سب سے بڑا سبب ایک مرتبہ پھر بلے باز رہے، تقریباً تمام ہی بلے بازوں نے اپنی وکٹیں ضائع کیں۔ پاکستان نے ٹاس جیت کر ویسٹ انڈیز کو بیٹنگ کی دعوت دی اور محمد عرفان کی جانب سے پہلے ہی اوور میں کرس گیل کی قیمتی وکٹ نے اس فیصلے کو درست ثابت کر دیا لیکن جانسن چارلس اور ڈیرن براوو کے درمیان دوسری وکٹ پر 79 رنز کی شراکت داری نے ویسٹ انڈیز کو وہ بنیاد فراہم کی، جس پر بعدازاں ایک ایسے مجموعے کی عمارت کھڑی کی گئی جس کا دفاع ممکن تھا۔ ڈیرن براوو 81 گیندوں پر 54 جبکہ جانسن چارلس 51 گیندوں پر 31 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ پاکستان نے مارلون سیموئلز، لینڈل سمنز کی وکٹیں جلد حاصل کر کے مقابلے پر گرفت حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن کپتان ڈیوین براوو اور کیرون پولارڈ کی چھٹی وکٹ پر 70 رنز کی شاندار رفاقت نے پاکستان

کے منصوبوں کو ملیامیٹ کردیا۔ دونوں نے بہت اہم مرحلے پر پاکستانی بلے بازوں کو سمجھ کر کھیلا۔ پولارڈ 27 گیندوں پر 30 رنز بنا کر اسد علی کے ہاتھوں کلین بولڈ ہوئے جبکہ براوو 52 گیندوں پر 43 رنز کے ساتھ ناقابل شکست رہے۔ مقررہ 50 اوورز کی تکمیل پر ویسٹ انڈیز کا اسکور 232 رنز تک پہنچا جو ابتدا میں 180 سے اوپر جاتا دکھائی نہ دیتا تھا۔ بہرحال، اس میں پولارڈ اور ڈیوین براوو کا کمال تھا اور ساتھ میں فاضل رنز کا بھی۔ پاکستانی بالرز نے 21 وائیڈ اور 1 نوبال سمیت کل 38 فاضل رنز دیے یعنی کہ تقریباً اتنے ہی جتنے سے پاکستان کو اس مقابلے میں شکست ہوئی۔ 233 رنز کے ہدف کے تعاقب میں آغاز اتنی سست روی سے کیا کہ ابتدائی 10 اوورز ہی میں درکار رن اوسط تقریباً 5 کو چھونے لگا۔ پھر جیسے ہی بیٹ کو حرکت دینے کی کوشش کی، وکٹیں گرنا شروع ہوگئیں۔ احمد شہزاد گیارہویں اوور میں وکٹوں کے پیچھے کیچ دے گئے جبکہ اسکور بورڈ پر صرف 37 رنز موجود تھے۔ محمد حفیظ جن پر کافی عرصے سے ایک اچھی اننگز ادھار ہے، آج بھی شائقین اور ٹیم کو سخت مایوس کیا۔ صرف 20 رنز بنانے کے بعد وہ اپنی وکٹ دے کر چلتے بنے۔ دوسرے اینڈ پر ناصر جمشید قسمت کے گھوڑے پر سوار تھے۔ انہیں چار مرتبہ زندگی ملی تین مرتبہ ویسٹ انڈین فیلڈرز نے ان کا کیچ چھوڑا جبکہ ایک مرتبہ وکٹ کیپر نے کمال فیاضی سے ان کو اسٹمپ کرنے کا موقع گنوایا لیکن اس کے باوجود ناصر وہ باری نہ کھیل سکے، جس کی ان سے توقع تھی۔ 93 گیندوں پر 54 رنز۔ عالمی کرکٹ کے بیشتر نوجوان بلے باز اتنے مواقع ملنے پر کم از کم سنچری بنا سکتے ہیں لیکن ناصر نہ صرف یہ کہ رنز بنانے کی رفتار نہ بڑھا سکے بلکہ غلط وقت پر آؤٹ ہو کر ٹیم کو سخت دباؤ میں بھی ڈال گئے۔ پاکستان کو سب سے بڑا دھچکا 29 ویں اوور میں مصباح الحق کے آؤٹ ہونے کی صورت میں لگا۔ مصباح عام طور پر ایسے بلے باز کے طور پر معروف ہیں جو اپنی وکٹ طشتری میں رکھ کر پیش نہیں کرتے، چاہے وہ رنز نہ بنائیں، لیکن وکٹ کو ضائع کرنا ان کا شیوہ نہیں۔ لیکن جس طرح وہ ڈیرن سیمی کی گیند پر کلین بولڈ ہوئے، یہ ان کو زیب نہیں دیتا تھا۔ 41 گیندوں پر صرف 17 رنز بنا کر وہ پویلین لوٹے تو ذمہ داری نوجوان بلے بازوں پر آ گئی، ناصر جمشید، اسد شفیق اور عمر اکمل لیکن اسد شفیق صرف 10 رنز بنانے کے بعد آؤٹ ہوئے جبکہ ناصر جمشید آخری پاور پلے میں ایک مرتبہ پھر غیر ضروری شاٹ کھیل کر چلتے بنے۔ رہی سہی کسر پاور پلے کے آخری اوور میں شاہد آفریدی نے پوری کردی۔ سنیل نرائن کی دو گیندوں کو میدان سے باہر پھینکنے کی کوشش میں ناکام ہونے کے باوجود انہوں نے سبق نہ سیکھا اور تیسری گیند پر آگے بڑھ کر کوشش کی، نتیجہ؟ وکٹ کیپر کی پھرتی اور اسٹمپ۔ پاکستان آخری 10 اوورز کے مرحلے میں داخل ہونے سے قبل ہی 151 رنز پر 6 وکٹیں گنوا چکا تھا اور واحد مستند بلے باز عمر اکمل کی صورت میں بچا۔ ویسٹ انڈین بالرز نے تابوت میں آخری کیلیں ٹھونکنا شروع کیں اور بالآخر 48 ویں اوور میں عمر اکمل کی وکٹ گرتے ہی پاکستان کی موہوم سی امید کا بھی خاتمہ ہوا۔ عمر اکمل نے 46 گیندوں پر 1 چھکے اور 5 چوکوں کی مدد سے 50 رنز بنائے۔ پوری پاکستانی ٹیم 48 ویں اوور میں 195 رنز پر ڈھیر ہوگئی۔ ویسٹ انڈیز کی جانب سے سنیل نرائن نے بہت عمدہ بالنگ کی اور پچھلے میچ کی تمام کسر انہوں نے یہاں نکالی۔ 10 اوورز میں انہوں نے صرف 26 رنز دیے اور 4 قیمتی وکٹیں سمیٹیں۔

تیسرا ون ڈے میچ 19 جولائی سینٹ لوشیا

پاکستان اور میزبان ویسٹ انڈیز کے درمیان تیسرا ون ڈے میچ سنسنی خیز مقابلے کے بعد ٹائی ہوگیا۔ سینٹ لوشیا کے بیوسیجور اسٹیڈیم میں کھیلے گئے میچ میں ویسٹ انڈیز نے ٹاس جیت پاکستان کو پہلے بیٹنگ کی دعوت دی، پاکستان نے مقررہ 50 اوورز میں 6 وکٹوں کے نقصان پر 229 رنز بنائے، اوپنرز ایک بار پھر اچھا آغاز فراہم کرنے میں ناکام رہے اور 39 کے مجموعی اسکور پر دونوں اوپنرز پویلین لوٹ گئے، کپتان مصباح الحق نے ایک بار پھر ذمہ دارانہ کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے 75 رنز بنائے۔ 230 رنز کے تعاقب میں ویسٹ انڈیز نے 50 اوورز میں 9 وکٹوں کے نقصان پر 229 رنز بنا کر میچ ٹائی کردیا، پاکستان کی طرح ویسٹ انڈیز کا آغاز بھی اچھا نہیں تھا اور 16 کے مجموعی اسکور پر جانسن چارلس 6 اور کرس گیل 8 رنز بنا کر پویلین لوٹ چکے تھے تاہم پھر مارلن سیمیولز اور لینڈل سمنز نے شاندار کھیل پیش کیا اور بالترتیب 46 اور 75 رنز بنا کر ٹیم کی پوزیشن مستحکم کردی، آخری اوور میں ویسٹ انڈیز کو 15 رنز درکار تھے لیکن کیمار روچ اور جیسن ہولڈر 14 رنز ہی بنا سکے۔ شاندار بیٹنگ کا مظاہرہ کرنے پر مصباح الحق اور لینڈل سمنز کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا صرف ایک برے اوور نے پاکستان کو ایک ایسے میچ میں فتح سے محروم کردیا، جو بیشتر وقت پاکستان کی مکمل گرفت میں رہا۔ سینٹ لوشیا میں ہونے والا تیسرا ون ڈے ٹائی ہوگیا اور یوں سیریز بدستور ایک۔ایک سے برابر رہی۔ ویسٹ انڈیز نے ٹاس جیت کر پاکستان کو بلے بازی کی دعوت دی۔ پاکستان نے اس مرتبہ اسد شفیق کی جگہ حارث سہیل اور اسد علی کی جگہ جنید خان کو کھلانے کا فیصلہ کیا تھا۔ ابتدائی وکٹ پر 39 رنز کی شراکت داری کے بعد یکے بعد دیگرے دونوں اوپنرز احمد شہزاد اور ناصر جمشید وکٹیں دے گئے۔ محمد حفیظ اور مصباح الحق نے تیسری وکٹ پر 53 رنز جوڑے لیکن حفیظ کی وکٹ نے پاکستان کے ایک بڑے اسکور تک پہنچنے کی امیدوں کو کم کردیا۔ اپنا پہلا ون ڈے کھیلنے والے حارث سہیل نے 26 رنز کے ساتھ مصباح کا بھرپور ساتھ دیا۔ انہوں نے چوتھی وکٹ پر 60 رنز کی رفاقت قائم کی۔ پاکستان کو سب سے بڑا دھچکا اس وقت پہنچا جب مصباح الحق اور شاہد آفریدی پے در پے اوورز میں آؤٹ ہو گئے۔ مصباح الحق ڈیوین براوو کی گیند پر کلین بولڈ ہوئے۔ انہوں نے دو چھکوں اور 3 چوکوں کی مدد سے 112 گیندوں پر 75 رنز بنائے جبکہ شاہد آفریدی ایک مرتبہ اپنی پرانی فارم میں واپس آ گئے اور صرف 1 رن بنا کر چلتے بنے۔ اگر عمر اکمل اختتامی لمحات میں 31 گیندوں پر 40 رنز کی

ناقابل شکست اننگز نہ کھیلتے تو پاکستان کا 200 رنز تک پہنچنا بھی ممکن نہ تھا۔ انہوں نے ساتویں وکٹ پر وہاب ریاض کے ساتھ 52 رنز کا بھی اضافہ کیا، اور وہ بھی محض 25 گیندوں پر۔ لیکن 229 رنز اس وکٹ پر کافی اسکور نہیں تھا۔ مصباح الحق اور لینڈل سیمنز کو مشترکہ طور پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا، دونوں نے 75، 75 رنز کی اننگز کھیلیں تھیں۔ چوتھی وکٹ پر مارلون سیموئلز اور لینڈل سیمنز نے سوائے وکٹ بچانے کے کچھ اور نہیں کیا اور اگلے 22 اوورز میں اسکور میں صرف 91 رنز کا اضافہ ہی کرپائے یہاں تک کہ بیٹنگ پاور پلے میں سیموئلز سست ترین اننگز کھیلنے کے بعد آؤٹ ہو گئے۔ انہوں نے صرف 46 رنز بنانے کے لیے 106 گیندیں کھیل ڈالیں اور اگر ویسٹ انڈیز شکست سے دوچار ہوتا تو بلاشبہ وہ موردالزام ٹھہرائے جاتے۔ لیکن ان کے آؤٹ ہونے کے بعد ویسٹ انڈیز نے لینڈل سیمنز کے ذریعے مقابلے میں پہلی بار حاوی ہونے کی کوشش کی۔ مقابلہ پاکستان کے ہاتھ سے نکل ہی جاتا اگر سعید اجمل ایک ہی اوور میں لینڈل سیمنز اور خطرناک ڈیوین براوو کی اننگز کا خاتمہ نہ کردیتے۔ ویسٹ انڈیز کی امیدوں کے محور کیرون پولارڈ اور ڈیرن سیمی اگلے اوور میں جنید خان کو وکٹیں دے کر چلتے بنے اور مقابلہ تقریباً ختم ہوگیا۔ ویسٹ انڈیز کو آخری تین اوورز میں 39 رنز کی ضرورت تھی اور صرف دو وکٹیں باقی تھی۔ سنیل نرائن 48ویں اوور میں سعید اجمل کو ایک چھکا اور دو چوکے رسید کرنے کے بعد آؤٹ ہوئے تو معاملہ صرف ایک وکٹ پر آ ٹھیرا۔ آخری اوور کا آغاز اس طرح ہوا کہ ویسٹ انڈیز کو فتح کیلئے 15 رنز درکار تھے اور جیسن ہولڈر اور کیمار روچ کریز پر موجود تھے۔ اوور وہاب ریاض کو دیا گیا اور انہوں نے وہ کر ڈالا، جو کچھ عرصہ قبل سری لنکا کے خلاف محمد سمیع نے کیا تھا۔ اس وقت تو خیر مقابل جانے مانے بلے باز تھے، یہاں تو ایسا کوئی خطرہ بھی نہ تھا۔ ایک گیند بھی انہوں نے ہدف پر ڈھنگ سے نہ پھینکی اور ایک چھکا اور ایک چوکا کھانے کے بعد آخری گیند پر جب تین رنز درکار تھے، دو رن لینے میں کامیاب ہو گئے اور مقابلہ ٹائی قرار پایا۔ آخری گیند ان کے بلے کا باہری کنارہ لیتی ہوئی تھرڈ مین کی جانب گئی، جہاں سے جنید خان نے فوراً تھرو پھینکا، جو اتنا برا تو نہیں تھا، لیکن عمر اکمل اسے پکڑ نہ سکے اور یوں ہولڈر دوسرا رن مکمل کرنے میں بھی کامیاب ہو گئے۔ اگر عمر اکمل گیند پکڑ کر وکٹیں بکھیر دیتے تو مقابلہ 1 رن سے پاکستان جیت جاتا۔ بہرحال، ایک انتہائی مایوس کن نتیجہ، جو بظاہر ریکارڈز میں ٹائی شمار ہوگا لیکن درحقیقت پاکستان کی افسوسناک شکست سمجھا جانا چاہیے۔ خود ویسٹ انڈین کھلاڑیوں کو بھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس مقابلے میں حریف کو جیتنے سے روکنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ہولڈر نے محض 9 گیندوں پر 1 چھکے اور 1 چوکے کی مدد سے 19 رنز بنائے۔ لینڈل سیمنز 75 رنز کے ساتھ سب سے نمایاں بلے باز رہے اور مشترکہ طور پر مرد میدان بھی قرار پائے۔ ان کی اننگز 86 گیندوں پر 2 چھکوں اور 7 چوکوں سے مزین تھی۔ وہاب نے اپنے 10 اوورز میں 63 رنز دیے اور سب سے مہنگے بالر ثابت ہوئے۔ پاکستانی اننگز کے اختتامی لمحات میں عمر اکمل نے ایک مرتبہ شاٹ کھیلنے کے بعد دو رنز بنائے اور اس کے بعد امپائر نے کہا کہ عمر نے ایک رن شارٹ لیا ہے اور یوں پاکستان کا ایک رن منہا کرلیا گیا۔ ری پلے سے صاف ظاہر تھا کہ عمر اکمل نے ایک رن مکمل کیا تھا اور وہ ہرگز شارٹ نہیں تھا۔ یوں وہ "ایک رن" پاکستان کو فتح سے محروم کرگیا۔

چوتھا ون ڈے میچ سینٹ لوشیا 21 جولائی

پاکستان نے ون ڈے سیریز کے چوتھے میچ میں ویسٹ انڈیز کو 6 وکٹوں سے ہرا کر سیریز میں دو ایک کی برتری حاصل کرلی۔ سینٹ لوشیا کے بیوجور کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے میچ میں پاکستانی کپتان مصباح الحق نے ٹاس جیت کر ویسٹ انڈین ٹیم کو پہلے بیٹنگ کی دعوت دی تاہم بارش کی وجہ سے میچ شروع ہونے میں تاخیر ہوئی جس کی وجہ سے میچ کو 49 اوورز تک محدود کیا گیا۔ ویسٹ انڈیز کی جانب سے تمام کھلاڑیوں نے محتاط انداز میں بیٹنگ کی اور مقررہ 49 اوورز میں 7 کھلاڑیوں کے نقصان پر 261 رنز بنائے۔ مارلن سیموئلز نے دھواں دھار بیٹنگ کا مظاہرہ کیا اور فلک شگاف 4 چھکوں اور 9 چوکوں کی مدد سے 106 رنز بنائے اور آؤٹ نہیں ہوئے۔ ویسٹ انڈیز نے پاکستان کو جیتنے کیلئے 262 رنز کا ہدف دیا۔ اوپنر احمد شہزاد اور ناصر جمشید اس میچ میں بھی ٹیم کو بڑا آغاز فراہم نہ کر سکے، بارش کے باعث پاکستان کو ڈک ورتھ لوئس سسٹم کے تحت 31 اوورز میں 189 رنز بنانے کا ہدف ملا۔ حفیظ نے شاندار بیٹنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے 2 چھکوں اور 5 چوکوں کی مدد سے 69 رنز بنا کر پاکستان کیلئے فتح کا راستہ آسان بنادیا۔ پاکستان نے ناقابل یقین انداز میں ویسٹ انڈیز کو 6 وکٹوں سے شکست دے کر سیریز میں دو-ایک کی ناقابل شکست برتری حاصل کرلی۔ اس فتح کے معمار تھے مصباح الحق، محمد حفیظ اور عمر اکمل، جنہوں نے اپنی بہترین بلے بازی کے ذریعے پاکستان کو طویل عرصے بعد ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے ایک بہترین کامیابی دلائی۔ سینٹ لوشیا میں چوتھا ون ڈے ہر لحاظ سے پاکستان کے لیے ایک حیران کن دن تھا۔ ٹاس جیت کر پہلے بالنگ کا فیصلہ اور اس کے بعد دن بھر ویسٹ انڈین بلے بازوں خصوصاً مارلون سیموئلز کے ہاتھوں پٹنے، کیچ چھوڑنے، اسٹمپ ضائع کرنے اور ابتدا ہی میں اوپنرز کو گنوانے کے بعد پاکستان کو ایک ہمالیہ جیسا ہدف درپیش تھا۔ صرف 14 اوورز میں مزید 121 رنز، لیکن پاکستان حیران کن طور پر یہ کرگزرا۔ گزشتہ مقابلے کی مایوس کن کارکردگی اور ویسٹ انڈیز کی جانب سے سیریز کا سب سے بڑا مجموعہ 261 رنز اکٹھا کرنے کے بعد پاکستان کے امکانات کم ہی تھے۔ پاکستان کی بالنگ بہت بجھی بجھی دکھائی دی۔ مارلون سیموئلز کی شاندار سنچری اننگز نے پاکستانی ترکش کے تمام تیر ضائع کر دیے۔ سیموئلز کی اس شاندار بلے بازی کی بدولت ویسٹ انڈیز نے سیریز کا سب سے بڑا مجموعہ اکٹھا کردیا۔ پاکستان کے لیے زیادہ مایوس کن بات یہ تھی کہ اس نے ٹاس جیت کر پہلے ویسٹ انڈیز کو بیٹنگ دینے کا فیصلہ کیا تھا اور اس کا الٹا اثر پاکستان کے حوصلوں کو پست کرنے کے برابر تھا خصوصاً بالرز کی بری کارکردگی کے بعد۔ وہاب ریاض ایک مرتبہ پھر بہت بری فارم میں دکھائی دیے انہوں نے اپنے 6 اوورز میں 42 رنز کھائے جبکہ اتنے ہی اوورز میں 41 رنز شاہد آفریدی کو پڑے۔ مارلون سیموئلز 104 گیندوں پر 106 رنز کی بہترین اننگز کے ساتھ ناقابل شکست رہے، جس میں اننگز کی آخری گیند پر لگایا گیا زبردست چھکا بھی شامل تھا۔ 60 رنز پر دونوں اوپنرز کو گنوانے کے بعد ذمہ داری ان بلے بازوں پر تھی، جن سے توقع کم ہی تھی کہ ساڑھے 8 سے بھی زیادہ کا اوسط حاصل کرپائیں گے۔ دراصل 17 اوورز کا کھیل مکمل ہونے کے بعد بارش نے ایک گھنٹے سے زیادہ کا کھیل ضائع کردیا تھا اور جب کھیل دوبارہ شروع ہوا تو کو 31 اوورز میں 189 رنز بنانے کا سخت ہدف ملا۔ اس موقع پر محمد حفیظ کی کی 62 گیندوں پر 59 رنز کی اننگز نے پاکستان کی منزل کو آسان کیا۔ انہوں نے بارش کے بعد میچ شروع ہوتے ہی جس طرح دو اوورز میں 32 رنز لوٹے اور جیسن ہولڈر کو دو شاندار چھکے رسید کیے، اس نے میچ کے رخ کا فیصلہ کردیا۔ بعدازاں مصباح کی 43 گیندوں پر 53 رنز کی اننگز اور عمر اکمل کی 18 گیندوں پر 19 رنز کی کارکردگی پاکستان کا سفر آسان کردیا۔ عمر اکمل کے ڈیوین براوو کو مسلسل تین گیندوں پر تین چوکوں نے 30ویں اوور ہی میں پاکستان کو فتح دلادی

پاک ویسٹ انڈیز ون ڈے سیریز کی تصویری جھلکیاں

پاک ویسٹ انڈیز ون ڈے سیریز کی تصویری جھلکیاں

اور معاملہ آخری اوور تک نہیں گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کو صرف بیٹنگ ہی نے جتوایا ورنہ فیلڈنگ اور بالنگ کے کارنامے ٹیم کو مقابلے سے باہر کرنے کے لیے کافی تھے۔ پاکستان نے گزشتہ میچ کے مقابلے میں کیچ بھی ڈراپ کیا اور اسٹمپ بھی ضائع کیا۔

پانچواں ون ڈے سینٹ لوشیہ 24 جولائی

پانچویں اور آخری ون ڈے میں پاکستان نے میزبان ویسٹ انڈیز کو سنسنی خیز مقابلے کے بعد 4 وکٹوں سے شکست دے کر سیریز 3-1 سے اپنے نام کرلی۔ سینٹ لوشیا کے بیوجور کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے میچ میں پاکستانی کپتان مصباح الحق نے ٹاس جیت کر پہلے فیلڈنگ کا فیصلہ کیا، ویسٹ انڈیز نے مقررہ 50 اوورز میں 7 وکٹوں کے نقصان پر 242 رنز بنائے، کپتان ڈیوائن براوو 48، مارلن سیموئلز 45 اور جانسن چارلس 43 رنز بنا کر نمایاں رہے۔ دیگر کھلاڑیوں میں ڈیون اسمتھ 7، ڈیرن براوو 9، کرس گیل 21 اور لینڈل سمنز 25 رنز بنا کر پویلین لوٹ جبکہ ڈیرن سیمی 29 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ پاکستان کی جانب سے جنید خان خان نے 3 کھلاڑیوں کو پویلین کی راہ دکھائی جبکہ محمد عرفان اور سعید اجمل 2، 2 وکٹیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ 243 رنز کا ہدف پاکستان نے آخری اوور میں 6 وکٹوں کے نقصان پر پورا کرلیا، کپتان مصباح الحق نے ایک بار پھر ذمہ دارانہ اور شاندار بیٹنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے سیریز کی مسلسل تیسری نصف سنچری بنائی اور 63 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، 4 کھلاڑیوں کے آؤٹ ہونے کے بعد وکٹ کیپر بیٹسمین عمر اکمل نے مصباح الحق کا بھرپور ساتھ دیا اور 37 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ اننگز کے آغاز پر احمد شہزاد اور ناصر جمشید نے محتاط انداز اپنایا تاہم پھر 51 کے مجموعی اسکور پر ناصر جمشید 23 رنز بنا کر رن آؤٹ ہوگئے، ان کے آؤٹ ہونے کے بعد محمد حفیظ کریز پر آئے لیکن 11 رنز بنا کر وہ بھی آؤٹ ہوگئے، احمد شہزاد نے شاندار کھیل پیش کرتے ہوئے 64 رنز بنائے جبکہ حارث سہیل 17 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ شاہد آفریدی نے 49 ویں اوور میں 13 رنز بٹور کر پاکستان کی مشکل آسان کی۔ 50 ویں اوور کی پہلی گیند پر رن لیکر آفریدی نے اسٹرائیک کپتان کو دی مگر اگلی گیند پر مصباح الحق چلتے بنے سعید اجمل نے دو گیندیں روک کر میچ میں سنسنی پیدا کردی تاہم پانچویں گیند پر سنگل نے پاکستان کو 3-1 کی فتح دلادی ویسٹ انڈیز کے لئے مینوبیسٹ نے سب سے زیادہ 3 وکٹیں حاصل کی جبکہ ڈیرن سیمی اور جیسن ہولڈر ایک ایک وکٹ لینے میں کامیاب رہے۔ بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر مصباح الحق کو مین آف دی میچ اور مین آف دی سیریز سے نوازا گیا۔ واضح رہے کہ پاکستان 1988 کے بعد کبھی بھی ویسٹ انڈیز کے خلاف اس کی سرزمین پر ایک روزہ سیریز نہیں ہارا تھا اور اس نے اس تسلسل کو آج بھی برقرار رکھا۔

پاکستان بالنگ

بالرز	1	2	3	4	5
محمد عرفان	2/17	1/38	2/34	2/60	2/34
اسد علی	0/13	1/35	-	-	0/45
وہاب ریاض	0/8	0/37	1/63	1/42	-
سعید اجمل	0/25	2/45	3/36	1/43	2/57
محمد حفیظ	0/16	0/32	0/16	0/30	0/22
شاہد آفریدی	7/12	2/29	0/23	1/41	0/30
جنید خان	-	-	3/54	1/39	3/48

پاکستان بیٹنگ

کھلاڑی	1	2	3	4	5
ناصر جمشید	6	54	20	22	23
احمد شہزاد	5	19	17	14	64
محمد حفیظ	1	20	14	59	11
مصباح الحق	52	17	75	53	63
اسد شفیق	0	10	-	-	-
عمر اکمل	19	50	40*	29*	37
شاہد آفریدی	76	5	1	7	13*
وہاب ریاض	7	3	19*	DNb	-
سعید اجمل	15	1	DNB	DNB	1*
اسد علی	11	2	-	-	DNb
محمد عرفان	4*	0*	DNb	DNB	DNB
حارث سہیل	-	-	26	DNB	17
جنید خان	-	-	DNb	DNB	DNb
فاضل رنز	28	14	17	5	14

ویسٹ انڈیز بیٹنگ

کھلاڑی	1	2	3	4	5
کرس گیل	1	1	8	30	21
جانسن چارلس	0	31	6	32	43
ڈیرن براوو	5	54	17	9	9
مارلون سیموئلز	25	21	46	106*	45
لینڈل سمنز	10	10	75	46	25
ڈیوین براوو	0	43*	13	6	48
کیرون پولارڈ	3	30	0	-	-
ڈیرن سیمی	21*	3	10	7	29*
کیمار روچ	1	0	DNb	0*	-
سنیل نرائن	14	1*	14	DNb	0*
جیسن ہولڈر	0	DNb	19*	DNb	DNB
ڈیوائن اسمتھ	-	-	-	8	7
مینوبیسٹ					DnB
فاضل رنز	11	38	15	17	15
مجموعی	98	232/8	229/8	261/7	242/7

ویسٹ انڈیز بالنگ

بالرز	1	2	3	4	5
کیمار روچ	2/38	1/14	1/35	1/33	-
جیسن ہولڈر	4/13	0/30	2/40	1/41	1/47
ڈیرن سیمی	0/35	1/46	1/30	0/10	1/35
ڈیوین براوو	2/52	2/9	2/50	1/49	0/41
سنیل نرائن	0/32	4/26	0/55	0/29	0/42
مارلون سیموئلز	0/24	1/32	0/4	0/26	0/25
کیرون پولارڈ	1/25	1/35	0/9	-	-
مینوبیسٹ	-	-	-	-	3/48

پی سی بی گورننگ بورڈ کے اجلاس کے فیصلوں پر عمل درآمد کون کرائیگا؟!

بہت سے لوگوں کو کہتے سنا ہوگا، کبھی کے دن بڑے کبھی کی راتیں۔ کوئی کہتا ہے ہر دن ایک جیسا نہیں ہوتا، کہنے اور سننے میں یہ دونوں ہی باتیں درست ہیں، اگر پاکستان کرکٹ بورڈ کے تناظر میں بات کی جائے تو حالات اتنے اچھے نہیں جتنے نظر آ رہے ہیں۔ یہ تو درست ہے کہ پاکستان کرکٹ کی کشتی اس وقت بھنور میں پھنسی ہوئی ہے، جہاں مسائل ہیں، الزامات ہیں، وسائل کے بڑھتے خدشات ہیں، جو ہر گزرتے دن کیساتھ سر اٹھانے لگے ہیں، کہیں عدالتوں کے معاملات ہیں اور ساتھ کرکٹ کی دنیا میں تنہائی کا ڈر ہے جو شائد بڑھتا جا رہا ہے، ایسے میں وزیر اعظم پاکستان نواز شریف صاحب مسائل میں گھرے کرکٹ بورڈ کو درست سمت میں چلانے کے لئے نجم سیٹھی صاحب کا انتخاب کرتے ہیں، جنھیں مجھ سمیت کئی آپس کی بات کے حوالے سے زیادہ جانتے ہیں، کچھ لوگ ان کی چڑیا کی سرگوشیوں کے بھی بڑے معترف ہیں، لیکن خود سیٹھی صاحب چیئرمین پی سی بی بن کر کیا محسوس کرتے ہیں، اس کا جواب آپ کو جلد مل جائے گا۔ نجم سیٹھی چاہے کتنے ہی اچھے صحافی اور تجزیہ کار ہوں، انھیں پی سی بی کے امور کے لئے درست اور بروقت فیصلوں کے حوالے سے اچھے مشیروں کی اشد ضرورت ہے۔ موجودہ چیئرمین پی سی بی کی سیاسی بصیرت اور سوجھ بوجھ کے تو سب ہی قائل ہیں لیکن کرکٹ کی فیلڈ میں ان کے مشیر قدرے مختلف لوگ ہونے چاہئیں، جنھیں نجم سیٹھی کی چاپلوسی یا خوشامد سے زیادہ پاکستان کرکٹ کا مستقبل عزیز ہو۔ لکھنے اور پڑھنے میں یہ بات کتنی اچھی لگتی ہے، لیکن درحقیقت یہ سب اتنا سہل نہیں اور شائد خود چیئرمین پی سی بی بھی اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں۔ ویسے پی سی بی میں مفاد پرست ٹولا بڑی تعداد میں موجود ہے، جو ہوا کی سمت میں چلنے کا ہنر جانتا ہے، لیکن سیٹھی صاحب کی شخصیت کے آگے ابھی ان کی سوچ کوئی فیصلہ نہیں کر پائی ہے، شائد یہی وجہ ہے کہ ملازمت سے فارغ ہونے کی تلوار بہت سے لوگوں کے سروں پر لٹک رہی ہے۔ شائد بہت سے لوگوں کی یہی خواہش ہے کہ پاکستان کرکٹ میں بیکار اور آرام کرنے والے افسران اور کرکٹرز کی چھٹی ہونی چاہیے، لیکن غالباً چیف آپریٹنگ آفیسر سبحان احمد کچھ اس سے الگ سوچ رکھتے ہیں اور سیٹھی صاحب کے نمبر ون افسر ہونے کے ناطے فی الحال وہ ایسا کچھ بھی کرنے کے حق میں نہیں، سیاستدانوں کے فون اور کرکٹرز جو پی سی بی کا حصہ نہیں، پی سی بی میں شامل ہونے کی خواہش لے کر بار بار نجم سیٹھی سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سیدھا مطلب کہانی پرانی ہے لیکن ہمیشہ کی طرح کردار نیا ہے، اسلام آباد ہائی کورٹ نے موجودہ چیئرمین پی سی بی کو 90 دن دیے ہیں، پاکستان کرکٹ بورڈ کے عدالتی معاملات، آئین اور مسائل کو حل کرنے کے لئے، لیکن سیٹھی صاحب بطور چیئرمین پی سی بی بن کر پاکستان کرکٹ کو وزیر اعظم کی خواہش کے مطابق درست سمت میں لے کر جانے کے خواہش مند ہیں البتہ ان کے لئے دن کم ہیں اور کام بہت زیادہ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اقبال قاسم صاحب نے پہلی ہی ملاقات میں سیٹھی صاحب کو یہ پیغام دیدیا تھا کہ بحیثیت چیف سلیکٹر ان کے لئے مزید رہنا مشکل ہوگا، اس کے باوجود چیئرمین نے انھیں ٹیم کیساتھ ویسٹ انڈیز جانے کی پیش کش بھی کی لیکن کاکا جی کے نام سے معروف سابق چیف سلیکٹر نے دوبارہ آمادگی پر رضامندی ظاہر نہیں کی۔ ویسے جہاں پاکستان کے بہت سے سابق کرکٹرز سیٹھی صاحب کے بطور چیئرمین بننے کے بعد پی سی بی میں ایک نئی اننگز شروع کرنے کے خواہش مند ہیں، وہاں ایک سابق ٹیسٹ فاسٹ بولر قابل ذکر ہیں، جنھیں کرکٹ سے تعلق ختم کرے ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا، لیکن بحیثیت کرکٹر پی سی بی کے رویے سے مایوس رہتے تھے لیکن اب اب اسی پی سی بی میں خدمات کے عوض پرکشش معاوضے کے حصول کے لئے برسر اقتدار پارٹی کے رہنماؤں کو روز فون کر رہے ہیں لیکن جب اس بارے میں سیٹھی صاحب سے استفسار کیا تو پہلے تو وہ اپنے مخصوص انداز میں مسکرائے اور بولے میں نے چیئرمین پی سی بی کا منصب سنبھالنے کا وزیر اعظم نواز شریف کا فیصلہ قبول ہی اس شرط پر کیا تھا کہ میرٹ پر کوئی سودے بازی نہیں ہوگی۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے عبوری سربراہ نجم سیٹھی نے کہا ہے کہ کھلاڑیوں اور عہدیداروں کے لیے نیا ضابطہ اخلاق لایا جائے گا تاکہ بورڈ اور ٹیم میں کوئی بھی غیر قانونی وغیر آئینی حرکت میں ملوث نہ ہو نجم سیٹھی نے کہا کہ وہ ایسا کوئی بھی قدم نہیں اٹھانا چاہتے، جسے بعد ازاں عدالت میں غیر قانونی قرار دے دیا جائے۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز سندھ ہائی کورٹ نے عبوری چیئرمین کے اختیارات کو محدود کرنے کا حکم جاری کیا تھا کہ وہ بورڈ کے سربراہ کی حیثیت سے اہم فیصلے نہیں لے پائیں گے۔ عدالت نے ان کے اختیارات کو پی سی بی کے آئین کے محض چند حصوں تک محدود کیا ہے۔ یہ درخواست قومی کرکٹ کے سابق کپتان راشد لطیف نے دائر کی تھی، جس کے بعد عدالت نے فیصلہ دیا کہ وہ اگلی سماعت تک پاکستان کرکٹ بورڈ کے آئین کے آرٹیکل چھ ' (1) الف 'تا' ہ' کے مطابق ہی اقدامات اٹھائیں۔ یہ شقیں چیئرمین کو صرف بورڈ کے اجلاس طلب کرنے، ان کی صدارت کرنے اور ملتوی کرنے ہی کا اختیار دیتی ہیں۔ ذکا اشرف کی معطلی کے بعد نجم سیٹھی کی تقرری کو ہی متنازع نظروں سے دیکھا جا رہا ہے۔ ان کا معاملہ "سر منڈاتے ہی اولے پڑے" والا ہوا ہے کیونکہ اسلام آباد ہائی کورٹ نے بھی ایک سماعت کے بعد انہیں اس شرط پر بورڈ کے چیئرمین کی حیثیت سے کام جاری رکھنے کا کہا ہے کہ وہ گزشتہ چیئرمین کی معطلی کے 90 دن کے اندر انتخابات کروائیں۔ لیکن نجم سیٹھی بھی گھاگ صحافی ہیں، انہوں نے ان سب کا جواب اس بات سے دیا "اگر اصرار کیا گیا تو میں چیئرمین کے انتخاب کے لیے خود بھی کھڑا ہو سکتا ہوں اور بورڈ کا مستقل سربراہ بن سکتا ہوں۔ " پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئرمین نجم سیٹھی نے کہا ہے کہ مصباح الحق کو نتائج دینے ہوں گے۔ گزشتہ چند سیریز والی کارکردگی ناکافی ہے اگر ٹیم ہارے بھی تو لڑ کر۔ کوچ ڈیو واٹ مور کے چھ ماہ باقی رہ گئے ہیں، وقت آنے پر فیصلہ کریں گے، کپتان اور کوچ کی کارکردگی مانیٹر ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سلیکشن کمیٹی مکمل طور پر نئی ہوگی۔ پی سی بی میں نئی انتظامی ٹیم لانے کے بارے میں کہنا مشکل ہے کیوں کہ عدالت نے مجھے 90 دن دیے ہیں۔ اگر انتخابات کے بعد میری تقرری طویل المعیاد بنیادوں پر ہوتی ہے تو نئی ٹیم لانے کے بارے میں سوچ سکتا ہوں۔ نجم سیٹھی نے کہا کہ کرکٹ بورڈ کے سربراہ کی حیثیت سے کوئی بات میڈیا سے نہیں چھپاؤں گا کیوں کہ ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے دس اور جھوٹ بولنا پڑتے ہیں۔ غلطی ہوئی تو فوراً تسلیم کرلوں گا۔ ورلڈ کپ کے لئے تیاری کرنا ہوگی، ڈومیسٹک کرکٹ میں بہتری لائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے ساتھ کرکٹ روابط حکومت کی مدد سے بحال کریں گے۔ آئی سی سی کا ہیڈ کوارٹر دبئی میں ہے بھارت چاہتا ہے کہ یہ ہانگ کانگ یا انگلینڈ منتقل ہو جائے۔ بھارت ایک طرف پاکستانی کھلاڑیوں کو آئی پی ایل کھیلنے کی اجازت دیتا ہے دوسری جانب کہتا ہے کہ بھارتی کمپنیوں کی وجہ سے پاکستان کے کرکٹرز کو کھیلنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ دونوں ملکوں کے درمیان ممبئی حملوں کے بعد پیدا ہونے والی بدگمانیاں دور کرنے کی ضرورت ہے یہ درست ہے کہ پاکستان کرکٹ کی ساری رونقیں ہماری قومی ٹیم سے وابستہ ہیں، جیت جائے تو جشن اور ہار جائے تو بھونچال آ جاتا ہے، لیکن درحقیقت پاکستان کرکٹ انتہائی نازک دور سے گذر رہی ہے، بقول چیئرمین پی سی بی نجم سیٹھی کرکٹرز اسپاٹ فکسنگ کا داغ دے چکے ہیں، امپائرز کے دامن بھی صاف نہیں، ڈومیسٹک کرکٹ کے مسائل بھی حل طلب ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ پاکستان کرکٹ کو آج کے مشکل دور میں بیرونی خطرات سے زیادہ اندرونی طور پر کھوکھلا کرنے والوں کا راج تھا اور ہے، محتاط اندازے کے مطابق پاکستان کرکٹ بورڈ کا خزانہ بے دردی سے خالی ہو رہا ہے، یہ ایک انتہائی خطرناک صورت حال ہے۔ نجم سیٹھی صاحب آئے ہیں مسائل کا انبار ان کا منتظر ہے، وہ کہاں دیکھیں کیا کریں؟ اور کیا سوچیں، یہ سب باتیں اپنی جگہ، لیکن اس سے زیادہ توجہ طلب بات پاکستان کرکٹ بورڈ کیساتھ منسلک قانونی مشیر تفضل حیدر رضوی کا ہونا ایک بہت بڑا سوال اٹھا رہا ہے؟ اس حیثیت سے وہ سالانہ پی سی بی سے کروڑوں روپے تو حاصل کر رہے ہیں، لیکن قانونی معاملات میں پی سی بی کی پیچیدگیاں بڑھتی جا رہی ہیں، نجم سیٹھی نے بھی لیگل ٹیم کی کارکردگی پر سوال اٹھایا ہے۔ ایک جانب پاکستان میں انٹرنیشنل کرکٹ ہو نہیں رہی، دوسری طرف ٹی وی رائٹس کی مد میں بھی پاکستان کرکٹ بورڈ کو خاطر خواہ مالی فوائد حاصل نہیں ہو سکے، اگلے پانچ

برسوں کے لئے پی سی بی کے ٹی وی رائٹس کا معاملہ ابھی طے ہونا ہے، لیکن ایک محتاط اندازے کے مطابق گذشتہ پانچ سالوں کے دوران پی سی بی کو ٹی وی رائٹس کے معاملے میں صرف 2.9 ملین ڈالر ہی مل سکے جبکہ وہ 9.1 ملین ڈالرز سے محروم رہا۔ حال ہی میں پی سی بی نے پچھلے پانچ سال میں بھارت کے ساتھ سیریز نہ ہونے کے سبب پندرہ کروڑ روپے کی رقم واپس کی، اور یہ بھی اطلاعات ہیں کہ آئی سی سی کے سابق چیف ایگزیکٹو ہارون لورگارٹ کو پاکستان پریمئر لیگ جو ہو نہیں سکی، اس کے سلسلے میں خدمات انجام دینے کے عوض 25 لاکھ روپے کی رقم ادا کی گئی، اطلاعات کے مطابق پاکستان کرکٹ بورڈ کے خالی ہوتے خزانے پر کرکٹ سے ہٹ کر باقی مالی معاملات کا بوجھ بڑھتا جارہا ہے، ہر سال تنخواہوں کی مد میں 25 کروڑ روپے نکالے جارہے ہیں ، ایڈمنسٹریشن کے معاملے میں 15 کروڑ ڈومیسٹک کرکٹ کے اخراجات 40 کروڑ کے لگ بھگ اور قومی ٹیم کے غیر ملکی دورے کچھ 60 کروڑ کے لگ بھگ خرچ کروارہے ہیں۔ بہت سے لوگ سوال کرتے ہیں، چیئرمین بدل جاتے ہیں پی سی بی میں سالوں سے موجود چہرے تبدیل نہیں ہورہے، واقعی بات تو دل کو لگنے والی ہے، چیف آپریٹنگ آفیسر سبحان احمد) تقریباً چھ لاکھ روپے (ڈائریکٹر جنرل جاوید میانداد) تقریباً ساڑھے سات لاکھ روپے (ڈائریکٹر یوتھ ڈیولپمنٹ ہارون رشید) تقریباً ساڑھے تین لاکھ روپے (ڈائریکٹر ڈومیسٹک ذاکر خان) تقریباً پانچ لاکھ روپے (چیف فنانشل آفیسر بدر منظور خان) تقریباً چار لاکھ روپے (اور ڈائریکٹر انٹرنیشنل انتخاب عالم) تقریباً چھ لاکھ روپے(ہر ماہ بہ طور تنخواہ وصول کررہے ہیں لیکن ان کی موجودگی میں پاکستان کرکٹ کو کیا فائدہ پہنچ رہا ہے؟ سیدھی بات ہے پاکستان کرکٹ کے اخراجات کرکٹ کے مقابلے میں نان ڈیولپمنٹ معاملات میں زیادہ ہیں، اگر سیٹھی صاحب نے انھیں کم کردیا تو پی سی بی کی سمت درست ہوسکتی ہے، لیکن یہ اتنا آسان نہیں۔ اگر چیئرمین نے پی سی بی میں میرٹ کا نعرہ لگا کر غیر ضروری ملازمین کی چھٹی کرنے کی کوشش کی تو باہر جانے والے لوگ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے، گویا پی سی بی کو قانونی ماہرین کی ایک بار پھر ضرورت پیش آئے گی اور تفضل حیدر رضوی اینڈ کمپنی کا ضرور فائدہ ہوگا، چاہے کسی کا ہو یا نہ ہو۔ پاکستان کرکٹ بورڈ نے پہلی بار امپائروں کے لیے ضابطہ اخلاق جاری کیا ہے جس کے تحت امپائروں اور میچ ریفریز کو سوشل میڈیا استعمال کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ یہ ضابطہ اخلاق ٹیسٹ امپائروں اسد رؤف اور ندیم غوری کے حالیہ اسکینڈلز کے منظر عام پر آنے کے بعد تیار کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق آئی سی سی امپائروں اور میچ ریفری کے لیے ضابطہ اخلاق تیار کررکھا ہے۔ اس میں مقامی معاملات کو سامنے رکھ کر معمولی ردوبدل کیا گیا ہے پی سی بی گورننگ بورڈ نے اس ضابطہ اخلاق کی منظوری دیدی۔ کھلاڑیوں کی طرح امپائر بھی پیشگی اجازت کے بغیر کسی ایونٹ میں امپائرنگ کے لیے معاہدہ نہیں کرسکیں گے۔ وکٹ، موسم اور کھلاڑیوں کے بارے میں معلومات کسی سے شیئر نہیں کریں گے۔ میڈیا میں بیانات نہیں دے سکیں گے۔ پی سی بی نے رائٹ مین فار دی رائٹ جاب والی پالیسی اپنانے کا فیصلہ کیا ہے، پاکستان کرکٹ بورڈ میں غیر ضروری، فالتو اور نا اہل ملازمین کو فارغ کر کے اخراجات میں کمی لائی جائے گی، شاہانہ اخراجات میں بھی کٹوتی کی جارہی ہے، تاکہ بڑے ادارے کو دیوالیہ ہونے سے بچایا جائے، لاہور میں گورننگ بورڈ کے اجلاس میں قائم مقام چیئرمین نجم سیٹھی کو پی سی بی کے ملازمین کے بارے میں تفصیلات سے آگاہی کیا گیا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس وقت پاکستان کرکٹ بورڈ کے پاس آٹھ سو سے زائد ملازمین ہیں۔ مختلف ریجن میں کام کرنے والے ملازمین کی تنخواہیں بھی کرکٹ بورڈ ادا کرتا ہے۔ ذرائع کے مطابق نجم سیٹھی نے گورننگ بورڈ کو بتایا کہ کسی بڑی اور مستند ہیومن ریسورس کمپنی سے تمام ملازمین کی قابلیت اور کارکردگی کا سروے کرا کر ایک رپورٹ تیار کرائی جائے گی۔ رپورٹ میں دی جانے والی سفارشات کی روشنی میں رائٹ سائزنگ کے نام پر ایسے ملازمین کی چھانٹی کی جائے گی جن کی تقرری سیاسی اثر ورسوخ اور سفارش کی بنیاد پر ہوئی ہے اور ان کی قابلیت اس عہدے کے مطابق نہیں ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ گزشتہ ساڑھے چار سال کے دوران پاکستان کرکٹ میں اس وقت کی حکمران جماعت سے قریبی مراسم رکھنے والے درجنوں افراد کی سفارشوں پر تقرریاں ہوئی ہیں۔ ان تقرریوں کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ جس شخص کی جتنی بڑی سفارش ہے اسے اتنی بڑی تنخواہ پر رکھا گیا۔ قابلیت کو اہمیت نہیں دی گئی۔ ذرائع کے مطابق حیدرآباد سے ایک شخص کو ڈیپوٹیشن پر پی سی بی میں سوئی گیس سے بھیجا گیا۔ اس کی تقرری سینئر منیجر ڈومیسٹک کی حیثیت سے ہوئی۔ نجم سیٹھی کی تقرری کے بعد اس افسر کی خدمات واپس کردی گئیں۔ لیکن اس کو پی سی بی میں واپس لینے کے لیے بورڈ کے پاس اتنی زیادہ سفارش رہی ہیں کہ پی سی بی کے اعلی افسران بھی پریشان ہوگئے ہیں۔ ذرائع کے مطابق پی سی بی کی قائم مقام چیئرمین نے پاکستان کرکٹ بورڈ کے افسران کے شاہانہ اخراجات میں بھی فوری کمی کرنے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ ایک رائے یہ سامنے آرہی ہے اگر لگژری کاروں، بزنس کلاس میں افسران کے سفر، پیٹرول، غیر ملکی دوروں اور دیگر مراعات میں کمی نہ کی گئی تو خدشہ ہے کہ پانی کی طرح پیسہ بہانے سے پاکستان کرکٹ بورڈ اگلے 2 سے 3 سال میں دیوالیہ ہوسکتا ہے۔ موجودہ حالات میں آمدنی کے ذرائع کم ہیں اور اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ نجم سیٹھی نے واضح ہدایات دی ہیں کہ پی سی بی کا پیسہ کرکٹ اور کرکٹرز کے لیے ہے۔ اس لیے یہ پیسہ گراونڈز کی ترقی اور کھیل کی بہتری پر خرچ کیا جائے۔ آمدنی کے ذرائع بڑھانے کے لیے پی سی بی میں قابل ڈائریکٹر مارکیٹنگ لگانے کی بھی تجویز زیر غور ہے۔ اس وقت جنرل منیجر کے عہدے پر ایک افسر کام کررہا ہے۔ ڈائریکٹر مارکیٹنگ کو ہدف دیا جائے گا کہ وہ کس طرح آمدنی میں اضافہ کرسکتا ہے۔ ذرائع کے مطابق پہلے مرحلے میں ایسے ملازمین کو فارغ کردیا جائے گا جن کے کنٹریکٹ ختم ہورہے ہیں۔ 31 جولائی کو جن ملازمین کے کنٹریکٹ ختم ہوجائیں گے۔ ان کے معاہدوں کی تجدید نہیں ہوگی۔ زائد عمر کے ملازمین کو بھی گھر بھیج دیا جائے گا۔ گزشتہ ادوار میں پی سی بی کے بعض شعبوں میں گھوسٹ ملازمین کی تقرریوں کا بھی انکشاف ہوا ہے۔ ان کو بھی فارغ کیا جائے گا۔ تنخواہوں میں توازن پیدا کیا جائے گا اور عہدے کی مناسبت سے یکساں پے اسٹرکچر متعارف کرایا جائے گا۔ افسران کے غیر ملکی دوروں میں بھی کمی لائی جائے گی اور صرف ایسے افسران بیرون ملک جائیں گے جن کی ضرورت ہوگی۔ ماضی میں چیئرمین کے ہمراہ پروٹوکول افسران جاتے تھے۔ اب ان افسران کو ہیڈ کوارٹر میں کام کرنے کی ہدایت کی گئی۔ ہر ملازم کی کارکردگی رپورٹ کو دیکھ کر اس کے مستقبل کا فیصلہ ہوگا۔ سیاسی دباؤ قبول نہ کرنے کی پالیسی اپنائی جائے گی۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے افسران شاہانہ طرز زندگی گزارنے کے عادی ہیں۔ نئی گاڑیوں، فائیو اسٹار ہوٹلوں اور جہازوں کے بزنس کلاس میں سفر کرنا معمول کی بات ہے۔ لیکن پی سی بی کے قائم مقام چیئرمین نجم سیٹھی کے فیصلے نے ان افسران کو اس وقت حیران کردیا جب انہوں نے بدھ کو کہا کہ وہ بزنس کلاس کے بجائے اکانومی کلاس میں سفر کریں گے۔ چیئرمین سمیت کسی بورڈ افسر کی اہلیہ، پی سی بی کے خرچ پر ملک یا بیرون ملک سفر نہیں کرے گی۔ ماضی میں پی سی بی کے چیئرمین مغل بادشاہوں کی طرح زندگی گزارتے تھے۔ نجم سیٹھی نے کہا کہ پی سی بی چیئرمین کا عہدہ اعزازی ہے۔ اس لئے میں نے بزنس کلاس کا ٹکٹ واپس کردیا۔ اگر میری اہلیہ میرے ساتھ سفر کریں گی تو ان کا ٹکٹ میں خود خریدوں گا۔

پی سی بی گورننگ بورڈ نے آئی سی سی انٹرنیشنل پینل کے لیے پاکستان سے امپائروں احسن رضا اور شوذب رضا کو فیلڈ اور ضمیر حیدر کو ٹی وی امپائرنگ کے لیے نامزد کیا ہے۔ اسلام آباد ہائی کورٹ نے نجم سیٹھی کو 90 دن دیے ہیں، پاکستان کرکٹ کے بگڑے معاملات کو درست سمت کی راہ دکھانے کے لئے، سیٹھی صاحب کی سیاسی بصیرت اپنی جگہ لیکن قومی ٹیم دورہ ویسٹ انڈیز میں کیا گل کھلاتی ہے، اس بات سے ہٹ کر پاکستان کرکٹ کے اہم معاملات ان کے لئے اصل چیلنج ہیں، کیا وہ ان سے عہدہ برآ ہوسکیں گے؟

ملک کو بدنام کرنے پر سلمان معافی کے طلبگار، آصف کا غور، عامر کی واپسی کی کوششیں!

بہت دیر کی مہربان آتے آتے۔ 3 سال تک قوم کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے بعد آخرکار سلمان بٹ نے اسپاٹ فکسنگ کا اعتراف کر لیا، سابق کپتان نے ملک کو بدنام کرنے پر عوام سے معافی مانگی ہے انھوں نے نوجوان کھلاڑیوں کو کرپشن سے دور رہنے کی ہدایت بھی کر دی، سابق اوپنر نے پی سی بی کے عبوری چیئرمین نجم سیٹھی سے ڈومیسٹک کرکٹ کھیلنے پر عائد پابندی اٹھانے میں تعاون کے لیے درخواست کی ہے، وہ بورڈ اور آئی سی سی کی طرف سے بحالی پروگرام میں شرکت پر بھی رضامند ہیں 2010 کے لارڈز ٹیسٹ میں دنیائے کرکٹ کو ہلا دینے والے اسپاٹ فکسنگ اسکینڈل سے آلودہ کھلاڑی پہلے تو اپنے جرم سے انکاری ہو کر عدالتوں اور مختلف پلیٹ فارمز پر اپنی بے گناہی کا ڈھنڈورا پیٹتے رہے، اب وہ باری باری اپنے چہروں سے خود ہی نقاب ہٹا کر ملک کی بدنامی میں مزید اضافے کا سبب بن رہے ہیں، محمد عامر تو پہلے ہی اعتراف جرم کر چکے، اب تک مظلومیت کا رونا رونے والے سلمان بٹ بھی گذشتہ روز ضمیر کی عدالت میں جرم قبول کرنے منظر عام پر آ گئے۔ لاہور میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ آئی سی سی ٹریبونل نے میرے، محمد عامر اور محمد آصف کیخلاف جو بھی فیصلہ کیا وہ درست تھا، میں کھیل کی ساکھ تباہ کرنے پر ملک و قوم اور کرکٹ کے پرستاروں سے معافی مانگتا ہوں، بڑوں کے سمجھانے اور آئی سی سی کے مشورے پر جرم قبول کر رہا ہوں، جو نوجوان کھیل رہے یا کھیلنے کا ارادہ رکھتے ہیں میرا ان کو مشورہ ہے کہ خود کو ایسی منفی سرگرمیوں سے دور رکھیں جو کرکٹ کی ساکھ کو تباہ کر دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بحالی کے کسی بھی پروگرام میں شمولیت کے لیے تیار ہوں، میری 5 سالہ پابندی کے مزید 2 سال باقی رہ گئے ہیں، بورڈ کے عبوری چیئرمین نجم سیٹھی سابق پیسر محمد عامر کو رعایت دلانے کے خواہاں ہیں، ان سے درخواست ہے کہ وہ مجھے بھی ڈومیسٹک کرکٹ کھیلنے کی اجازت دلا دیں تا کہ پابندی ختم ہونے تک فارم اور فٹنس بحال رکھ سکوں۔ پاکستان کے سابق کپتان سلمان بٹ نے پہلی بار اسپاٹ فکسنگ میں ملوث ہونے کا اعتراف کرلیا ہے، کیونکہ اب ان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں بچا۔ یعنی بین الاقوامی کرکٹ کونسل کی تحقیقات کے دوران اور بعد ازاں انگلستان میں بدعنوانی و دھوکہ دہی کے مقدمے میں انہوں نے جو موقف اختیار کیا وہ سب جھوٹ تھا اور اب بین الاقوامی ثالثی عدالت کی جانب سے بھی منہ کی کھانے کے بعد انہیں معافی مانگنا یاد آ گیا ہے سلمان بٹ نے کہا کہ میں آئی سی سی کے ٹریبونل کے فیصلے کو تسلیم کرتا ہوں، اور اب بھی یہ کہتا ہے کہ میرے اقدامات سے جن افراد کے اعتماد کو ٹھیس پہنچی میں ان سے معافی کا خواستگار ہوں۔ اس اعتراف جرم کے بعد اب سلمان بٹ کو آئی سی سی کے اینٹی کرپشن اینڈ سیکورٹی یونٹ کے ساتھ بھرپور تعاون کرنا ہوگا اور ساتھ ساتھ پاکستان کرکٹ بورڈ کے انسداد بدعنوانی کے کورس میں بھی حصہ لینا ہوگا۔

لیکن سلمان بٹ نے ایک ہی دن اپنے تمام مطالبات بھی پیش کر دیے، یعنی ان کا یہ اعتراف جرم بھی 'بے سود' نہ ہو۔ انہوں نے پی سی بی سے فرمائش کی ہے کہ آئی سی سی سے مطالبہ کر کے انہیں ڈومیسٹک کرکٹ کھیلنے کی اجازت دلائے تا کہ جب دو سال بعد ان پر پابندی مکمل ہو تو وہ پاکستان کی نمائندگی کو تیار ہوں۔ اس سے اندازہ لگایئے موصوف کی ڈھٹائی کا۔ 2010 میں دورہ انگلستان میں کھیلے گئے لارڈز ٹیسٹ کے دوران اسپاٹ فکسنگ کرنے کے الزام میں دس سال کی پابندی بھگتنے والے سلمان بٹ نے دھوکہ دہی اور بدعنوانی کے الزام میں انگلستان میں سوا سال تک قید کی سزا بھی بھگتی لیکن اس کے بعد بھی "بے مزا نہ ہوئے" اور رہائی پاتے ہی بین الاقوامی کرکٹ کونسل کی پابندی کو کھیلوں کی عالمی ثالثی عدالت میں چیلنج کر دیا۔ نتیجہ وہاں سے بھی صفر نکلا اور "لوٹ کے بدھو گھر کو آئے" تو ان کے پاس اب سوائے معافی مانگنے کے کوئی اور چارہ نہیں تھا۔ کیونکہ ایسا نہ کرنے کی صورت میں آئی سی سی ان پر مکمل دس سال پابندی عائد رکھے گا اور معافی مانگنے کی صورت میں پانچ سال کی بنیادی پابندی ختم ہونے کے بعد ان کی واپسی کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔ سلمان بٹ اور محمد آصف اسپاٹ فکسنگ کیس میں سزا پانے والے محمد آصف بھی اعتراف جرم پر غور کرنے لگے، پیسر پاکستان کرکٹ بورڈ کے عبوری چیئرمین نجم سیٹھی سے ملاقات کے بعد کوئی حتمی فیصلہ کریں گے۔ 2010 کے نیوز آف دی ورلڈ کے اسٹنگ آپریشن کے ذریعے سامنے آنے والے اسپاٹ فکسنگ سکینڈل میں ملوث کپتان سلمان بٹ، محمد آصف اور محمد عامر لندن کی عدالت سے ملنے والی قید کی سزائیں کاٹ چکے، تاہم آئی سی سی کی طرف سے عائد کی جانے والی پابندی کی وجہ سے ہر قسم کی کرکٹ سے دور رہنے پر مجبور ہیں، محمد عامر نے کیس کی سماعت کے دوران ہی اسپاٹ فکسنگ کا اعتراف کر لیا تھا، مسلسل بے گناہی پر اصرار کرنے والے سلمان بٹ بھی جمعہ کو اپنا جرم قبول کرتے ہوئے ملک و قوم اور پرستاروں سے معافی مانگ کر ڈومیسٹک کرکٹ کھیلنے کی اجازت دیے جانے کی التجا کر رہے ہیں، اب اسکینڈل کے تیسرے کردار محمد آصف بھی اپنی غلطی کا اعتراف کرنے پر غور کرنے لگے ہیں۔ پیسر کے قریبی ذرائع کا کہنا ہے کہ آصف اس ضمن میں کوئی حتمی فیصلہ کرنے سے قبل پی سی بی کے عبوری چیئرمین اور دیگر عہدیداروں سے ملاقات اور مشاورت کرنا چاہتے ہیں، ذرائع کے مطابق پیسر کی شدید خواہش ہے کہ ان پر کم از کم ڈومیسٹک کرکٹ کے دروازے کھل جائیں، اس ضمن میں آئی سی سی اور بورڈ کی پالیسی میں کسی لچک کے امکانات نے انھیں اعتراف اور بحالی پرگرام میں شمولیت کا راستہ دکھایا ہے۔ یاد رہے کہ کرکٹ کی عالمی باڈی فکسنگ کے ہر کردار سے جرم قبول کرنے اور تحقیقات میں تعاون کا مطالبہ کرتی ہے تا کہ کھیل کو کرپشن سے پاک کرنے کیلئے ٹھوس اقدامات اٹھانے میں آسانی پیدا ہو سکے۔ پکستان میں نجی ٹیلی وژن چینل گو کہ میدان عمل میں ایک دہائی سے زیادہ کا وقت گزار چکے ہیں، جو اداروں کیلئے کافی بڑی عمر ہے لیکن ایسا لگتا ہے وہ ذہنی بلوغت کے اعتبار سے اب بھی نیم پختہ ہیں۔ ذرا محمد عامر والے معاملے کو لیجیے، بین الاقوامی کرکٹ کونسل کی جانب سے بارہا سزا میں تخفیف نہ کرنے کے اعلان کے باوجود آئے روز ایسا کوئی شوشہ ان ٹی وی چینلوں سے چھوڑ دیا جاتا ہے کہ گویا پاکستان کرکٹ کا 'نجات دہندہ' میدان میں کل ہی قدم رکھ دے گا۔ بین الاقوامی کرکٹ کونسل نے حال ہی میں ایک پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے، جس کے کرنے کا کام تو کچھ اور ہے لیکن ہمارے ذرائع ابلاغ نے اس کمیٹی پر یہ الزام تھوپ دیا کہ وہ انسداد بدعنوانی قوانین میں تبدیلی کرے گی، اور کم از کم سزا کے قانون میں تو ضرور تبدیلی لائے گی اور یوں محمد عامر پاکستان کی نمائندگی کو موجود ہوں گے۔ احقیقت یہ ہے کہ انسداد بدعنوانی یعنی اینٹی کرپشن کے قوانین میں چنداں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہونے جا رہی بلکہ پاکستان کرکٹ بورڈ کی جانب سے ایک 'بے ضرر' سا مطالبہ کیا گیا ہے کہ محمد عامر کو پابندی کے خاتمے سے سات، آٹھ ماہ قبل تربیت شروع کرنے کی اجازت دی جائے تا کہ جب ستمبر 2015 میں ان پر عائد پابندی مکمل ہو تو وہ بین الاقوامی کرکٹ میں اترنے کو تیار ہوں۔ محمد عامر اس وقت کسی بھی سطح کی کرکٹ نہیں کھیل سکتے یہاں تک کہ پاکستان کرکٹ بورڈ کی اکیڈمی میں بھی داخل نہیں ہو سکتے اور پی سی بی کا مطالبہ محض اتنا ہے کہ اسے فروری یا مارچ 2015 میں پی سی بی اکیڈمی میں پیشہ ور ماہرین کی زیر نگرانی تربیت کے آغاز کی اجازت دی جائے تا کہ وقت آنے پر وہ مکمل فٹ ہو اور ایسا نہ ہو کہ پابندی کے خاتمے کے بعد اسے میدان عمل میں لانے میں مزید 8 سے 10 مہینے لگ جائیں۔ اب پانچ رکنی کمیٹی صرف اس امر پر غور کرے گی کہ

سزا میں یہ نرمی کی جاسکتی ہے یا نہیں۔ محمد عامر اگست 2010 میں اس وقت اسپاٹ فکسنگ تنازع کی زد میں آ گئے تھے جب برطانیہ کے مصالحہ اخبار 'نیوز آف دی ورلڈ' نے بھانڈا پھوڑا کہ نوجوان تیز بالر اور اس وقت کے کپتان سلمان بٹ اور دوسرے بالر محمد آصف نے جان بوجھ کر نو بالز پھینک کر سٹے باز مظہر مجید سے پیسے بٹورے ہیں۔ بعدازاں آئی سی سی نے تینوں کھلاڑیوں پر طویل پابندیاں عائد کیں جبکہ برطانیہ میں دھوکہ دہی اور بدعنوانی کا الگ مقدمہ تینوں کے لیے قید کی سزاں کا بھی باعث بنا۔ ستمبر 2015 میں بھی محمد عامر کی عمر محض 23 سال ہوگی۔ لیکن ان کی واپسی پر ایک اخلاقی سوال بھی اٹھ رہا ہے کہ کیا محمد عامر کو پاکستان کی دوبارہ نمائندگی کا موقع دیا جانا چاہیے؟ یا انہیں نوجوان کھلاڑیوں کے لیے نشان عبرت بنانا چاہیے کہ فکسنگ جیسی قبیح حرکت میں ملوث کھلاڑی کو کسی صورت معاف نہیں کیا جائے گا چاہے وہ عامر جیسا باصلاحیت کھلاڑی ہی کیوں نہ ہو۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے قائم مقام چیئرمین نجم سیٹھی کی کوششوں سے آئی سی سی نے انگلش بورڈ کے چیئرمین جائلز کلارک کی سربراہی میں پانچ رکنی سب کمیٹی تشکیل دی ہے جو فاسٹ بولر محمد عامر کے معاملے کا جائزہ لے کر اپنی رپورٹ ستمبر میں چیف ایگزیکٹیو اجلاس میں پیش کرے گی۔ تاہم اس بات کے امکانات کم ہیں کہ انہیں 2015 سے قبل انٹرنیشنل کرکٹ کھیلنے کی اجازت ملے۔ حتمی رپورٹ اکتوبر میں بورڈ میٹنگ میں پیش ہوگی جس کی روشنی میں عامر پاکستان میں کرکٹ کی سہولتوں سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ تاہم پاکستان کرکٹ بورڈ نے آئی سی سی سے یہ درخواست بھی کی ہے کہ عامر کو پاکستان میں کلب کرکٹ کھیلنے اور قومی اکیڈمی، سوئمنگ پول وغیرہ کی سہولتیں استعمال کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ جب عامر پر پانچ سال کی پابندی ختم ہو وہ مکمل فٹ ہوں۔ جائلز کلارک نے کہا کہ میں چوں کہ پاکستان ٹاسک ٹیم سربراہ تھا اس لئے مجھے اس کمیٹی کا نگراں مقرر کیا گیا ہے۔ محمد عامر، سلمان بٹ اور محمد آصف نے اپنی غلطی تسلیم کرکے اور معافی مانگ کر اچھا کیا کام کیا ہے۔ محمد عامر آئی سی سی سے بھرپور تعاون کررہے ہیں اور ری ہیبلی ٹیشن پروگرام میں شریک ہیں، کمیٹی ان کے کیس کا جائزہ لے گی۔

تاہم سلمان بٹ کا اعتراف ناکافی ہے، انہیں آئی سی سی اینٹی کرپشن یونٹ کے سامنے پیش ہوکر اسپاٹ فکسنگ میں معاونت کرنے والے چہروں کو بے نقاب کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ نجم سیٹھی نے آئی سی سی اجلاس میں یہ نکتہ اٹھایا کہ محمد عامر اینٹی کرپشن یونٹ سے تعاون کررہا ہے۔ وہ شائقین کرکٹ سے اپنے رویے پر معافی مانگ چکا ہے اس لئے ان کے کیس پر نظرثانی کی جائے۔ واضح رہے کہ محمد عامر کو پانچ سال کی سزا سناتے ہوئے جج مائیکل بیلوف نے کہا تھا کہ آئی سی سی کے کوڈ میں یہ سب سے کم سزا تھی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ آئی سی سی کے اینٹی کرپشن کوڈ کی سزاؤں میں ردوبدل بھی ہوسکتا ہے۔ اسپاٹ فکسنگ کیس میں سزایافتہ فاسٹ بولر محمد عامر کا کہنا ہے کہ کوئی بھی مسٹر پرفیکٹ نہیں ہے، غلطی سب سے ہوسکتی ہے۔ بری صحبت سے بچ کر ہی اسپاٹ فکسنگ جیسی لعنت سے چھٹکارہ پایا جاسکتا ہے۔ 21 سالہ محمد عامر نے کہا کہ سلمان بٹ جو کہہ رہا ہے میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں نے دوسال قبل اپنے جرم کا اعتراف کرلیا تھا اور سارے حقائق بتادیے تھے۔ میں نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی سے بہت کچھ سیکا ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کسی نوجوان کے ساتھ کیریئر کے عروج پر یہ کچھ نہیں ہونا چاہیے تھا جو میرے ساتھ ہوا۔ میں اپنے کیے پر شرمندہ ہوں۔ نوجوان اچھی صحبت اختیار کریں ساکھ کا بہتر ہونا بے حد ضروری ہے۔ اب میرا اٹھنا بیٹھنا اچھے لوگوں میں ہے۔ میں اب بچہ نہیں رہا۔ نہ کسی کے خلاف بیان دینا چاہتا ہوں اپنا امیج بہتر بنارہا ہوں۔ میں ٹریننگ کررہا ہوں۔ ذہنی طور پر پاکستان کھیلنے کے لئے تیار ہوں۔ ردھم میں آنے کے لئے محنت کررہا ہوں اور ٹیم میں واپسی کے لئے پرامید ہوں۔ دوسری جانب سوئنگ بولنگ کے موجد سرفراز نواز نے سلمان بٹ پر تاحیات پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا ہے، سابق پیسر نے کہا کہ سابق کپتان نے پہلے تو اسپاٹ فکسنگ کرکے ملک کو بدنام کیا پھر بڑی ڈھٹائی کے ساتھ 3 سال تک جھوٹ بھی بولتے رہے، اب وہ کس منہ سے معافی مانگ رہے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ سلمان بٹ نے ناجائز ذرائع سے جتنی بھی دولت کمائی، پہلے اس کی ریکوری کرنی چاہیے بعد میں معافی دینے یا نہ دینے کا سوچا جائے۔ انھوں نے کہا کہ سلمان بٹ سمیت دیگر ملوث کرکٹرز کی سزائیں برقرار رہنی چاہئیں تاکہ دیگر کھلاڑیوں کو عبرت مل سکے۔ سرفراز نواز نے واضح کیا کہ اگر آئی سی سی کی میٹنگ میں قائم مقام چیئرمین پی سی بی نجم سیٹھی نے محمد عامر کی سزا میں کمی کیلئے درخواست کی تو میں ان کیخلاف مقدمہ کروں گا، کھیل کی عالمی باڈی نے پیسر کو رعایت دی تو اسے بھی عدالت کے کٹہرے میں لے آں گا، سٹے باز کرکٹرز کو معاف کرنے سے کھیل کی مزید تباہی ہوگی۔ ویسے یہ وہی سلمان بٹ ہیں جنہوں نے نہ صرف آئی سی سی کے تحقیقاتی ٹریبونل کے سامنے حقیقت تسلیم کرنے سے انکار کیا، بلکہ بعدازاں برطانیہ کی عدالت میں الزام ساتھی کھلاڑیوں پر ڈال کر خود کو بچانے کی کوشش کی۔ یہاں تک کہ برطانیہ میں سزائے قید بھگتنے کے بعد جب وطن لوٹے تب بھی یہی کہا کہ یہ میرے خلاف مظہر مجید اور محمد عامر کی سازش تھی۔ انہیں منہ کی تب کھانی پڑی جب رواں سال اپریل میں کھیلوں کی عالمی ثالثی عدالت نے بھی ان کو دھتکار دیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ان کی یہ اچھل کود کب اختتام کو پہنچتی ہے اور پی سی بی ان کے ارمانوں کو فی الفور ٹھنڈا کرتا ہے یا نہیں۔ فاسٹ بولر محمد عامر کو رعایت کے معاملے پر سابق کرکٹرز منقسم ہوگئے۔ ظہیر عباس کا کہنا ہے کہ پی سی بی کیس میں ملوث تمام پلیئرز کا مقدمہ لڑے، انھیں سزا بھگتنے پر اب روزی روٹی کمانے کی اجازت دے دینی چاہیے، دوسری جانب راشد لطیف

ملک وقوم اور کھیل کو بدنام کرنے میں ملوث لوگوں کو نشان عبرت بنانے کے حق میں ہیں، ان کا کہنا ہے کہ فکسرز کے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتنی چاہیے سابق ٹیسٹ کپتان ظہیر عباس نے کہا ہے کہ پی سی بی نے اسپاٹ فکسنگ میں ملوث صرف عامر کا معاملہ ہی آئی سی سی کے روبرو اٹھایا، اسے کیس میں ملوث دیگر کرکٹرز کی بات کرنی چاہیے تھی۔ انھوں نے کہا کہ سزا مکمل ہونے پر جرم نہیں رہتا، کرکٹ ہی ان کھلاڑیوں کا اوڑھنا بچھونا اور وہ اسی سے روزی روٹی کماتے ہیں، عامر اپنے کیے پر شرمندہ ہے، اسے رعایت ملنی چاہیے، اب دیکھنا یہ ہے کہ پی سی بی اور آئی سی سی کے درمیان کیا معاملات طے ہوتے ہیں۔ دوسری جانب ایک اور سابق کپتان راشد لطیف نے کہا کہ اسپاٹ فکسنگ میں ملوث کسی بھی کرکٹر سے قطعی کوئی رعایت نہ برتی جائے، آئی سی سی کو چاہیے کہ وہ ایسے مکروہ فعل میں ملوث کھلاڑیوں پر تاحیات پابندی عائد کردے۔ انھوں نے کہا کہ کونسل کو دیگر بورڈز کے ساتھ مل کر اسپاٹ فکسنگ کرنے والوں کے خلاف سخت ترین اقدامات کرنے ہوں گے، جب تک ایسے گھناؤنے عمل میں ملوث کرکٹر کے خلاف کارروائی نہ ہوگی کرکٹ کو نقصان پہنچانے والے اسپاٹ فکسنگ جیسے معاملات سر اٹھاتے رہیں گے۔ ادھر آئی سی سی نے محمد عامر کی پابندی کے خاتمے یا کوئی رعایت دینے کی اطلاعات کو مسترد کردیا ہے۔ ترجمان کے مطابق اس سلسلے میں غور کیلیے قائم شدہ کمیٹی کا کوئی اجلاس ہی نہیں ہوا تو پیش رفت کیسے ہوسکتی ہے؟ تفصیلات کے مطابق گذشتہ دنوں میڈیا میں یہ اطلاعات سامنے آئیں کہ اسپاٹ فکسر عامر کی سزا آئی سی سی نے ختم کردی، بعض رپورٹس میں یہ بھی دعوی کیا گیا کہ پیسر کو ڈومیسٹک کرکٹ کھیلنے اور پی سی بی کے گراؤنڈز میں پریکٹس کی اجازت دے دی گئی ہے۔ جب اس ضمن میں دبئی میں انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کے ترجمان سمیع الحسن برنی سے رابطہ کیا تو انھوں نے ان اطلاعات کو بے بنیاد قرار دیا، سمیع برنی نے کہا کہ عامر کی پابندی برقرار ہے، گذشتہ دنوں سالانہ اجلاس میں اس معاملے پر بات ہوئی تو غور کیلیے تین رکنی کمیٹی قائم کردی گئی تھی، اس کی سفارشات اکتوبر میں بورڈ میٹنگ میں پیش کی جاتیں تو فیصلہ ہوتا کہ کس پر عمل کرنا ہے اور کس پر نہیں، ابھی تو اس کمیٹی کا کوئی اجلاس ہی نہیں ہوا تو سفارشات کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اب نوجوان کھلاڑیوں کو کھیلتا دیکھنا چاہتا ہوں

کرس مارٹن

نیوزی لینڈ کے تیسرے سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے فاسٹ بولر کرس مارٹن نے تمام طرز کی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کردیا۔ دائیں ہاتھ کے فاسٹ بالر کرس مارٹن نے سال 2000 میں جنوبی افریقا کے خلاف ڈیبیو کیا تھا اور 71 ٹیسٹ میں 233 وکٹیں حاصل کیں وہ نیوزی لینڈ کی جانب سے رچرڈ ہیڈلی اور ڈینیل ویٹوری کے بعد سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے تیسرے کھلاڑی ہیں۔ مارٹن نے ٹیسٹ میچوں کی ایک اننگ میں 10 مرتبہ 5 وکٹیں حاصل کیں اور ان کی بہترین بالنگ جنوبی افریقا کے خلاف ہے جو انھوں نے 2004 میں کی تھی جس میں میچ کی دونوں اننگز میں مجموعی طور پر 11 وکٹیں حاصل کی تھیں۔ 38 سالہ کرس مارٹن نے 20 ون ڈے اور 6 ٹی ٹوئنٹی میں نیوزی لینڈ کی نمائندگی کی ہے۔ اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے مقامی کرکٹ میگزین سے گفتگو کی جو قارئین کے لئے پیش کی جارہی ہے۔

13 سالہ کرکٹ کیرئیر کے بعد اب کیوں خیال آیا کہ یہ وقت ریٹائرمنٹ کا بہتر ہے؟

38 سال کی عمر میں مجھے کیویز کے فاسٹ بالنگ گروپ سے جڑے رہنا اچھا نہیں لگ رہا تھا میرے خیال میں یہ ایک اچھا وقت تھا کہ میں اب باہر بنچ پر بیٹھ کر نوجوان کھلاڑیوں کو بالنگ کراتا دیکھوں۔ حالانکہ پچھلے ایک سال سے جو کھلاڑی اپنی ٹیم کے 6 بہترین کھلایوں میں شامل ہو اس کے لئے یہ فیصلہ کرنا بڑا مشکل تھا اور وہ قطعی اس مرحلے پر یہ فیصلہ نہیں کرے گا لیکن میں نے بڑی سوچ بچار کے بعد یہ قدم اٹھایا ہے کہ عروج پر عزت کے ساتھ کرکٹ کا میدان چھوڑ کر جارہا ہوں۔ ہر کھلاڑی کو ایک دن کھیل کے میدان کو چھوڑنا پڑتا ہے اور میرے نزدیک یہ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا بہترین وقت ہے۔ اپنے وطن کی جانب سے ایک لمبے عرصے تک کرکٹ کھیلنا اعزاز کی بات ہے، جتنی بھی کرکٹ کھیلی اسے خوب انجوائے کیا اپنے خاندان، دوستوں، ساتھی کھلاڑیوں، کوچز اور بورڈ کا بے حد شکر گزار ہوں جنہوں نے ہر مشکل وقت میں میری بھرپور حوصلہ افزائی کی۔

کیا آپ سمجتے ہیں کہ کیوی اسکواد کو بہترین پیس اٹیک سونپ کر جارہے ہیں جیسے آپ کے دور میں ہوتا تھا؟

بالکل! ٹم ساؤتھی، ٹرینٹ بولٹ اور بریسویل جیسے بالنگ اٹیک کو میں سمجھتا ہوں کہ مزید 6 سے 8 سال اپنی ٹیم کی خدمت کرنی چاہیے، اس بالنگ اٹیک کو کھیلتے دیکھنا ایک اچھا منظر ہوگا جیسے آسٹریلیا کو وارن، میک گرا، بریٹ لی کے بعد جیسن گیلسپی کا سپورو چ ملے اسی کیویز کو بالنگ میں موجودہ مضبوط بالنگ اٹیک ملا ہے۔ اور یہ اٹیک آگے چل کر نیوزی لینڈ کے لئے کامیابیاں سمیٹنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

صرف رچرڈ ہیڈلی اور ڈینیل ویٹوری کی ٹیسٹ وکٹوں کی تعداد آپ سے زیادہ ہے کیا یہ آپ کے لئے ایک اعزاز نہیں؟

میرے لئے یہ بہت خوشی کا مقام ہے، میں کوئی قدرتی طور پر نیچرل کھلاڑی نہیں تھا، میں نے اپنی محنت سے اپنی صلاحیتوں کا استعمال کیا اور مزید نکھار پیدا کیا میں نے اپنے کھیل سے بھرپور انجوائے کیا میرے لئے وہ پرمسرت لمحات ہوتے تھے جب میں اپنے سے بہتر کھلاڑیوں کے ایک ٹیبل پر بیٹھ کر کھیل پر ڈسکس کرتا تھا۔

کونسی ایسا میچ جسے آپ کیرئیر کا بہترین میچ سمجھتے ہوں؟

جنوبی افریقہ کے خلاف ایڈن پارک میں کھیلا گیا ٹیسٹ میچ جس میں مجھے 11 وکٹیں ملیں تھیں۔ اور اس ٹیسٹ سے میرا کم بیک ہوا تھا زیادہ خوشی کی بات یہ تھی کہ ٹیم بھی اس میچ میں کامیاب رہی تھی اور بھی میچ ہیں مگر یہ میچ مجھے ہمیشہ یادرہیگا، بھارت کے خلاف بھارت میں کچھ عرصہ قبل میں نے پانچ وکٹیں ایک چھوٹے اسپیل میں حاصل کیں، یہاں یہ کارکردگی اس لئے اہم تھی کہ وہاں وکٹیں فاسٹ بالر کیلئے سازگار نہیں ہوتی ہیں کہ بالر اپنی صلاحیتوں کا کھل کر اظہار کرسکے۔

پچھلے ایک سال سے جو کھلاڑی اپنی ٹیم کے 6 بہترین کھلاڑیوں میں شامل ہو اس کیلئے یہ فیصلہ کرنا بڑا مشکل تھا، بڑی سوچ بچار کے بعد قدم اٹھایا، عروج پر عزت کے ساتھ کرکٹ کا میدان چھوڑ کر جا رہا ہوں

احمد آباد میں تم نے واقعی کمال کی سوئنگ کرائی اور بھارتی کنڈیشنز میں یہ ایک مشکل کام تھا؟

میرے لئے خود حیران کن تھا بعض اوقات میں گیند کو ٹرن کرانے کی کوشش کرتا تھا اور عجیب ہی نتیجہ سامنے آتا تھا، لیکن اس ٹیسٹ میں گیند کا سوئنگ ہونا میرے لئے بھی حیران کن رہا۔

جنوبی افریقہ کے خلاف آپ کا ریکارڈ بہت متاثر کن ہے خاص طور پر گریم اسمتھ کے خلاف

ون ڈے انٹرنیشنل میں ہر ملک کے خلاف کارکردگی

بمقابلہ	میچز	اوورز	میڈنز	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی
آسٹریلیا	3	18	1	117	4	3/65	29.25	6.50
انگلینڈ	3	29	6	86	0	-	-	2.96
بنگلہ دیش	5	37	3	204	5	2/22	40.80	5.51
پاکستان	2	17	2	67	1	1/37	67.00	3.94
جنوبی افریقہ	1	10	0	65	1	1/65	65.00	6.50
سری لنکا	5	40	2	212	7	3/62	30.28	5.30
زمبابوے	1	7	0	53	0	-	-	7.57

آپ زیادہ کامیاب رہے کیا وجہ تھی؟
میرا گیند کرنے کا اسٹائل ایسا ہے کہ رائٹ ہینڈر کو جب میں گیند کراتا ہوں گیند پچھے پڑ کر آتا ہے جس سے گیند کے ایج لگ کر سلپ میں آؤٹ ہونے کا چانس رہتا ہے جبکہ لیفٹ ہینڈر کیلئے یہ گیند مزید خطرناک ہو جاتی ہے میں گیند کو آف اسٹمپس لائن سے دور پھینک کر سونگ کراتا ہوں جو کہ لیفٹ ہینڈر کیلئے کھیلنا مشکل ہوتی ہے۔ گریم اسمتھ بیٹ کو جسم سے قریب رکھ کر کھیلتے ہیں جس کی وجہ سے میں ان کا شکار زیادہ تر کرنے میں کامیاب رہا رہا سوال جنوبی افریقہ کیخلاف عمدہ کارکردگی کا تو وہ ایک مشکل حریف ہے اور اس کے خلاف جان لڑا کر کھیلنا پڑتا ہے۔ وہ بیشتر مواقع پر ہم پر حاوی رہے ہیں، لیکن میری کارکردگی ہمیشہ ان کے خلاف اچھی رہی ہے۔

> بڑی کوشش کی کہ میں اپنی بیٹنگ کو بہتر بنا سکوں مگر ناکامی رہی اگر میں زیادہ توجہ اس طرف دیتا تو ممکن تھا کہ میں اپنے اصل شعبے بالنگ پر توجہ کھو بیٹھتا، میری بھی خواہش تھی کہ میں چوکے چھکے لگاؤں اور شائقین کھڑے ہو کر میری بیٹنگ پر خراج تحسین پیش کریں، مجھے افسوس ہے کہ بہت زیادہ ڈک میرے کریڈٹ پر ہیں

فلپ ہیوز بھی آپ کے خلاف کھیلتے ہوئے مشکلات کا شکار رہے 12-2011 میں وہ چار اننگز میں آپ کی گیند پر کلوز کیچ ہوئے؟
ہاں! فلپ ہیوز کے لئے وہ ایک سخت سیریز تھی، میں سمجھتا ہوں کہ ہیوز اپنے آف پول سے بے خبر تھا نہ ہی قدموں کا درست استعمال کر رہا تھا۔ میں اسے ایسی گیندیں کرا رہا تھا جنہیں وہ سمجھ رہا تھا کہ با آسانی باؤنڈری سے باہر پھینک دے گا۔ اسی سیریز نے میرے لئے مزید کچھ عرصہ کے لئے ٹیم میں جگہ پکی کر دی۔ میرے خیال میں کینگروز کو شکست دینے کیلئے کیویز کو ایسی

> مارٹن نے 14 سال قبل 2000ء میں جنوبی افریقا کے خلاف ڈیبیو کیا تھا اور 71 ٹیسٹ میں 233 وکٹیں حاصل کیں وہ نیوزی لینڈ کی جانب سے رچرڈ ہیڈلی اور ڈینیل ویٹوری کے بعد سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے تیسرے کھلاڑی ہیں' مارٹن نے کیویز کیلئے ٹیسٹ میچوں کی ایک اننگ میں 10 مرتبہ 5 یا زائد وکٹیں حاصل کیں
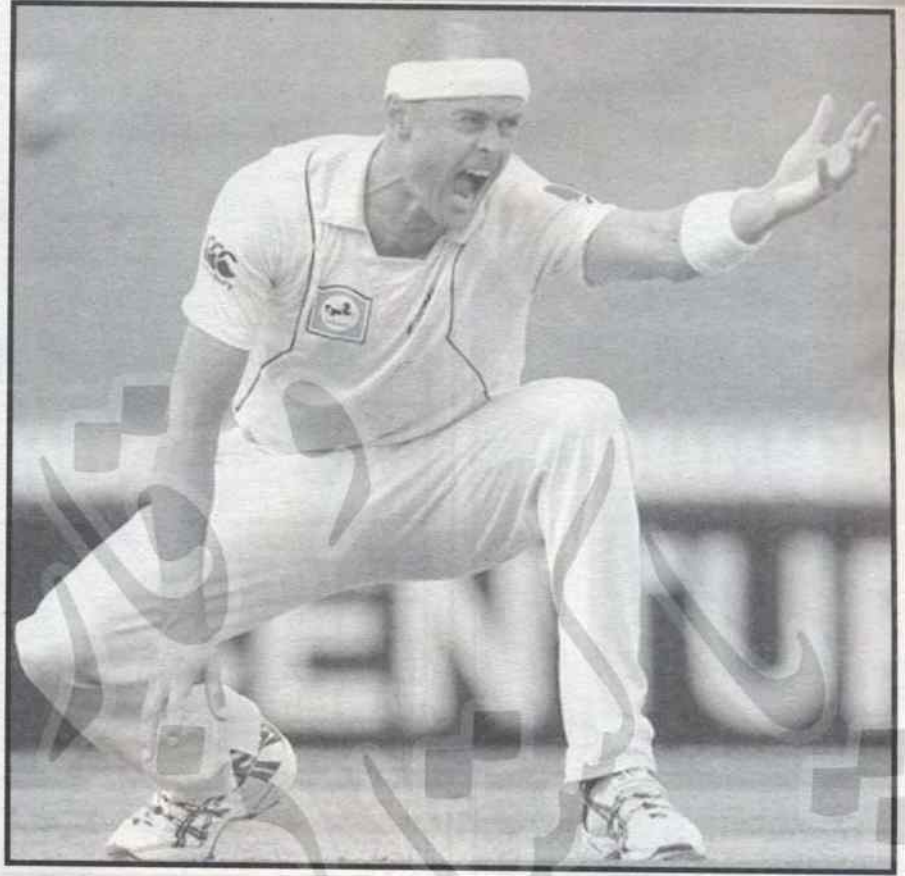
کرسٹوفر اسٹیوارٹ مارٹن

تاریخ پیدائش، 10 دسمبر 1974 کرائسٹ چرچ
نمایاں ٹیمیں، نیوزی لینڈ، آکلینڈ، کینٹربری، وارکشائر
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم میڈیم فاسٹ بالر
پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ جنوبی افریقہ، بمقام بلوم فاؤنٹین 17 تا 21 نومبر 2000
آخری ٹیسٹ، بمقابلہ جنوبی افریقہ، بمقام کیپ ٹاؤن 2 تا 4 جنوری 2013 پہلا ون ڈے انٹرنیشنل میچ، بمقابلہ زمبابوے، بمقام تاپو 2 جنوری 2001
آخری ون ڈے انٹرنیشنل میچ، بمقابلہ انگلینڈ بمقام کرائسٹ چرچ 23 فروری 2008
پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل، بمقابلہ کینیا، بمقام ڈربن 12 ستمبر 2007 آخری ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل، بمقابلہ انگلینڈ، بمقام کرائسٹ چرچ 7 فروری 2008۔

کیریئر ریکارڈز (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	4s	6s	کیچز
ٹیسٹ	71	104	123	12*	2.36	15	0	14
ون ڈے	20	7	8	3	1.60	0	0	7
ٹی ٹوئنٹی	6	1	5	5*	-	0	0	1

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w	10w
ٹیسٹ	14026	7878	233	6/26	33.81	3.37	10	1
ون ڈے	948	804	18	3/62	44.66	5.08	0	0
ٹی ٹوئنٹی	138	193	7	2/14	27.57	8.39	0	0

ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میں ہر ملک کے خلاف کارکردگی

بمقابلہ	میچز	اوورز	میڈنز	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی
انگلینڈ	3	12	0	116	4	2/34	29.00	9.66
کینیا	1	4	1	14	2	2/14	7.00	3.50
جنوبی افریقہ	1	4	0	40	1	1/40	40.00	10.00
سری لنکا	1	3	0	23	0	-	-	7.66

ٹیسٹ میں ہر ملک کے خلاف کارکردگی

بمقابلہ	میچز	اوورز	میڈنز	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	5w
آسٹریلیا	12	390.5	64	1477	23	5/152	64.21	1
انگلینڈ	10	315.3	71	1031	23	3/33	44.82	0
بنگلہ دیش	4	114.1	19	428	19	5/65	22.52	1
پاکستان	9	331.1	73	1126	33	4/52	34.12	0
جنوبی افریقہ	14	455	99	1470	55	6/76	26.72	4
سری لنکا	6	200.4	36	677	23	6/54	29.43	1
زمبابوے	5	143.1	39	393	22	6/26	17.86	2
بھارت	7	269.1	59	841	24	5/63	35.04	1
ویسٹ انڈیز	4	118	26	435	11	3/80	39.54	0

ہی سائیڈ درکار ہے جس نے ہوبارٹ میں آسٹریلیا کو ہرایا۔

ہوبارٹ کی اس فتح نے اس قحط کا بھی جمود توڑا جوکہ کیویز کئی سال سے کینگروز کے خلاف فتح سے محروم تھے؟

ہم ایک ناقابل شکست ٹیم کا سامنا کررہے تھے جسے میں کئی سال سے دیکھ رہا تھا میرے لئے ایک مضبوط ٹیم کے خلاف خود کو آزمانے کا ایک اچھا موقع تھا کیونکہ نیوزی لینڈ ٹیسٹ کرکٹ میں ایک مشکل پیریڈ کا سامنا کینگروز کے خلاف کررہی تھی۔ لیکن اس سیریز کے بعد ہم نے آسٹریلین کو بہت مشکل پیریڈ کئی سال تک دیا۔

کون سے بیٹسمین کو گیند کرانا آپ کے لئے ایک چیلنج ہوتا تھا؟

ایڈم گلکرسٹ اور رکی پونٹنگ ایسے بلے باز جوکہ کسی بھی بالر کے لئے ایک چیلنج بنے رہے۔ لوگ تو یہ بھی کہتے تھے کہ یہ ہر بالر کے خلاف رسک لیتے تھے اور اسے کھیل سے باہر کرنے میں دیر نہیں کرتے تھے۔ اس کے علاوہ جیک کیلس جسے ایک بالر 6 سیشن میں گیند کراتا رہے مگر وہ اسی طرح تروتازہ ملے گا، میں ان تینوں بلے بازوں کے خلاف ان کے عروج پر گیندیں کی ہیں، جبکہ میتھیو ہیڈن کو بھی آپ کم خطرناک نہ سمجھیں یہ بھی ایک چیلنج بنے رہے ہیں۔

کیا آپ یہ نہیں سمجھتے کہ آپ کو ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی میچوں میں کم مواقع دیئے گئے؟

ون ڈے میچوں میں کھیلنے سے ایک کھلاڑی کو زیادہ شناسائی ملتی ہے، کیونکہ یہ ایک انٹرٹینمنٹ کرکٹ ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ٹیسٹ کرکٹ زیادہ کھیلنے سے میری کرکٹ کی لائف بڑھی جوکہ ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی کرکٹ کھیلنے سے کم ہوسکتی تھی۔ دوسرا یہ کہ میں بیٹنگ کے معاملے میں کچھ کمزور تھا جوکہ ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی کے حوالے سے ایک کمزور پہلو تھا۔

بیٹنگ میں آپ ناکام رہے کیا یہ پہلو آپ کو مایوس نہیں کرتا؟

یقیناً یہ انسان کی نیچر ہے کہ کسی بھی شعبے میں کمی اسے احساس کمتری میں مبتلا کردیتی ہے۔ میں نے بڑی کوشش کی کہ میں اپنی بیٹنگ کو بہتر بنا سکوں مگر ناکامی رہی اگر میں زیادہ توجہ اس طرف دیتا تو ممکن تھا کہ میں اپنے اصل شعبے بالنگ پر توجہ کھو بیٹھتا میری بھی کواہش تھی کہ میں چوکے چھکے لگاؤں اور شائقین کھڑے ہوکر میری بیٹنگ پر خراج تحسین پیش کریں تاہم ایسا نہ ہوسکا۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت زیادہ ڈک میرے کریڈٹ پر ہیں۔ تقریباً ڈھائی رنز کی اوسط سے میں نے ٹیسٹ کیریئر میں رنز بنائے میں اس ریکارڈ پر اپنا دفاع کرنے کی پوزیشن میں بھی نہیں ہوں۔

ایڈم گلکرسٹ اور رکی پونٹنگ ایسے بلے باز جوکہ کسی بھی بالر کے لئے ایک چیلنج بنے رہے، باؤلرز کو کھیل سے باہر کرنے میں دیر نہیں کرتے تھے

آپ نے ایک دفعہ یہ کہا تھا کہ ڈرائیونگ لائیسنس نہ ہونے کی وجہ سے آپ اچھے بیٹسمین نہ بن سکے یہ کیا توجیہہ تھی؟

دراصل میرا ڈرائیونگ لائسنس 28 سال کی عمر میں بنا میرے پاس بائیک تھی لائسنس نہ ہونے کے باعث میں بیٹنگ پریکٹس کے لئے زیادہ دور نہ جاپاتا تھا اس وجہ سے میری بیٹنگ میں اتنی زیادہ امپروومنٹ نہ آسکی۔ جب میں پریکٹس کے لئے جاتا تھا تو مجھے بالرز کے ساتھ پریکٹس کا موقع ملتا تھا، آج کل نوجوانوں کو مکسڈ صلاحیتوں کے حامل کوچز اور کھلاڑیوں کا ساتھ حاصل ہوتا ہے۔ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ میں نے یہ کشتی مس کی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس میں میرا قصور نہیں تھا قسمت کی خرابی تھی۔

اب آگے کیا پروگرام ہے، کوچنگ یا کرکٹ سے مکمل دوری اختیار کریں گے؟

فی الحال تو میں آرام کروں گا کچھ عرصے بعد سوچوں گا کیا کرنا ہے البتہ ٹیم کے لئے میری خدمات حاضر ہیں لڑکے کافی، بیئر کے کپ پر میرے ساتھ بیٹھ کر ٹپس حاصل کرسکتے ہیں یا چیٹ پر بھی میں ان کی مدد کرسکتا ہوں۔

اب اپنی فیملی کو ٹائم دینا چاہیں گے؟

بالکل یہ ان کا حق ہے میری بیوی اور دو بیٹیاں ایک ساڑھے تین سال کی اور دوسری ایک سال کی ہے۔ وہ مجھے کرکٹر سے زیادہ باپ کے روپ میں جانتی ہیں اور یہ امر میرے لئے اطمینان بخش ہے۔

جیک کیلس جسے ایک بالر 6 سیشن میں گیند کراتا رہے مگر وہ اسی طرح تروتازہ ملے گا، میتھیو ہیڈن کو بھی آپ کم خطرناک نہ سمجھیں یہ بھی ایک چیلنج تھے

نیوزی لینڈ کے موجودہ کپتان برینڈن میک کلم کیلئے کیا کہیں گے؟

نیوزی لینڈ کے موجودہ کپتان برینڈن میک کلم کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں امید ہے کہ ان کی قیادت میں کیوی ٹیم مستقبل میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرے گی۔

کرس مارٹن
Canterbury
TOS

VICTORIA
VB
BITTER
TNFCRICKET
ایشٹن اگر

کامران اکمل ٹیم میں دوبارہ واپسی کے خواہاں!

پاکستان کرکٹ ٹیم کے وکٹ کیپر بیٹسمین کامران اکمل نے کہا ہے کہ وہ ہمیشہ ٹیم کے لئے کھیلتے ہیں، آئرلینڈ کے خلاف سیریز بھی جتوائی مگر بدقسمتی سے آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی میں توقعات کے مطابق نہ کھیل سکنے پر قوم سے معافی مانگتے ہیں انہوں نے سابق فاسٹ بالر شعیب اختر کے کمنٹس پر سخت رویہ اپناتے ہوئے کہا کہ انہیں بات کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک لینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ہمیشہ پاکستان ٹیم کی کامیابی کے لئے اپنی پوری کوشش اور محنت سے کھیلتے ہیں۔ انہوں نے میگا ایونٹ کے لئے تیاری بھی کافی کررکھی تھی اور ہم جیتنا چاہتے تھے مگر چیمپئنز ٹرافی میں بدقسمتی آڑے آ گئی اور کھلاڑی کپتان اور کوچ کی بنائی گئی حکمت عملی پر کوشش کے باوجود عمل نہ کرسکے جو ہارنے کی وجہ بنی۔ انہوں نے کہا کہ پویلین کا ماحول بھی اچھا تھا اور کوچز بھی پوری محنت کررہے تھے مگر قسمت نے ساتھ نہ دیا اور مشکل کنڈیشنز میں ٹاس ہارنے کی وجہ سے بھی کارکردگی پر اثر پڑا۔ وکٹ کیپر بیٹسمین نے کہا کہ اگرچہ وہ چیمپئنز ٹرافی میں اچھی کارکردگی نہ دکھا سکے مگر سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ میں ان کی کارکردگی تسلی بخش تھی جس میں آئرلینڈ کے خلاف سیریز جتوانے میں انہیں اللہ نے عزت دی۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک ایونٹ میں خراب کارکردگی سے سب کچھ بھول نہیں جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بعض کھلاڑی ٹی وی پر بیٹھ کر سیاق وسباق سے ہٹ کر بے جا تنقید کرتے ہیں جن میں شعیب اختر پیش پیش ہیں انہیں چاہیے کہ وہ پہلے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں جو خراب گھٹنوں کے ساتھ ٹیم میں کھیلتے رہے مگر وہ ابھی تک مکمل طور پر فٹ ہیں اور اللہ کی مہربانی سے چار پانچ سال مزید کرکٹ کھیلیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ چند روز آرام کے بعد دوبارہ پریکٹس شروع کریں گے اور مستقبل میں شائقین کو مایوس نہیں کریں گے۔

ڈیبیو پر 98 رنز کے بارے میں خواب میں بھی نہیں سوچا تھا' ایشٹن اگر

آسٹریلیا کے نوجوان اسپنر ایشٹن اگر نے ایشز کے پہلے ٹیسٹ میں ڈیبیو کو ریکارڈ ساز بنالیا البتہ وہ صرف دو رنز کے فرق سے سنچری مکمل کرنے میں ناکام رہے۔ 19 سالہ اگر نروس نائنٹیز کا شکار ہو گئے تاہم 98 رنز بنا کر وہ گیارہویں نمبر پر بیٹنگ کر کے سب سے بڑی اننگز کھیلنے والے بیٹسمین بن گئے۔ ان سے قبل آخری نمبر پر سب سے بڑی اننگز کھیلنے کا اعزاز ویسٹ انڈین فاسٹ بولر ٹینو بیسٹ کے پاس تھا انہوں نے گزشتہ برس انگلینڈ کے خلاف 95 رنز اسکور کیے تھے۔ ان کے انٹرنیشنل کیریئر کی شروعات کے یادگار لمحات کو دیکھنے کے لیے ان کے اہل خانہ میلبورن سے خاص طور پر انگلینڈ پہنچے تھے۔ لیفٹ ہینڈ بیٹسمین ایشٹن اگر جب کریز پر پہنچے تو آسٹریلیا کے 117 رنز پر نو وکٹ گر چکے تھے۔ لیکن انہوں فلپ ہیوز کے ساتھ مل کر دسویں وکٹ پر 163 رنز کی شراکت قائم کر کے اپنی ٹیم کو انگلینڈ پر برتری دلادی۔ یہ اس نمبر پر قائم کی جانے والی سب سے بڑی پارٹنرشپ ہے۔:

ناٹنگھم ٹیسٹ میں 11 ویں نمبر کے پلیئر نے انگلش چہروں پر 12 بجادیے، ڈیبیو کرنے والے آسٹریلوی کرکٹر ایشٹون ایگر نے آتے ہی ریکارڈ بک کو بدل ڈالا۔ 2 اعزازات اپنے نام کے آگے درج کرانے میں کامیاب رہے، وہ صرف 2 رنز کی کمی سے سنچری جڑنے والے دنیا کے پہلے نمبر الیون پلیئر نہ بن پائے ناٹنگھم ٹیسٹ میں 19 سالہ ایشٹون ایگر کو ٹیسٹ کیپ دینے کے آسٹریلوی فیصلے پر حیرت کا اظہار کیا گیا مگر کوچ ڈیرن لی مین کو یقین تھا کہ وہ اچھے اسپنر اور بہترین فیلڈر ہونے کے ساتھ بیٹنگ کرنا بھی جانتے ہیں ایگر نے یہ ثابت بھی کردیا۔ انھوں نے نہ صرف اپنی ٹیم کو مشکل صورتحال سے نکالا بلکہ خود بھی ریکارڈ بک میں اپنا نام درج کرانے میں کامیاب ہوگئے، البتہ منفرد اعزاز ان کے ہاتھ آتے آتے رہ گیا، جس وقت ایگر نے وکٹ پر بطور 11 واں اور آخری کھلاڑی فل ہیوز کو جوائن کیا تو ٹیم کی 117 رنز پر 9 وکٹیں گر چکی تھیں، اسے انگلینڈ کی پہلی اننگز 215 رنز کے مقابلے میں 98 کے خسارے کا سامنا تھا، ایشٹون اور فل ہیوز نے نہ صرف کینگروز کو خسارے سے نکالا بلکہ 65 رنز کی برتری بھی دلادی، ایگر 11 ویں نمبر پر پہلے ٹیسٹ میچ میں سنچری جڑنے ہی والے تھے کہ 98 رنز پر انھیں اسٹورٹ براڈ نے گریم سوان کا کیچ بنادیا، فل ہیوز 81 رنز پر ناٹ آؤٹ رہے۔ دونوں کے درمیان 163 رنز ٹیسٹ تاریخ میں دسویں وکٹ کیلیے سب سے بڑی پارٹنرشپ ہے، اس طرح انھوں نے 151 کی گذشتہ شراکت کا ریکارڈ توڑا جو 1973 میں نیوزی لینڈ کے برائن ہیسٹنگز ورچرڈ کولنگ جبکہ 1998 میں پاکستانی مشتاق احمد اور اظہر محمود نے بنائے تھے۔ ایشٹون کے 98 رنز 11 ویں نمبر پر سب سے بڑی انفرادی اننگز ہے، اس سے قبل گذشتہ برس ویسٹ انڈیز کے ٹینو بیسٹ نے انگلینڈ کے خلاف 95 رنز بنائے تھے، کسی بھی آسٹریلوی کرکٹر کی جانب سے اس پوزیشن پر سابق بہترین ریکارڈ گلن میک گرا کا تھا، جنھوں نے نیوزی لینڈ کے خلاف 2004 میں 61 رنز اسکور کیے تھے۔ ایشٹون 11 ویں نمبر پر ڈیبیو پر ففٹی اسکور کرنے والے پہلے کرکٹر ہیں، ان سے قبل اس نمبر پر آسٹریلیا ہی کے وارِک آرمسٹرونگ نے 1902 میں 45 رنز بنائے تھے۔

ٹرینٹ برج میں ایشیز 2013 کے پہلے ٹیسٹ سے قبل جب آسٹریلیا نے آشٹن اگر کی ٹیم میں شمولیت کا اعلان کیا تو اس نے شائقین حتیٰ کہ ماہرین تک کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا تھا۔ ایک 19 سالہ بچہ، جس کا تجربہ بھی محض 10 فرسٹ کلاس میچز کا ہے، کی جگہ اس آسٹریلوی ٹیم میں کس طرح بنتی ہے جو اس وقت نازک ترین مرحلے سے گزر رہی ہے۔ آسٹریلیا کی حالیہ کارکردگی کو مدنظر رکھیں تو خود آسٹریلوی شائقین کو بھی ٹیم سے بہت زیادہ توقعات نہیں ہیں لیکن آشٹن ایگر نے اپنے بین الاقوامی کیریئر کے محض دوسرے دن ریکارڈ ساز کارکردگی کے ذریعے اپنے انتخاب کو درست ثابت کر دکھایا اور آسٹریلیا کو امید کی کرن دکھلا دی۔ حیران کن طور پر آشٹن اگر کا یہ کارنامہ گیند سے نہیں بلکہ بلے سے ہے۔ اک ایسے موقع پر جب 117 رنز پر اپنی 9 وکٹیں گرنے کے بعد آسٹریلیا کا انگلستان کو پہلی اننگز میں 215 رنز پر آؤٹ کرنے کا نشہ ہرن ہو چکا تھا، آشٹن ایگر نے فلپ ہیوز کے ساتھ مل کر آخری وکٹ پر ریکارڈ طویل ترین شراکت داری بھی بنائی اور انفرادی طور پر کسی بھی گیارہویں نمبر کے کھلاڑی کی جانب سے طویل ترین اننگز کھیلنے کا ریکارڈ بھی اپنے نام کیا۔ جب انگلش بالرز مقابلے پر مکمل طور پر حاوی تھے، انہوں نے صرف 9 رنز کے اضافے سے آسٹریلیا کی پانچ وکٹیں کھڑکا دی تھیں، ایک 19 سالہ نوجوان گلے کی ہڈی بن جائے گا، یہ بات تو خود انگلش بالرز کے لیے ناقابل یقین تھی۔ ایگر کی اننگز خوبصورت شاٹس کا مجموعہ تھی۔ ابتدا میں تو فلپ ہیوز کوشش کر رہے تھے کہ وہ زیادہ سے زیادہ گیندوں کا خود سامنا کریں، اور رنز بنانے کی رفتار بڑھائیں کہ نجانے کس لمحے وہ گیند آ جائے جو آسٹریلیا کی اننگز کی بساط لپیٹ دے۔ لیکن کچھ ہی دیر میں اندازہ ہو گیا کہ انہوں نے آشٹن اگر کو 'ہلکا' لے لیا ہے۔ ایگر نے 50 گیند پر اپنی نصف سنچری مکمل کر کے اپنی صلاحیتوں کو منوالیا لیکن ابھی آسٹریلیا کے لیے کافی کام باقی تھا۔ اسے اپنے بالرز کی بہترین کارکردگی کو ضائع ہونے سے

آخری وکٹ پر طویل ترین ٹیسٹ شراکت داریاں

بلے باز	بلے باز	ملک	رنز	بمقابلہ	بمقام	سال
فلپ ہیوز	ایشٹن اگر	آسٹریلیا	163	انگلینڈ	ناٹنگھم	2013
برائن ہیسٹنگز	رچرڈ کولنج	نیوزی لینڈ	151	پاکستان	آکلینڈ	1973
اظہر محمود	مشتاق احمد	پاکستان	143	جنوبی افریقہ	راولپنڈی	1997
دنیش رام دین	ٹینو بیسٹ	ویسٹ انڈیز	133	انگلینڈ	برمنگھم	2012
وسیم راجہ	وسیم باری	پاکستان	133	ویسٹ انڈیز	برج ٹاؤن	1977

بچانا تھا اور دونوں بلے بازوں نے اس فریضے کو بہ احسن و خوبی انجام دیا۔ فلپ ہیوز اور آشٹن اگر کے درمیان دسویں وکٹ پر 163 رنز کی شراکت داری نے نیا عالمی ریکارڈ بھی بنایا۔ ان دونوں نے نیوزی لینڈ کے برائن ہیسٹنگز اور رچرڈ کولنج کا 151 رنز کی شراکت داری کا ریکارڈ اپنے نام کیا۔ پاکستان کے اظہر محمود اور مشتاق احمد نے بھی 1997 میں جنوبی افریقہ کے خلاف آخری وکٹ پر 151 رنز کی ساجھے داری کی تھی۔ یوں یہ مشترکہ ریکارڈ آسٹریلیا کے پاس چلا گیا۔

اشٹن ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں سنچری بنانے والے پہلے نمبر 11 کھلاڑی بننے والے تھے کہ 'اینٹی کلائمیکس' ہوگیا۔ 98 رنز تو بن گئے، لیکن وہ دو رنز نہ بن سکے جو انہیں اس مقام پر پہنچاتے جہاں آج تک کوئی نہیں پہنچا تھا۔ اسٹورٹ کی ایک اٹھتی ہوئی گیند کو مڈ وکٹ کی راہ دکھانے کی کوشش مہنگی ثابت ہوئی اور گریم سوان کے خوبصورت کیچ نے نوجوان کھلاڑی کے ارمان پورے نہ ہونے دیے۔ 101 گیندوں پر 12 چوکوں اور 2 چھکوں سے مزید اننگز اپنے اختتام کو پہنچی اور میدان میں موجود تماشائیوں کو کھڑے ہو کر داد دینے پر مجبور کر گئی۔ اس بدقسمتی کے باوجود یہ ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں کسی بھی نمبر گیارہ بلے باز کی طویل ترین اننگز تھی۔ اس سے قبل یہ ریکارڈ ویسٹ انڈیز کے ٹینو بیسٹ کے پاس تھا جنہوں نے گزشتہ سال انگلستان کے خلاف 95 رنز کی بہترین اننگز کھیلی تھی۔ دوسرے اینڈ پر کھڑے ہیوز 81 رنز کے ساتھ ناقابل شکست میدان سے لوٹے۔ انہوں نے 131 گیندوں کا سامنا کیا اور 9 چوکے لگائے۔ ان دونوں کی بہترین بلے بازی کی بدولت آسٹریلیا کا پہلی اننگز کا مجموعہ 280 رنز تک پہنچا اور اسے انگلستان پر 65 رنز کی برتری حاصل ہوئی۔

گیارھویں کھلاڑی کی طویل ترین اننگز

بلے باز	ملک	رنز	بمقابلہ	بمقام	سال
ایشٹن اگر	آسٹریلیا	93	انگلینڈ	ناٹنگھم	2013
ٹینو بیسٹ	ویسٹ انڈیز	95	انگلینڈ	برمنگھم	2012
ظہیر خان	بھارت	75	بنگلہ دیش	ڈھاکہ	2004
رچرڈ کولنج	نیوزی لینڈ	68*	پاکستان	آکلینڈ	1973
البرٹ ووگر	جنوبی افریقہ	62*	انگلینڈ	کیپ ٹاؤن	1906

ٹیسٹ ڈیبیو پر تاریخ رقم کرنے والے آسٹریلوی کرکٹر ایشٹن یکایک گم نامی سے نکل کر ہیرو بن گئے ہیں۔ اب ان کی زندگی کے تمام گوشے اور خود ان سے وابستہ افراد میڈیا میں اہمیت اختیار کر چکے ہیں۔ مبصرین نے انہیں مستقبل کا ستارہ قرار دیا ہے۔ اس حوالے سے ایشٹن اگر کا کہنا ہے کہ ٹیسٹ میچ میں سنچری اسکور کرنا ہمیشہ سے میری خواہش ہے تاہم یہ کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ کیریئر کے پہلے ہی میچ میں 98 رنز اسکور کر کے عالمی ریکارڈز میں حصہ دار بنوں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں خوش قسمت تھا کہ دوسرے اینڈ پر فلپ ہیوز موجود تھے انہوں نے قدم قدم پر میری رہنمائی کی، میں ابتدا میں کچھ گھبرایا ہوا تھا لیکن رفتہ رفتہ اعتماد حاصل کرتا گیا، بیٹنگ کے دوران انگلش کراؤڈ کی جانب سے ملنے والی سپورٹ میرے لیے حیران کن تھی۔ اسی لیے آؤٹ ہو کر میدان چھوڑتے وقت میں نے کراؤڈ کو سلوٹ کیا۔ تاہم ایشٹن یہاں ایک بات گول کر گئے کہ اسٹیڈیم میں اس وقت ان کی گرل فرینڈ میڈی بھی موجود تھی۔ میڈی کا تعلق پرتھ سے ہے اور وہ یونیورسٹی آف ویسٹرن آسٹریلیا میں قانون کی تعلیم حاصل کر رہی ہے اور ایشٹن اگر کو یہ کارنامہ انجام دیتا دیکھنے کے لیے ان کے والدین جان اور سونیا کے ساتھ خصوصی طور پر میلبورن سے انگلینڈ پہنچی تھیں۔ ایشٹن اگر کو صرف 10 فرسٹ کلاس میچز کا تجربہ تھا، میچ سے قبل کسی کو اندازہ نہ تھا کہ آسٹریلیا انہیں ٹیسٹ کیپ دے گا۔ تاہم انہوں نے غیر متوقع طور پر ٹیسٹ کیپ حاصل کر کے اتنی ہی حیرت انگیز کارکردگی پیش کی۔ میڈی کے ساتھ بیٹھ کر میچ دیکھنے والی آسٹریلین بولنگ کوچ کی اہلیہ کے مطابق جوں جوں میچ آگے بڑھ رہا تھا میڈی کی بے چینی بھی بڑھتی جا رہی تھی۔

☆☆......☆......☆☆

مصباح نے بناڈالا منفرد ریکارڈ

پاکستانی بیٹنگ میں ریڑھ کی حیثیت رکھنے والے کپتان مصباح الحق نے بغیر سنچری بنائے سب سے زیادہ رنز بنانے کا ریکارڈ اپنے نام کرلیا ہے۔ انھوں نے یہ ریکارڈ سینٹ لوشیا میں کھیلے گئے چوتھے ون ڈے میں نصف سنچری اسکور کر کے بنایا۔ مصباح الحق نے 124 ایک روزہ میچوں میں بغیر کوئی سنچری بنائے 3756 رنز اسکور کر کے وسیم اکرم کا ریکارڈ توڑ کر اس فہرست میں پہلا نمبر حاصل کرلیا۔ وسیم اکرم بغیر کوئی سنچری بنائے 3717 رنز بنا کر دوسرے اور معین خان 3267 رنز کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہیں۔ پاکستانی ٹیم کی کئی فتوحات میں اہم کردار ادا کرنے والے مصباح الحق کا ایک روزہ میچز میں سب سے زیادہ اسکور 96 رنز ناٹ آؤٹ ہے۔

لارڈز میں 15 ایشز وکٹیں، سوان کو 79 برس بعد پہلے انگلش اسپنر کا اعزاز حاصل

گریم سوان کو 79 برس بعد لارڈز میں کسی ایشز ٹیسٹ میں 5 وکٹیں لینے والے پہلے انگلش اسپنر کا اعزاز حاصل ہوگیا۔ انھوں نے پہلی اننگز میں آسٹریلیا کو 128 رنز پر ڈھیر کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا، اس سے قبل ہیڈلے ویریٹی نے 1934 میں آسٹریلیا کے خلاف پہلی اننگز میں 61 رنز کے عوض 7 اور پھر 43 رنز دے کر 8 وکٹیں حاصل کیں۔ گریم سوان اپنی اس 5 وکٹوں میں سے ایک پر شرمندگی سے دوچار ہیں جس کی بدولت ان کا نام لارڈز کے آنر بورڈ کی زینت بنا، سوان کے ہاتھوں سے پھسلنے والی گیند فل ٹاس میں تبدیل ہوئی اور آسٹریلوی اوپنر کرس روجرز کے گارڈ پر جا ٹکرائی، انگلش ٹیم کی اپیل پر جنوبی افریقی امپائر ماریس ایراسمس نے انھیں ایل بی ڈبلیو قرار دے دیا، روجرز نے فیصلے کو چیلنج نہیں کیا جبکہ ری پلیز سے ظاہر ہو رہا تھا کہ گیند اسٹمپس سے نہیں ٹکرا رہی تھی۔ سوان نے کہا کہ مجھے اس وکٹ پر کافی شرمندگی ہوئی جب گیند میرے ہاتھ سے پھسلی تو میں نے دیکھا ہی نہیں کہ یہ کہاں گئی۔

ڈیرن سیمی نے ون ڈے کیریئر کے 100 میچز مکمل کر لیے

ویسٹ انڈین آل راؤنڈر ڈیرن سیمی پاکستان کے خلاف دوسرے میچ میں شرکت کر کے کیریئر کے 100 ون ڈے میچز مکمل کر لیے۔ وہ ویسٹ انڈیز کے 27 ویں کھلاڑی ہیں جنہوں نے یہ اعزاز حاصل کیا ہے۔ انہوں نے 2004 میں ون ڈے کرکٹ سے کیریئر کا آغاز کیا۔ انہوں نے اب تک پانچ نصف سنچریز اسکور کی ہیں اور 71 وکٹیں حاصل کی ہیں۔ آسٹریلیا کے خلاف نمبر 9 ویں پوزیشن پر کھیلتے ہوئے 50 گیندوں میں 84 رنز ان کا سب سے زیادہ اسکور ہے۔ انہوں نے ٹیم کی قیادت کرتے ہوئے 2012 ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ ٹائٹل جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ انہوں نے 100 ویں میچ کا اپنے کیریئر کا سب سے یادگار لمحہ اور بڑی کامیابی قرار دیا ہے۔

مہیلا جے وردنے 400 ون ڈے میچز کھیلنے والے دنیا کے تیسرے کھلاڑی بن گئے

سری لنکن بیٹسمین مہیلا جے وردنے 400 ون ڈے میچز کھیلنے والے دنیا کے تیسرے کھلاڑی بن گئے۔ بھارت کیخلاف ٹرائنگولر سیریز کا فائنل کھیل کر وہ اس سنگ میل پر پہنچے، اس سے قبل بھارتی ٹنڈولکر اور سری لنکا کے ہی جے سوریا یہ اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔ جے وردنے دنیا کے واحد پلیئر ہیں جنھوں نے دو مرتبہ مسلسل 100 ون ڈے میچز کھیلنے کا کارنامہ انجام دیا، انھوں نے مئی 1999 سے مارچ 2003 تک مسلسل 119 ون ڈے میچز میں سری لنکا کی نمائندگی کی، نومبر 2005 سے دسمبر 2009 کے دوران انھوں نے 122 ون ڈے میچز کھیلے۔ ان کے علاوہ آرنلڈ رسل دوسرے سری لنکن کرکٹر ہیں جنھوں نے مسلسل 100 ایک روزہ میچز کھیلے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ آئی لینڈرز کے اب تک مجموعی طور پر 693 میچز میں سے 57 فیصد میں جے وردنے اپنے ملک کی نمائندگی کر چکے ہیں۔

ویسٹ انڈیز کا ون ڈے انٹرنیشنل میچوں میں کم سے کم اسکور

ویسٹ انڈیز کی ٹیم گرین شرٹس کے خلاف جب پہلے ون ڈے انٹرنیشنل میچ میں 98 رنز بنا کر آؤٹ ہوئی تو یہ اس طرز کی کرکٹ میں اس کا آٹھواں موقع تھا جبکہ وہ 100 یا کم اسکور پر آؤٹ ہوئے ذیل میں اس کی تفصیل دی جارہی ہے

بمقابلہ	اسکور	اوورز	اوسط	اننگز	نتیجہ	بمقام	سال
جنوبی افریقہ	54	23.2	2.31	2	ہارا	کیپ ٹاؤن	2004
بنگلہ دیش	61	22	2.77	1	ہارا	چٹاگانگ	2011
آسٹریلیا	70	23.5	2.93	1	ہارا	پرتھ	2013
سری لنکا	80	30.4	2.60	1	ہارا	ممبئی	2006
آسٹریلیا	87	29.3	2.94	2	ہارا	سڈنی	1992
زمبابوے	91	31.5	2.85	2	ہارا	سڈنی	2001
کینیا	93	35.2	2.63	2	ہارا	پونے	1996
پاکستان	98	41	2.39	2	ہارا	گیانا	2013

ون ڈے انٹرنیشنل: اوورز کا کوٹہ مکمل ہونے کے باوجود کم سے کم وکٹیں گرنے کا ریکارڈ

سیلیکون ٹرائنگولر کپ میں لیگ میچ کے دوران کنگسٹن میں بھارت کے خلاف سری لنکا نے پورے 50 اوورز کھیلے اور اس کی صرف ایک وکٹ گری 348 کا مجموعہ اس نے حاصل کیا جو کہ اس طرز کی کرکٹ میں کم سے کم وکٹیں گرنے کا ریکارڈ تھا ذیل میں ان مواقع کی تفصیل دی جارہی ہے جبکہ کسی ٹیم نے اوورز کا پورا کوٹہ کھیلنے کے باوجود دو یا کم وکٹیں گنوائیں۔

ٹیم	اسکور	اننگز	اوورز	اوسط	نتیجہ	بمقابلہ	بمقام	سال
سری لنکا	348/1	1	50	6.96	جیتا	بھارت	کنگسٹن	2013
آسٹریلیا	323/2	1	50	6.46	جیتا	سری لنکا	ایڈیلیڈ	1985
پاکستان	220/2	1	50	4.40	ہارا	ویسٹ انڈیز	میلبورن	1992
پاکستان	328/2	1	50	6.56	جیتا	نیوزی لینڈ	شارجہ	1994
جنوبی افریقہ	321/2	1	50	6.42	جیتا	یو اے ای	راولپنڈی	1996
بھارت	329/2	1	50	6.58	جیتا	کینیا	برسٹل	1999
بھارت	376/2	1	50	7.52	جیتا	نیوزی لینڈ	حیدرآباد دکن	1999
زمبابوے	340/2	1	50	6.80	جیتا	نمیبیا	ہرارے	2003
بھارت	311/2	1	50	6.22	جیتا	نمیبیا	پیٹر مرٹزبرگ	2003
آسٹریلیا	359/2	1	50	7.18	جیتا	بھارت	جوہانسبرگ	2003
آسٹریلیا	347/2	1	50	6.94	جیتا	بھارت	بنگلور	2003
ویسٹ انڈیز	304/2	1	5	6.08	ہارا	جنوبی افریقہ	جوہانسبرگ	2004
انگلینڈ	288/2	1	0	5.76	جیتا	بھارت	ساؤتھمپٹن	2007
نیوزی لینڈ	402/2	1	50	8.04	جیتا	آئرلینڈ	آبردین	2008
جنوبی افریقہ	365/2	1	50	7.30	جیتا	بھارت	احمد آباد	2010

ون ڈے میں 200 چھکے، گیل تیسری پوزیشن پر براجمان

ویسٹ انڈین اوپنر کرس گیل ون ڈے انٹرنیشنل میں 200 چھکے لگانے کا سنگ میل عبور کرنے والے تیسرے کرکٹر بن گئے۔ ان سے قبل یہ منفرد اعزاز پاکستانی آل راؤنڈر شاہد آفریدی (308) اور سنتھ جے سوریا (270) کو ہی حاصل تھا، کرس گیل نے سری لنکا کیخلاف ٹرائنگولر سیریز کے افتتاحی میچ میں 100 گیندوں پر 109 کی شاندار اننگز کھیلی، جس میں 9 چوکے اور 7 چھکے شامل رہے۔ گیل اب مجموعی طور پر 202 چھکوں کے ساتھ تیسرے نمبر پر آگئے، اس کے علاوہ یہ ویسٹ انڈین بیٹسمین کی مجموعی طور پر 21 ویں سنچری بنی، ہوم گراؤنڈ میں پانچویں مرتبہ وہ انفرادی اسکور کو تہرے ہندسوں تک پہنچانے میں کامیاب ہوئے، انھوں نے سری لنکا سے قبل بھارت، جنوبی افریقہ، پاکستان اور نیوزی لینڈ کیخلاف بھی ایک ایک سنچری داغی ہے، آل ٹائم ون ڈے سنچری میکرز میں گیل کا پانچواں نمبر ہوگیا، سب سے زیادہ 49 ون ڈے سنچریوں کا ریکارڈ بھارتی لٹل ماسٹر سچن ٹنڈولکر کے قبضے میں ہے، اس کے بعد رکی پونٹنگ (30)، جے سوریا (28) اور سارو گنگولی (22) کے ساتھ موجود ہیں، کنگسٹن میں یہ ان کی تیسری سنچری رہی، اس طرح انھوں نے اس وینیو پر چندرپال کی دو سنچریاں بنانے کا ریکارڈ بھی توڑ ڈالا۔

ون ڈے انٹرنیشنل میچوں میں پاکستان کی سست ترین نصف سنچریاں

ویسٹ انڈیز کے خلاف پہلے ون ڈے انٹرنیشنل میچ میں پاکستانی قائد مصباح الحق نے 121 گیندوں پر 52 رنز کی اننگز کھیلی تو یہ پاکستان کی جانب سے چوتھی سست ترین نصف سنچری تھی۔ ذیل میں دس سست ترین نصف سنچریوں کی تفصیل دی جارہی ہے۔

پلیئر	رنز	بالز	اسٹرائیک	بمقابلہ	بمقام	سال
جاوید میانداد	63*	167	37.72	ویسٹ انڈیز	پرتھ	1989
محسن خان	70	176	39.77	ویسٹ انڈیز	اوول	1983
مدثر نذر	56	136	41.17	انگلینڈ	اوول	1978
مصباح الحق	52	121	42.97	ویسٹ انڈیز	گیانا	2013
عبدالرزاق	50	113	44.24	نیوزی لینڈ	نیپیئر	2001
مدثر نذر	54	117	46..15	ویسٹ انڈیز	پرتھ	1984
محمد حفیظ	53	114	46.49	سری لنکا	دمبولا	2003
صادق محمد	57*	122	46.72	کینیڈا	لیڈز	1979
مدثر نذر	64	135	47.40	آسٹریلیا	شارجہ	1987
شعیب محمد	72*	149	48.32	سری لنکا	پشاور	1985

ویسٹ انڈیز کا ون ڈے انٹرنیشنل میچوں میں کم سے کم اسکور

ویسٹ انڈیز کی ٹیم گرین شرٹس کے خلاف جب پہلے ون ڈے انٹرنیشنل میچ میں 98 رنز بنا کر آؤٹ ہوئی تو یہ اس طرز کی کرکٹ میں اس کا آٹھواں موقع تھا جبکہ وہ 100 یا کم اسکور پر آؤٹ ہوئے ذیل میں اس کی تفصیل دی جارہی ہے

بمقابلہ	اسکور	اوورز	اوسط	اننگز	نتیجہ	بمقام	سال
جنوبی افریقہ	54	23.2	2.31	2	ہارا	کیپ ٹاؤن	2004
بنگلہ دیش	61	22	2.77	1	ہارا	چٹاگانگ	2011
آسٹریلیا	70	23.5	2.93	1	ہارا	پرتھ	2013
سری لنکا	80	30.4	2.60	1	ہارا	ممبئی	2006
آسٹریلیا	87	29.3	2.94	2	ہارا	سڈنی	1992
زمبابوے	91	31.5	2.85	2	ہارا	سڈنی	2001
کینیا	93	35.2	2.63	2	ہارا	پونے	1996
پاکستان	98	41	2.39	2	ہارا	گیانا	2013

شاہد آفریدی نے ون ڈے کرکٹ کی نئی تاریخ رقم کردی !!

شاہد آفریدی نے ویسٹ انڈیز کے خلاف پہلے ون ڈے میں اپنے صلاحیتوں کے ایسے جوہر دکھائے کے سب دنگ رہ گئے۔ ون ڈے کرکٹ میں ایک دن میں آفریدی نے کروڑوں شائقین کے دل ہی نہیں جیتے بلکہ متعدد ریکارڈز بھی بنائے۔ وہ ایسے وقت میں بیٹنگ کیلئے کریز پر آئے جب پاکستانی بیٹسمین ویسٹ انڈیز کے فاسٹ بولرز کے خوف سے کانپ رہے تھے لیکن انہوں نے کریز پر پہنچتے ہی فائٹر کی طرح ایسا جوابی حملہ کیا کہ ویسٹ انڈین بولرز کے چھکے ہی چھڑا دیے۔ 76 رنز کی برق رفتار اننگز کھیل کر سب کو حیران کیا تو پھر اپنی گھومتی گیندوں سے سات کھلاڑیوں کو پویلین بھیج کر دنیائے کرکٹ میں 7000 رنز اور 350 سے زائد وکٹیں حاصل کرنے دے کر 5 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ دوسری مرتبہ 20 نومبر 2011 کو شارجہ میں سری لنکا کے خلاف 75 رنز بنائے اور 35 رنز دے کر 5 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا تھا۔ کسی بھی ون ڈے انٹرنیشنل میں بہترین بولنگ کا اعزاز اب تک سری لنکا کے سابق فاسٹ بولر چمندا واس کے پاس ہے، جنہوں نے 8 اوورز میں 19 رنز

والے واحد کھلاڑی بن گئے۔ یہی نہیں بوم بوم کیریئر میں تین مرتبہ پچاس سے زائد رنز اور پانچ وکٹ حاصل کرنے والے بھی واحد کھلاڑی ہیں۔ دنیا کا کوئی دوسرا کھلاڑی یہ کارنامہ دوبار سے زائد نہیں کرسکا۔ آفریدی نے ویسٹ انڈیز کے خلاف پہلے ون ڈے میں بارہ رنز کے عوض سات وکٹیں حاصل کیں جو پاکستان کی جانب سے بہترین جبکہ مجموعی طور پر چمندا واس کے بعد انگز میں دوسری بہترین بولنگ ہے۔ وہ اننگز میں سات وکٹ لینے والے دنیا کے واحد اسپنر ہیں۔ اب تک 14 کھلاڑیوں نے 16 مرتبہ یہ کارنامہ انجام دیا ہے۔ ون ڈے کرکٹ کی تاریخ میں پہلی بار پانچ وکٹ اور نصف سنچری کا انوکھا کارنامہ ویسٹ انڈیز کے عظیم کھلاڑی ویوین رچرڈز نے انجام دیا تھا جنہوں نے مارچ 1987 میں نیوزی لینڈ کے خلاف ڈنیڈن میں 119 رنز بھی بنائے اور 41 رنز دے کر 5 کھلاڑیوں کو بھی آؤٹ کیا۔ پاکستانی کھلاڑی عبدالرزاق نے جنوری 2000 میں ہوبارٹ میں بھارت کے خلاف 70 رنز کی ناقابل شکست اننگز بھی کھیلی تھی اور 48 رنز دے کر 5 کھلاڑیوں کو بھی آؤٹ کیا۔ شاہد آفریدی نے پہلی مرتبہ 27 اکتوبر 2000 میں لاہور میں انگلینڈ کے خلاف 61 رنز بنائے اور 40 رنز دے کر زمبابوے کے خلاف 8 وکٹیں لی تھیں۔ ایک میچ میں 7 وکٹوں کا کارنامہ انجام دینے والے شاہد آفریدی پاکستان کے تیسرے بولر ہیں، ان سے قبل یہ کارنامہ عاقب جاوید اور وقار یونس انجام دے چکے ہیں۔ عاقب جاوید نے 25 اکتوبر 1991 کو شارجہ میں بھارت کے خلاف 10 اوورز میں 37 رنز کے عوض 7 وکٹیں لی تھیں جبکہ وقار یونس نے 17 جون 2001 میں لیڈز میں انگلینڈ کے خلاف 10 اوورز میں 36 رنز دے کر 7 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا تھا۔ میچ میں شاہد آفریدی نے مجموعی طور پر کیریئر کا 30 واں ون ڈے مین آف دی میچ ایوارڈ حاصل کیا۔ ویسٹ انڈیز کے خلاف پہلے ون ڈے میچ میں شاہد آفریدی نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ یہ پہلا موقع نہیں کہ ہے جب کہنہ مشق آل راؤنڈر ٹیم سے باہر ہو کر واپس آئے اور فتح گر کارکردگی پیش کی۔ شاہد آفریدی کو کم بیک کنگ کہا جاسکتا ہے۔ انہوں نے ڈراپ ہو کر ٹیم میں واپس آ کر اپنے پہلے میچ میں عموما یادگار کھیل پیش کر کے ناقدین کو خاک چاٹنے پر مجبور کیا ہے۔ کیریئر میں یہ آٹھواں موقع تھا کہ جب وہ کم از کم ایک سیریز کیلئے ڈراپ ہوئے اور اس کے پہلے میچ میں انہوں نے سات مرتبہ بیٹنگ کی اور چار نصف سنچریز کی مدد سے مجموعی طور پر 46.85 فی اننگز کی اوسط سے رنز اسکور کیے۔ ساتھ ہی 23 وکٹیں حاصل کیں۔ انہوں نے ان آٹھ میچوں میں چار بار مین آف دی میچ ایوارڈز حاصل کئے۔ قومی کرکٹ ٹیم کے اسٹار آل راؤنڈر شاہد آفریدی کا کہنا تھا کہ میں نے کبھی ہمت نہیں ہاری، خود کو یقین دلاتا رہا، ٹیم میں واپسی کے لیے سخت محنت کی، اب وقت آ گیا ہے کہ ٹیم کو کچھ دوں، صرف اپنی جگہ برقرار رکھنے کے لیے نہیں کھیل رہا انہوں نے کہا کہ میدان میں ایک عزم اور مقصد لے کر اترا تھا کہ ٹیم کے لیے کچھ کرنا ہے، مثبت سوچ اپنائی اور کامیاب رہا، سپورٹ کرنے پر وطن میں موجود پرستاروں کا شکر گذار ہوں انہوں نے کہا کہ لگتا ہے کہ یہ پچ میری بولنگ کیلئے ہی بنائی گئی تھی۔ بیٹنگ اپنے انداز
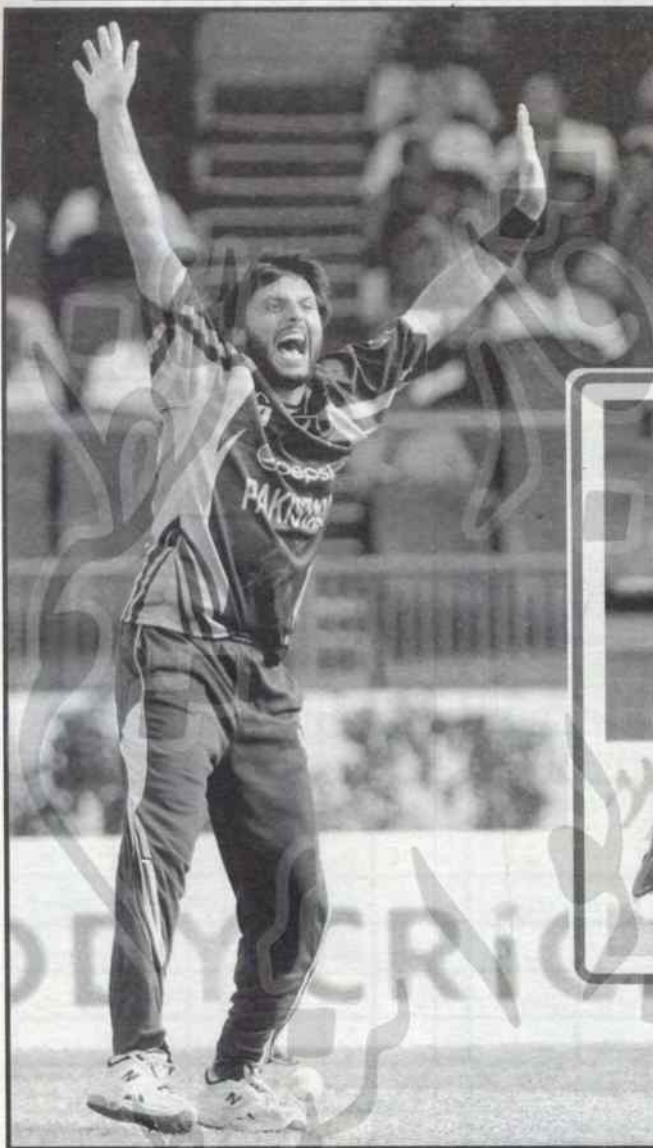
سے کی، جانتا تھا کہ دوسرے اینڈ پر مصباح موجود ہیں، ان سے کہا وہ صبر سے کھیلیں میں اپنا فطری کھیل پیش کرتا ہوں دیکھتے ہیں کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ آفریدی نے کہا کہ پیشہ وارانہ زندگی میں متعدد مرتبہ نشیب و فراز سے گزرنا پڑا اور مختلف حالات کا سامنا کیا چنانچہ اس حوالے سے عنقریب اپنے تاثرات قلمبند کر کے اسے کتابی شکل دوں گا، یکم مارچ 1980 کو خیبر ایجنسی میں آنکھ کھولنے والے 33 سالہ شاہد خان آفریدی کا کہنا ہے کہ کراچی کے علاقہ فیڈرل بی ایریا میں ہوش سنبھالا تو کرکٹ ہی کرکٹ نظر آئی اور مجھے بھی اس کا جنون ہو گیا، حوصلہ افزائی کرنے والوں کی سفارش کے بعد والد نے بھی اعتماد دیا، 1998 میں نیشنل اسٹیڈیم میں آسٹریلیا کے خلاف پہلا ٹیسٹ کھیلنے والے شاہد آفریدی نے 27 میچوں میں 1716 رنز بنانے کے ساتھ 48 وکٹیں بھی حاصل کیں جبکہ 354 ون ڈے انٹرنیشنل میچوں میں 7201 رنز اور 348 وکٹیں ان کا مقدر بن چکی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آج بھی لوگ اسی والہانہ محبت اور پیار سے ملتے ہیں جو میرے لیے باعث فخر ہے، مجھے بھی اپنے وطن اور مٹی سے پیار ہے اور دنیا میں کہیں بھی ہوں جلد پاکستان لوٹنے کی کوشش کرتا ہوں، انھوں نے کہا قومی ٹیم میں مختلف کپتانوں کی قیادت میں کھیلنے کا موقع ملا، وسیم اکرم اچھے کپتان تھے، انضمام الحق، وقار یونس اور معین خان بھی بہترین قائدانہ صلاحیتوں کے مالک تھے، شاہد آفریدی کا کہنا ہے کہ میں نے بطور کپتان سینئر کھلاڑیوں کو متحد کیا اور جونیئر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی جس سے ان کی کارکردگی بھی بہتر ہوئی، پاکستان میں کوئی بھی آسانی سے قیادت نہیں چھوڑتا مگر میں ازخود کپتانی سے الگ ہوا۔ پی سی بی کے چیئرمین اعجاز بٹ سے اختلاف تھا لیکن ان کے بعد آنے والے موجودہ چیئرمین ذکا اشرف نے حوصلہ افزائی کی، شاہد آفریدی نے کہا کہ کبھی بھی کسی بولر یا بیٹسمین سے خوفزدہ نہیں ہوا، تیز ترین سنچری بنانے کا علم خواب میں ہو گیا تھا، بھارتی کرکٹر گوتم گمبھیر کو کبھی بھی پسند نہیں کیا، چاروں بیٹیاں اللہ کی رحمت ہیں، ان کی تربیت میں اہلیہ کا نمایاں کردار ہے اور وہ اچھی بیوی کی طرح اپنی ذمہ داری نبھاتی ہیں، شاہد آفریدی نے کہا کہ والدین کا نعم البدل نہیں ہوتا نوجوان اپنے والدین کی قدر اور احترام کریں۔ سابق کپتان شاہد خان آفریدی نے مسلسل خراب کارکردگی کے باعث رضاکارانہ طور پر سینٹرل کنٹریکٹ کی اے کیٹگری چھوڑنے کی پیشکش کر دی تھی لیکن پی سی بی نے ان کی پیشکش کو مسترد کر دیا فارم میں واپسی، آفریدی نے عبدالقادر کی شاگردی بھی اختیار کی وہ سابق اسپن اسٹار کے مشوروں سے اپنی بولنگ میں بہتری لانے کی کوششوں میں مصروف ہیں، آفریدی نے کہا کہ اگرچہ میں اور عبدالقادر بالکل مختلف انداز کے بولرز ہیں مگر ان کے مشورے کافی قیمتی ہیں، میں ان کے ساتھ اپنی بولنگ میں پہلے جیسا مہلک پن واپس لانے کے لیے سخت محنت کر رہا ہوں، پاکستان کی اگلی انٹرنیشنل آزمائش سے قبل میں اپنی بولنگ پر توجہ مرکوز رکھتے ہوئے بہترین فارم واپس حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ شاہد آفریدی نے انکشاف کیا کہ گھٹنے میں تکلیف کی وجہ سے بھی بولنگ متاثر ہوئی ہے، انھوں نے کہا کہ اس مسئلہ کی وجہ سے میں درست انداز میں بولنگ نہیں کر پا رہا تھا مگر اب یہ مسئلہ حل ہو چکا ہے۔ آفریدی نے کہا کہ جب کوئی پلیئر آؤٹ آف فارم ہو تو لوگ اس کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کا نوٹس لیتے ہیں، البتہ ان فارم کھلاڑی کی بڑی غلطیاں بھی نظر انداز کر دی جاتی ہیں، میں ان سب باتوں سے مایوس نہیں اور اپنے کھیل پر توجہ دے رہا ہوں۔ شاہد آفریدی نے کہا کہ میں جی حضوری والا آدمی نہیں ہوں، جب وقار یونس کوچ تھے تو ٹیم انتظامیہ یہ توقع رکھتی تھی کہ میں ان کی ہر بات پر جی سر، جی سر کروں گا، یہ میرے لیے ممکن نہ تھا اس لیے میں نے وقار کی موجودگی میں کرکٹ نہ کھیلنے کا فیصلہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ذکا اشرف کے چیئرمین بننے کے بعد انہیں کپتان بننے کی پیشکش کی گئی تھی لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ وہ مصباح الحق اور محمد حفیظ کو سپورٹ کرنا چاہتے ہیں۔ نوجوان کھلاڑیوں کو قومی ٹیم میں لانے کی حمایت کرتے ہوئے شاہد آفریدی نے چند کھلاڑیوں کی نشاندہی بھی کی جن میں احمد شہزاد، عمر اکمل، فواد عالم اور عمر امین کے علاوہ عدیل ملک، ذوالفقار بابر اور رضا حسن شامل تھے۔ انہوں نے کہا کہ عمر اکمل کو ہیرو بننے کے بجائے اپنی بیٹنگ پر توجہ دینی چاہیے، اس کے پاس بہت اچھے شاٹس ہیں اور وہ دیگر کھلاڑیوں کے ساتھ مل کر پاکستانی بیٹنگ لائن اپ کی ریڑھ کی ہڈی بن سکتا ہے۔ شاہد آفریدی نے کہا کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ لوگ مصباح الحق پر اعتراض کیوں کرتے ہیں، جبکہ وہ اس وقت بہترین فارم میں ہیں۔ ذرائع ابلاغ کو آگے بڑھ کر مصباح کو سپورٹ کرنا چاہیے۔ بوم بوم آفریدی نے کہا ہے کہ وہ 2015 کا ورلڈ کپ کھیلنا چاہتے ہیں اور اس ایونٹ تک اگر وہ خود کو فٹ نہ رکھ سکے تو کرکٹ کو خیر آباد کہہ دیں گے۔ شاہد آفریدی نے کہا کہ وہ صرف ٹی 20 نہیں بلکہ ون ڈے بھی کھیلنا چاہتے ہیں جس کے لئے وہ ان دنوں نیٹ پریکٹس کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ پاکستان میں لوگوں کی یادداشت کمزور ہے اور وہ پرانی اور میچ وننگ پرفارمنس بھول جاتے ہیں لیکن وہ لوگوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ آج بھی بہت سے کھلاڑیوں سے بہتر ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی کے دوران جب مجھے پاکستانی ٹیم سے ڈراپ کیا گیا اس وقت میرے کھیل میں اگر کوئی خامی تھی اسے دور کرانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ ان کے کھیل میں اگر کوئی خامی ہے تو ٹیم انتظامیہ انہیں دور کرانے کیلئے اکیڈمی کے کوچز کی خدمات حاصل کرے مگر میرے کیس میں ایسا نہیں ہوا اور مجھے دوبارہ ٹیم میں لے لیا گیا۔ خامیوں کو دور کرانے کیلئے اکیڈمی سب سے بہتر جگہ ہوتی ہے۔ شاہد آفریدی نے کہا کہ میرے خیال میں میری کرکٹ باقی ہے۔ اگر پی سی بی حکام سمجھتے ہیں کہ میرا کیریئر ختم ہو گیا وہ مجھے بتائیں میں ایک لمحہ ضائع کیے بغیر کرکٹ کو خیر باد کہہ دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں اس وقت پاکستان میں سینئر کھلاڑیوں کا متبادل کوئی نہیں ہے۔ میں نے کپتان بن کر کوشش کی کہ جونیئرز کی حوصلہ افزائی کروں میں

ایک روزہ کرکٹ میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے بالرز(350 یا زائد)

بالرز	ملک	میچز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
مرالی دھرن	سری لنکا	350	534	7/30	23.08	3.93	10
وسیم اکرم	پاکستان	356	502	5/15	23.52	3.89	6
وقار یونس	پاکستان	262	416	7/36	23.84	4.68	13
چمندا واس	سری لنکا	322	400	8/19	27.53	4.18	4
شان پولاک	جنوبی افریقہ	303	393	6/35	24.50	3.67	5
گلین میک گرا	آسٹریلیا	250	381	7/15	22.02	3.88	7
بریٹ لی	آسٹریلیا	221	380	5/22	23.36	4.75	9
شاہد آفریدی	پاکستان	355	351	6/38	34.02	4.61	9

ون ڈے میں سب سے زیادہ مین آف دی میچ ایوارڈز لینے والے کھلاڑی

کھلاڑی	ملک	میچز	ایوارڈز	دورانیہ
سچن ٹنڈولکر	بھارت	463	62	1989-2012
سنتھ جیاسوریا	سری لنکا	445	48	1989-2011
جیک کیلس	جنوبی افریقہ	321	32	1996-2012
رکی پونٹنگ	آسٹریلیا	375	31	1995-2012
ویوین رچرڈز	ویسٹ انڈیز	187	31	1975-1991
سارو گنگولی	بھارت	311	31	1992-2007
برائن لارا	ویسٹ انڈیز	299	30	1990-2007
اروندا ڈی سلوا	سری لنکا	308	30	1984-2003
شاہد آفریدی	پاکستان	355	30	1996-2013
سعید انور	پاکستان	247	28	1989-2003

ون ڈے انٹر نیشنل میں بہترین بالنگ(7 یا زائد وکٹ)

بالرز	ملک	اوورز	میڈن	رنز	وکٹ	بمقابلہ	بمقام	سال
چمندا واس	سری لنکا	8	3	19	8	زمبابوے	کولمبو	2001
شاہد آفریدی	پاکستان	9	3	12	7	ویسٹ انڈیز	گیانا	2013
گلین میک گرا	آسٹریلیا	7	4	15	7	نمیبیا	پوشف اسٹروم	2003
اینڈی بکل	آسٹریلیا	10	0	20	7	انگلینڈ	پورٹ الزبتھ	2003
مرالی دھرن	سری لنکا	10	1	30	7	بھارت	شارجہ	2000
وقار یونس	پاکستان	10	0	36	7	انگلینڈ	لیڈز	2001
عاقب جاوید	پاکستان	10	1	37	7	بھارت	شارجہ	1991
ونسٹن ڈیوس	ویسٹ انڈیز	10.3	0	51	7	آسٹریلیا	لیڈز	1983

ایک ون ڈے میں پانچ وکٹیں اور نصف سنچری بنانے کا کارنامہ

کھلاڑی	ملک	رنز	بالنگ	بمقابلہ	بمقام	سال
ویوین رچرڈز	ویسٹ انڈیز	119	5/41	نیوزی لینڈ	ڈنیڈن	1987
کرش سری کانت	بھارت	70	5/27	نیوزی لینڈ	وشاکھاپٹنم	1988
مارک واہ	آسٹریلیا	57	5/24	ویسٹ انڈیز	ملبورن	1992
لانس کلوزنر	جنوبی افریقہ	54	6/49	سری لنکا	لاہور	1997
عبدالرزاق	پاکستان	70*	5/48	بھارت	ہوبارٹ	2000
گریم ہک	انگلینڈ	80	5/33	زمبابوے	ہرارے	2000
شاہد آفریدی	پاکستان	61	5/40	انگلینڈ	لاہور	2000
سارو گنگولی	بھارت	71*	5/34	زمبابوے	کانپور	2000
اسکاٹ اسٹائرس	نیوزی لینڈ	63*	6/25	ویسٹ انڈیز	پورٹ آف اسپین	2002
رونی ایرانی	انگلینڈ	53	5/26	بھارت	اوول	2002
کرس گیل	ویسٹ انڈیز	60	5/46	آسٹریلیا	سینٹ جارجز	2003
پال کالنگ ووڈ	انگلینڈ	112*	6/31	بنگلہ دیش	ناٹنگھم	2005
سنیل دھنی رام	کینیڈا	79	5/32	برمودا	کنگ سٹی	2008
یوراج سنگھ	بھارت	50*	5/31	آئرلینڈ	بنگلور	2011
شاہد آفریدی	پاکستان	75	5/35	سری لنکا	شارجہ	2011
شاہد آفریدی	پاکستان	76	7/12	ویسٹ انڈیز	گیانا	2013

ون ڈے انٹرنیشنل میں اسپنر کی بہترین بالنگ

بالرز	ملک	اوورز	میڈن	رنز	وکٹ	بمقابلہ	بمقام	سال
شاہد آفریدی	پاکستان	9	3	12	7	ویسٹ انڈیز	گیانا	2013
مرالی دھرن	سری لنکا	10	1	30	7	بھارت	شارجہ	2000
انیل کمبلے	بھارت	6.1	2	12	6	ویسٹ انڈیز	کولکتہ	1993
اجنتھا مینڈس	سری لنکا	8	1	13	6	بھارت	کراچی	2008
مرلی کارتھک	بھارت	10	3	27	6	آسٹریلیا	ممبئی	2007
سنتھ جیاسوریا	سری لنکا	9.5	0	29	6	انگلینڈ	موراتوا	1993
اجنتھا مینڈس	سری لنکا	9	0	29	6	زمبابوے	ہرارے	2008
شاہد آفریدی	پاکستان	10	0	38	6	آسٹریلیا	دبئی	2009
گریم کریمر	زمبابوے	10	0	46	6	کینیا	ہرارے	2009
سنیل جوشی	بھارت	10	6	6	5	جنوبی افریقہ	نیروبی	1999

خوش قسمت رہا کہ مجھے یونس خان، مصباح الحق، محمد حفیظ، شعیب ملک اور شعیب اختر نے بھی بھرپور سپورٹ کیا۔

مایوس کن کارکردگی کے بعد ٹیم سے باہر کیے جانے والے شاہد آفریدی کے لیے چیمپئنز ٹرافی جیسے اہم ٹورنامنٹ سے اخراج بہت ہی سبق آموز تھا اور انہوں نے اس کا تمام تر غصہ واپسی کے ساتھ ہی پروویڈنس، گیانا میں ویسٹ انڈیز کے خلاف نکالا۔ ایک ایسے موقع پر جب پاکستان 47 رنز پر 5 وکٹیں گنوا بیٹھا تھا اور ٹیم کے تہرے ہندسے تک پہنچنے کی امیدیں بھی بہت کم دکھائی دیتی تھیں، شاہد آفریدی نے 55 گیندوں پر 76 رنز کی شاہکار اننگز کھیلیں۔ صورتحال کے پیش نظر زیادہ سے زیادہ دیر کریز پر ٹکے رہنے اور صرف خراب گیندوں ہی کو کھیلنے کی ضرورت تھی، شاہد آفریدی نے پانچ شاندار چھکوں اور 5 چوکوں سے مزین ایک ایسی اننگز کھیلی، جو طویل عرصے سے ان پر قرض تھی۔ حالیہ دورِ جنوبی افریقہ میں بھی انہوں نے ایک اچھی اننگز کھیلی لیکن وہ فاتحانہ کردار ادا نہ کر سکی، جبکہ یہ باری بلاشبہ فتح گر تھی۔ اگر معاملہ یہیں پر ٹھہرا رہتا تو الگ بات تھی لیکن 224 رنز کے ایک معمولی سے ہدف کے دفاع میں پاکستان نے شاہد آفریدی ہی کی بدولت ویسٹ انڈیز کو دھول چٹائی۔ شاہد نے اپنے 9 اوورز میں صرف 12 رنز دے کر 7 وکٹیں حاصل کی جو ان کے کیریئر کی بہترین بالنگ بھی تھی، بلکہ کسی بھی پاکستانی بالر کی جانب سے کی گئی ایک روزہ تاریخ کی بہترین بالنگ تھی۔ بس وہ ایک وکٹ سے رہ گئے ورنہ چمندا واس کا عالمی ریکارڈ بھی توڑ دیتے۔ اسی کارکردگی کی بدولت انہیں میچ کے بہترین کھلاڑی کے اعزاز سے نوازا گیا۔ یہ آفریدی کے 355 ایک روزہ میچز پر مشتمل طویل کیریئر میں 30 واں موقع تھا کہ انہیں مردِ میدان کا خطاب ملا۔ یہ بذاتِ خود ایک قومی ریکارڈ ہے یعنی پاکستان کی جانب سے کھیلتے ہوئے سب سے زیادہ مین آف دی میچ ایوارڈز۔ وہ سب سے زیادہ ایوارڈز لینے والے سرفہرست دس بین الاقوامی کھلاڑیوں میں بھی شامل ہیں۔ ایک روزہ کرکٹ کی تاریخ میں سب سے زیادہ مین آف دی میچ ایوارڈز بھارت کے سچن ٹنڈولکر نے حاصل کیے ہیں جن کی تعداد 62 ہے اور اس معاملے میں کوئی کھلاڑی ان کے قریب بھی نہیں۔ سری لنکا کے سنتھ جیاسوریا 48 ایوارڈز کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں۔

شاہد آفریدی نے ایک روزہ میچ میں نصف سنچری اسکور کرنے اور 5 وکٹیں حاصل کرنے کا کارنامہ تیسری مرتبہ انجام دے کر ایک انوکھا ریکارڈ اپنے نام کیا۔ شاہد آفریدی نے 55 گیندوں پر 76 رنز کی بہترین اننگز کھیلی اور اس کے بعد 9 اوورز میں 12 رنز دے کر 7 وکٹیں حاصل کیں۔ یہ ایک روزہ کرکٹ کی تاریخ میں کسی بھی بالر کی دوسری بہترین بالنگ ہے۔ یوں ان کے کیریئر میں یہ تیسرا موقع آیا کہ انہوں نے کسی میچ میں نصف سنچری بھی بنائی اور بعد ازاں 5 یا زیادہ بلے بازوں کو شکار بھی بنایا۔ کرکٹ کی تاریخ میں پہلی بار یہ انوکھا کارنامہ ویسٹ انڈیز کے عظیم کھلاڑی ویوین رچرڈز نے انجام دیا تھا جنہوں نے مارچ 1987 میں نیوزی لینڈ کے خلاف ڈنیڈن میں 119 رنز بھی بنائے اور 41 رنز دے کر 5 کھلاڑیوں کو بھی آؤٹ کیا۔ اس فہرست میں شاہد آفریدی کے علاوہ واحد پاکستانی کھلاڑی عبد الرزاق ہیں جنہوں نے جنوری 2000 میں ہوبارٹ میں بھارت کے خلاف 70 رنز کی ناقابل شکست اننگز بھی کھیلی تھی اور 48 رنز دے کر روایتی حریف کے 5 کھلاڑیوں کو بھی آؤٹ کیا۔ ایک روزہ کرکٹ کی تاریخ میں کسی آل راؤنڈر کو یہ اعزاز حاصل نہیں کہ اس نے اپنے کیریئر میں دو مرتبہ بھی کسی میچ میں نصف سنچری بنانے کے ساتھ پانچ وکٹیں حاصل کی ہوں جبکہ شاہد آفریدی نے تیسری بار یہ انوکھا اعزاز حاصل کیا۔

پاکستان کے شاہد آفریدی 350 ایک روزہ وکٹیں حاصل کر کے ون ڈے کرکٹ کی تاریخ کے 8 ویں بالر بن چکے ہیں جنہیں اس سنگ میل کو عبور کرنے کا موقع ملا۔ شاہد کافی عرصے سے بالنگ کے شعبے میں جدوجہد کرتے دکھائی دے رہے تھے۔ 2011 میں وکٹوں کے انبار لگا دینے کے بعد ان کی توپ کے گولے ایسے خاموش ہوئے کہ گزشتہ ڈیڑھ سال میں انہیں صرف 5 وکٹیں ملیں اور گزشتہ کئی ماہ میں تو ایک بھی نہیں۔ بلے نے بھی چپ کا روزہ رکھا ہوا تھا، یہی وجہ ہے کہ ٹیم میں ان کی آوت جاوت کا سلسلہ جاری رہا۔ لیکن اب جبکہ چیمپئنز ٹرافی میں پاکستان کی بدترین کارکردگی کے بعد انہیں واپس بلایا گیا تو انہوں نے پہلے ہی ون ڈے میں نہ صرف قیمتی نصف سنچری اسکور کی بلکہ بعد ازاں مسلسل دو گیندوں پر ویسٹ انڈیز کے دو کھلاڑی آؤٹ کر کے ویسٹ انڈیز پر کاری ضرب بھی لگائی۔ یوں انہوں نے اپنی 350 ایک روزہ وکٹیں بھی مکمل کیں۔ شاہد آفریدی سے قبل وسیم اکرم اور وقار یونس ہی ایسے گیند باز ہیں جنہوں نے اس سے آگے کا سفر کیا ہے۔ وسیم اکرم 502 وکٹوں کے ساتھ اب بھی پاکستان کی جانب سے ون ڈے کرکٹ میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے بالر ہیں جبکہ وقار یونس کی وکٹوں کی تعداد 416 ہے۔ شاہد آفریدی نے اس میچ سے قبل 354 میچز میں 34.30 کے اوسط سے 348 وکٹیں حاصل کر رکھی تھیں۔ ان کا فی اوور رنز دینے کا اوسط 4.62 تھا جبکہ بہترین بالنگ 38 رنز دے کر 6 وکٹیں۔ ون ڈے کرکٹ میں سب سے زیادہ وکٹیں حاصل کرنے کا اعزاز سری لنکا کے متیاہ مرلی دھرن کے پاس ہے جنہوں نے 534 وکٹیں حاصل کر رکھی ہیں جبکہ اس کے فوراً بعد پاکستان کے "دونوں ڈبلیوز" کا نام آتا ہے۔

کامران زمبابوے جانے کے خواہاں

دورہ ویسٹ انڈیز کیلئے اسکواڈ سے ڈراپ ہونے کے باوجود وکٹ کیپر کامران اکمل نے ہمت نہیں ہاری، وہ اب ٹیم کے ہمراہ زمبابوے جانے کے خواہاں ہیں۔انھوں نے امریکا سے واپسی کے بعد نیشنل کرکٹ اکیڈمی لاہور میں پریکٹس شروع کردی، ان کا کہنا ہے کہ بیٹنگ آرڈر میں بار بار تبدیلی کی وجہ سے کارکردگی متاثر ہوئی، سخت محنت سے خامیاں دور کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔کامران نے کہا کہ چیمپئنز ٹرافی کے دوران وکٹ کیپنگ میں پرفارمنس اچھی رہی، بیٹنگ آرڈر میں بار بار تبدیلی کی وجہ سے بھرپور کوشش کے باوجود رنز نہ کرسکا، انھوں نے کہا کہ کسی بھی بیٹسمین کی پوزیشن تبدیل ہوتی رہے تو کارکردگی میں تسلسل نہیں رہتا۔انگلینڈ میں مجھے ضرورت کے مطابق کبھی ابتدائی تو کبھی نچلے نمبرز پر بھیجا گیا، توجہ منتشر ہونے سے توقعات پر پورا اترنے میں کامیاب نہ ہوسکا، انھوں نے کہا کہ پرفارمنس بہتر بنانے کیلئے سخت محنت شروع کردی، بطور پروفیشنل کرکٹر فٹنس برقرار رکھنا ضروری ہے، این سی اے میں دستیاب سہولیات اور کوچنگ اسٹاف کی خدمات سے بھرپور فائدہ اٹھاتے اپنی خامیاں درست کرنے کی کوشش کروں گا، بیٹنگ کے ساتھ وکٹ کیپنگ پر بھی بھرپور توجہ دے رہا ہوں، میری نظریں دورہ زمبابوے پر مرکوز ہیں، سلیکٹرز نے موقع دیا تو انتخاب درست ثابت کردوں گا۔

آسٹریلیا میں نائٹ ٹیسٹ کے انعقاد کی کوششیں تیز

آسٹریلیا میں نائٹ ٹیسٹ کے انعقاد کی کوششوں میں تیزی آگئی، نشریاتی ادارے نے 3 برس کے اندر فلڈ لائٹس میں میچز کے آغاز کی منصوبہ بندی شروع کردی۔کرکٹ آسٹریلیا سے آزمائشی بنیادوں پر ایک مقابلہ رات میں کھیلنے کی درخواست بھی کردی گئی انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کافی عرصے سے نائٹ ٹیسٹ کرکٹ کے انعقاد کا خواب دیکھ رہی ہے، اس مقصد کیلئے موزوں گیند کی تلاش جاری اور مختلف ممالک کے فرسٹ کلاس میچز میں آزمائش بھی ہوچکی ہے مگر ابھی تک کوئی بڑی پیشرفت سامنے نہیں آئی، اب اس خواب کو حقیقت میں بدلنے کا بیڑا آسٹریلیا کے نشریاتی ادارے چینل نائن نے اٹھالیا۔اس نے 3 برس میں فلڈ لائٹس میں سفید لباس کے ساتھ روایتی پانچ روزہ کرکٹ کی منصوبہ بندی شروع کردی، اس سلسلے میں کرکٹ آسٹریلیا سے آزمائشی بنیادوں پر ایک ٹیسٹ کے انعقاد کی درخواست بھی کی گئی ہے۔کرکٹ آسٹریلیا کے آفیشل براڈ کاسٹر کے ایگزیکٹیو پروڈیوسر بریڈ میک نمارا کا کہنا ہے کہ ہم نے اس سلسلے میں بورڈ سے بات چیت شروع کردی، ون ڈے اور ٹوئنٹی 20 کے برعکس ٹیسٹ کرکٹ کے ساتھ ایک بڑا مسئلہ میچز کے دن میں ہونا ہے، اس وقت لوگوں کی اکثریت اپنے دفاتر، یا پھر اسکول کالجز میں ہوتی ہے، اس لیے ناظرین کی تعداد بہت کم رہتی ہے، اگر نائٹ ٹیسٹ کا خواب حقیقت بنے تو اس سے نہ صرف ہم براڈ کاسٹرز بلکہ خود کرکٹ کو بھی فائدہ ہوگا۔ایک بار نائٹ ٹیسٹ شروع ہونے کی دیر ہے پھر یہ دنیا بھر میں کھیلا جانے لگے گا، آسٹریلیا اور انگلینڈ میں ٹیسٹ کلچر کافی مضبوط اور یہاں پر اسے حقیقت کا روپ دیا جاسکتا ہے، انھوں نے مزید کہا کہ اس قسم کے مقابلوں میں پنک بال ہی زیادہ مناسب رہے گی۔

شعیب ملک اور ثانیہ مرزا کیلئے ایک ساتھ گھر پر وقت گزارنا خواب بن گیا

شعیب ملک اور ثانیہ مرزا دونوں الگ ممالک اور الگ کھیلوں سے تعلق رکھنے کی وجہ سے اپنی دنیا میں کافی مصروف رہتے ہیں، دونوں کی شادی کو کافی عرصہ ہوچکا مگر اب تک انھیں باقاعدہ طور پر گھر بسانا نصیب نہیں ہوا، مشترکہ رہائش کیلئے دونوں کا دبئی میں گھر موجود مگر ان کے پاس اتنا وقت ہی نہیں کہ وہ ایک ساتھ اس میں کچھ دن گزار سکیں۔ حال ہی میں دونوں کی انگلینڈ میں ملاقات ہوئی جہاں پر شعیب چیمپئنز ٹرافی اور ثانیہ ومبلڈن ٹینس کے سلسلے میں آئی ہوئی تھیں۔ثانیہ مرزا نے اس حوالے سے کہا کہ معروف ترین شیڈول کی وجہ سے نجی زندگی کیلئے وقت نکالنا کافی مشکل ہوتا ہے، دونوں کے مل بیٹھنے کا انحصار ہماری شیڈولنگ پر ہے، حال ہی میں انگلینڈ میں

ہماری ملاقات ہوئی جہاں وہ چیمپئنز ٹرافی کھیلنے کیلئے موجود تھے، میں جلد ہی انھیں دوبارہ دیکھنے والی ہوں مگر یہ ملاقاتیں سفر کے دوران ہوتی ہیں گھر پر تو ہم مل ہی نہیں پاتے۔

عرفان کو احتیاط سے استعمال نہ کیا تو کیریئر مختصر ہوجائیگا، شبیر احمد

پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق فاسٹ بالر شبیر احمد نے کہا ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ نے رمضان کرکٹ ٹورنامنٹ کے انعقاد کے لئے غلط وقت کا انتخاب کیا ہے جس سے انگلینڈ میں لیگ کھیلنے میں مشغول کھلاڑی متاثر ہونگے۔محمد عرفان کو احتیاط سے استعمال نہ کیا گیا تو ان کا انٹرنیشنل کیریئر مختصر ہوجائے گا شبیر احمد پاکستان کی جانب سے 10 ٹیسٹ میچز کے علاوہ 32 ایک روزہ بین الاقوامی میچ اور ایک ٹی 20 بھی کھیل چکے ہیں۔ڈومیسٹک

کرکٹ میں وہ یو بی ایل کرکٹ ٹیم کے کپتان ہیں۔انہوں نے کہا کہ پی سی بی کو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنی چاہئے اور کم از کم ان کھلاڑیوں کو چھوٹ دینی چاہئے جو انگلینڈ میں لیگ کھیل کر اپنی معاشی مشکلات کو کم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ محمد عرفان کو اہم میچوں میں ہی کھلایا جائے اور اسے احتیاط سے استعمال کیا جائے اگر اسے ہر میچ میں میدان میں اتارا گیا تو اس کا انٹرنیشنل کیریئر مختصر ہوجائے گا وہ ایک بہترین بالر ہے اور آگے چل کر پاکستان کے لئے فتوحات میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔انہوں نے ایک سوال پر کہا کہ میں نے اپنے کیریئر میں پاکستان کی فتح کے لئے محنت کی اور میرے ساتھ جو بھی ہوتا رہا میں اس پر کسی کو قصوروار نہیں ٹھہراتا میں اپنے انٹرنیشنل کیریئر سے مطمئن ہوں اور اب یو بی ایل کی جانب سے ڈومیسٹک کرکٹ کھیل رہا ہوں۔

مشفیق الرحیم بنگلہ دیش ٹیم کے کپتان مقرر

بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ نے مشفیق الرحیم کو رواں برس 31 دسمبر تک کرکٹ ٹیم کا کپتان مقرر کردیا ہے۔یہ فیصلہ بی سی بی ایڈہاک کمیٹی کے اجلاس میں کیا گیا۔واضح رہے کہ مشفیق نے مئی میں زمبابوے کے خلاف ون ڈے سیریز میں شکست کے بعد عہدے سے مستعفی ہونے کا اعلان کیا تھا لیکن بورڈ چیف نظم الحسن کی مداخلت کے بعد انہوں نے فیصلہ واپس لے لیا تھا۔نیوزی لینڈ کی ٹیم اکتوبر میں بنگلہ دیش کا دورہ کرے گی۔

اکرم رضا نے ڈومیسٹک امپائرنگ کو خیرباد کہہ دیا

سابق ٹیسٹ کرکٹر اکرم رضا نے پی سی بی کے ناروا سلوک سے دلبرداشتہ ہو کر ڈومیسٹک امپائرنگ کو خیرباد کہہ دیا۔انھوں نے کہا کہ میں انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کے بعد امپائرنگ میں اس لیے آیا تاکہ آئی سی سی پینل میں جاسکوں، مگر کرکٹ بورڈ میں ڈومیسٹک کرکٹ پر قابض مخصوص گروہ میرٹ کے بجائے پسند و ناپسند کی بنیاد پر چہیتوں کو پروموٹ کرتا ہے، کئی برسوں سے امپائرنگ کرنے والوں کا کوئی پرسان حال نہیں۔اکرم رضا نے کہا کہ اس سال بھی میں نے ڈومیسٹک مقابلوں میں شاندار امپائرنگ کی مگر جب آئی سی سی کو نام بھیجنے کی باری آئی تو انٹرنیشنل پینل سے نکالے جانے والے امپائر ضمیر حیدر کو ٹی وی پینل میں نامزد کردیا گیا، انھوں نے کہا کہ میں فوری طور پر بطور احتجاج امپائرنگ چھوڑ رہا ہوں تاہم اگر بورڈ میں کوئی مثبت سوچ رکھنے والا عہدیدار آیا تو دوبارہ کام کرنے کے بارے میں سوچ سکتا ہوں۔میچ آفیشلز کیلئے نئے کوڈ آف کنڈکٹ کے بارے سوال پر اکرم رضا نے کہا کہ جب تک آپ کسی سے معاہدہ نہیں کرتے اسے کس قانون کے تحت پابند کیا جاسکتا ہے؟ سابق ٹیسٹ آف اسپنر نے کہا کہ ذاکر خان گذشتہ 10 سال میں کوئی اچھا امپائر سامنے نہیں لاسکے، وہ اپنی ناکامی تسلیم کر کے بورڈ سے استعفیٰ دیں۔اکرم رضا نے قائم مقام چیئرمین نجم سیٹھی سے مطالبہ کیا کہ وہ معاملات کا جائزہ لے کر بورڈ میں کئی برسوں سے قابض لوگوں سے جان چھڑائیں۔

عظیم بیٹسمین انضمام الحق کہتے ہیں؟ پاکستانی ٹیم میں نئے خون کو شامل کیا جائے!!

انضمام الحق پاکستان کرکٹ کا ایک بڑا نام ہے، گرین شرٹس کی حالیہ بیٹنگ کارکردگی کو دیکھتے ہوئے کئی ماہرین کرکٹ نے مطالبہ کیا کہ انضمام کو بیٹنگ کوچ بنایا جائے مگر کرکٹ بورڈ وہی غیر ملکی کوچ کے نشے سے باہر نہ نکل سکا اور نتیجہ چیمپئنز ٹرافی میں شکست کی صورت میں ایسے آیا کہ پاکستانی ٹیم کے لڑکوں کو منہ چھپانے کی بھی جگہ نہ مل سکی، گرین شرٹس کی اس ناقص کارکردگی کو سامنے رکھتے ہوئے ماضی کے اس عظیم بلے باز سے ایک نشست رکھی گئی جس کا احوال قارئین کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔

چیمپئنز ٹرافی میں بدترین بیٹنگ پرفارمنس دیکھ کر ایک دردناک تجربہ ہوا ہوگا؟

یہ بہت بڑا مایوس کن اور دیکھنا بہت مشکل وقت تھا، ٹورنامنٹ میں کھلاڑیوں نے پاکستان کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنی پرفارمنس سے انصاف نہیں کیا، میرے خیال سے صرف کچھ کھلاڑیوں نے توقعات کے مطابق بہترین کھیل پیش کیا باقی کھلاڑیوں نے چیمپئنز ٹرافی میں پاکستانی یونیفارم کے ساتھ صحیح معنوں میں انصاف نہیں کیا۔

پاکستان کی اس ٹورنامنٹ میں کامیابی کی بہت زیادہ توقعات تھیں کیا آپ سمجھتے ہیں کہ توقعات بہت زیادہ اور بالکل غیر حقیقی تھیں؟

ٹورنامنٹ میں پاکستان کی بولنگ قوت کو دیکھتے ہوئے ہماری ٹیم سے توقعات بالکل مناسب تھیں اور چیمپئنز ٹرافی سے قبل میری پیشگوئی تھی کہ اگر ہمارے بلے باز 220 سے اس کے لگ بھگ ہدف دے دیتے ہیں تو پھر ہماری بولنگ اس ہدف کا بھرپور طریقے سے دفاع کرسکتی ہے۔ لیکن بیٹسمینوں نے انتہائی غیر ذمہ دارانہ اور بدترین بیٹنگ کا مظاہرہ کیا، حالانکہ چیمپئنز ٹرافی کے علاوہ یہاں انگلینڈ میں ہماری بیٹنگ نے رنز کے اچھے مجموعے تشکیل دیئے ہیں۔

حالیہ بیٹنگ کو دیکھتے ہوئے آپ کیا سمجھتے ہیں کہ کیا غلط ہے اور بیٹنگ پرفارمنس میں تسلسل کیلئے کیا کرنا ہوگا؟

بیٹسمینوں کو اب بہت زیادہ سخت محنت کرنا ہوگی شاید ابھی بھی بہت سخت محنت کررہے ہیں لیکن اعلیٰ درجے کی بیٹنگ کے معیار کو پانے کیلئے مزید محنت کرنا ہوگی، بیٹسمینوں میں اعتماد کا شدید فقدان بھی نظر آرہا ہے جوکہ پریشانی کا باعث ہے۔ عام طور سے جب آپ کسی ٹورنامنٹ میں جاتے ہیں تو ایک یا دو بیٹسمین عموماً بہترین فارم میں نہیں ہوتے اور آپ دوسرے بیٹسمینوں پر انحصار کرتے ہیں کہ وہ انکی خرابیوں کا ازالہ کریں لیکن پاکستان ٹیم میں ہر بیٹسمین ہی جدوجہد کرتا ہوا دکھائی دیا اس ساری صورتحال میں جب آپ اپنے لیے ہی جدوجہد کرو گے تو پھر ٹیم کیلئے خسارہ ہی ہوگا۔

کیا آپ سمجھتے ہیں ٹورنامنٹ کیلئے ہماری تیاری کافی تھی؟

بیٹسمینوں کی کارکردگی دیکھ کر آپ یقین نہیں کرسکتے کہ انہوں نے تقریباً ایک مہینہ بھر تیاری کی ہے، ان کی بیٹنگ میں اعتماد کا شدید فقدان نظر آرہا تھا۔ پاکستانی بیٹسمینوں کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ وہ ٹورنامنٹ سے صرف کچھ دن قبل ہی اکٹھے ہوئے ہیں اور پہلی مرتبہ بیٹنگ کررہے ہیں۔

چیمپئنز ٹرافی میں ٹرینٹ وڈ ہل کی آزمائشی، مختصر عرصے کیلئے بطور بیٹنگ کوچ تعیناتی کو آپ کیا خیال کرتے ہیں؟

تین ہفتوں کے دوران کوئی بھی کوچ معجزاتی تبدیلی نہیں لاسکتا، میں حیران ہوں کہ اس سے کیا توقع کی جاسکتی ہے، یہاں ہر ایک کی ٹیم میں اپنی ذمہ داری ہے اور وہ اپنے کھیل پیش کرتا ہے لیکن وڈ ہل سے تین ہفتوں کے مختصر عرصے میں شاندار توقعات رکھنا ٹھیک نہیں ہے۔

کامران اکمل کی جگہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ کسی اور وکٹ کیپر بیٹسمین کو ٹیم میں لایا جائے؟

گزشتہ کچھ سالوں سے کامران اکمل کی بیٹنگ کارکردگی باعث تشویش ہے لیکن چیمپئنز ٹرافی میں کامران نے نچلے نمبروں پر بیٹنگ کی جبکہ مختصر فارمیٹ

میں کامران اوپر کے نمبروں پر بڑا کارآمد بیٹسمین ہے لیکن اس سے نچلے نمبروں پر بیٹنگ کرانا سوالات کو جنم دیتا ہے۔ ایک دن جب آپ اوپر کے نمبروں پر اچھی بیٹنگ کرکے رنز کرتے ہیں اور پھر ساتویں پوزیشن پر منتقل کر دیا جائے تو یہ سب کچھ اطمینان کن صورتحال نہیں ہوگی۔

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ مصباح الحق کو اوپر آکر بیٹنگ کرنا چاہیے؟

نہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ مصباح کو ایسا کرنا چاہیے۔ جہاں تک میں جانتا ہوں تو مصباح نے ون ڈے انٹرنیشنل میں کبھی بھی نمبر تین پر بیٹنگ نہیں کی تو پانچواں نمبر ہی مصباح کیلئے بہتر ہے اور وہ فارم میں بھی ہے اسے جاری رکھنا چاہیے۔ اگر وہ اوپر آکر بیٹنگ کرتا ہے تو مصباح کے جلدی آؤٹ ہونے سے ٹیم پریشانی میں مبتلا ہوسکتی ہے۔ مصباح کے پیچھے موجود ہونے سے ٹیم کو کافی سہارا ملتا ہے۔

چیمپئنز ٹرافی کیلئے ٹیم کے انتخاب سے آپ مطمئن تھے؟

نہیں۔ میں قومی اسکواڈ سے مطمئن نہیں تھا ٹیم میں بیٹنگ کے شعبہ کمزوری کا شکار ہے، ہمیں نوجوانوں کو موقع دینے کی ضرورت ہے جب ہی ہم آگے جا سکتے ہیں، میرا مطلب ہے ایک یا دو میچ کھلانے کے بعد نوجوانوں کو ڈراپ نہیں کرنا چاہیے انہیں باقاعدہ سیریز کا چانس دینا چاہیے جس میں انہیں اعتماد دلایا جائے کہ اگر آپ کارکردگی نہیں دکھاؤ گے تو ٹیم سے باہر ہو جاؤ گے، نوجوانوں کو ہمیشہ سپورٹ کرو جیسا کہ ورلڈ کپ 1992، میں کپتان عمران خان نے مجھے سپورٹ کیا جب میں نوجوان تھا اور فارم کی تنزلی کا شکار تھا، ون ڈے ٹیم میں اب نئے چہروں کی شمولیت کا وقت آگیا ہے۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ نوجوان ٹیم میں شامل ہوتے ہیں اور انہیں کھلانے کا موقع ہی نہیں دیا جاتا وہ صرف ڈریسنگ روم میں اور پانی ہی پلا کر واپس آجاتے ہیں تو ایسے میں آپ کہاں سے کھلاڑی تیار کر پاؤ گے۔ عمر امین کو پہلے میچ کے بعد ٹیم میں لایا گیا وہ دباؤ کا شکار رہا، اسد شفیق کو پہلے میچ کے بعد باہر کیا پھر تیسرے میچ میں واپس کھلایا گیا، ایسے حالات میں کوئی بھی نوجوان کرکٹر اچھی کارکردگی نہیں دکھا سکتا۔ اگر اسد اور عمر امین کو اگلی سیریز تک مکمل چانس دیا جائے تو پھر انہی لڑکوں کا اعتماد دگنا ہوجائے گا اور وہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کریں گے۔

چیمپئنز ٹرافی میں کس کھلاڑی نے انتہائی برے کھیل کا مظاہرہ کیا؟

میں نہیں سمجھتا کہ ہمیں کسی ایک کو ذمہ دار ٹھہرانا چاہیے، ہر کوئی ٹیم کی کارکردگی کا ذمہ دار ہے، کسی ایک کو ذمہ دار ٹھہرانا پاکستان کرکٹ کیلئے بھی اچھا نہیں ہے، ہمیں اس سے تجربہ حاصل کرکے آئندہ اچھی بہتر کارکردگی کا عزم کرنا ہوگا۔

2015، کے ورلڈکپ کیلئے اہم فیصلے نہیں کرنا چاہیے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

اگر اب بھی سلیکٹرز نے ٹیم کی بہتری اور مفاد کیلئے اہم اور بروقت فیصلے نہ کیے تو پاکستان ایک بار پھر اسی صورتحال کا شکار ہوگی جو کہ ابھی چیمپئنز ٹرافی میں ہوئی ہے، ٹیم میں اب نئے لڑکوں کو لائیں اور انہیں چانس دیں تاکہ وہ ان پلیئرز کی طرح جدوجہد کرتے نہ دکھائی دیں۔ میں سلیکٹرز سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی وقت ہے کچھ کرلیں قبل اس کے کہ بعد میں بہت دیر ہوجائے۔

انضمام الحق
PAKISTAN
BOOM
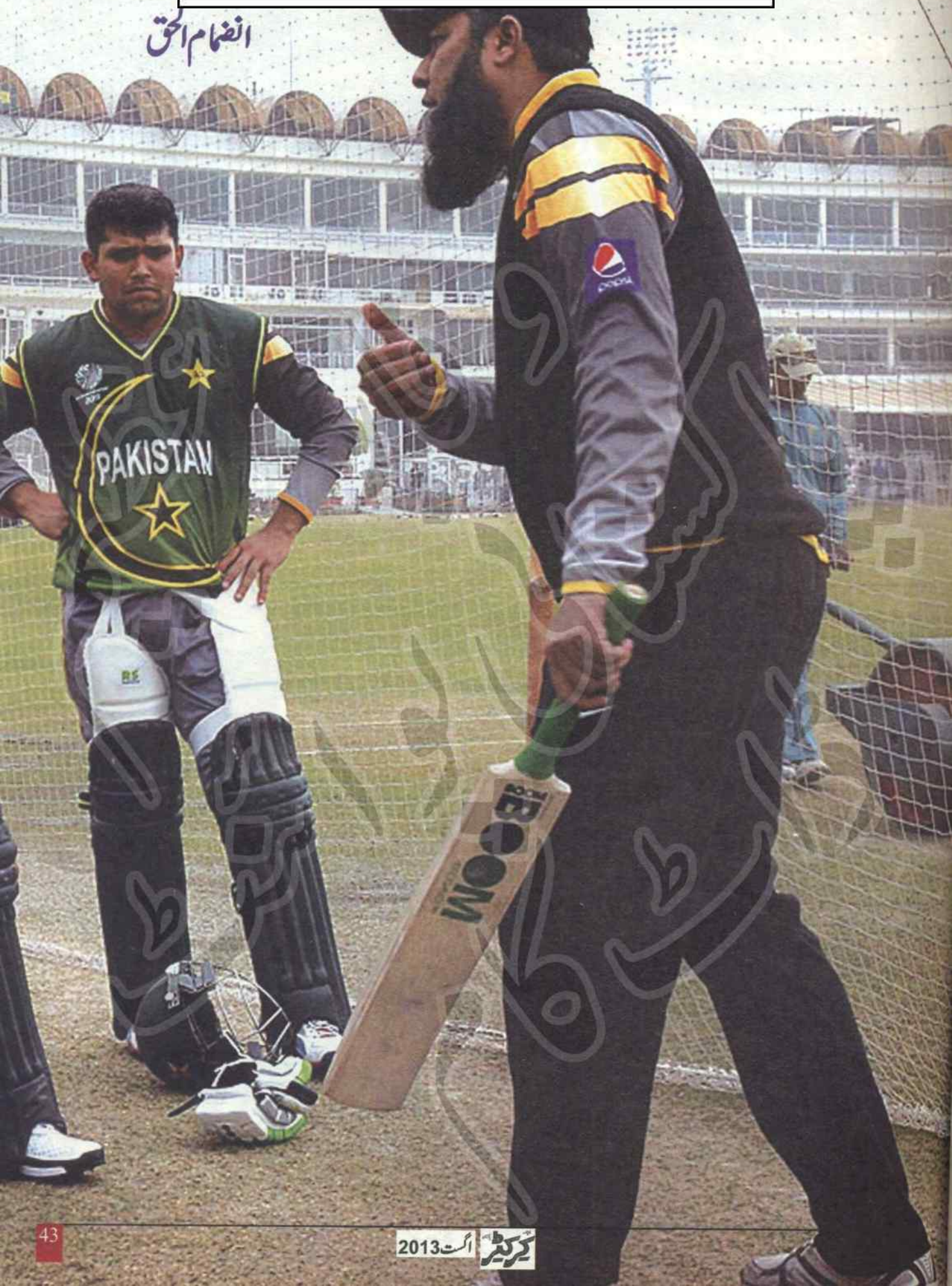
مہندر سنگھ دھونی بھارت کے کامیاب کپتان بن گئے!

ویسٹ انڈیز میں سہ فریقی ٹورنامنٹ جیتنے والی بھارتی ٹیم کے کپتان فتح سے ہمکنار ہو کر جب وطن روانہ ہو رہے تھے تو بے حد مسرور تھے اور ان کی خوشی کی وجہ ان کی تعطیلات ہیں۔ کپتان دھونی 24 جولائی سے شروع ہونے والی زمبابوے کے خلاف ٹیم میں شامل نہیں اور سلیکشن کمیٹی نے انہیں اس سیریز کیلیے آرام دیا ہے۔ دھونی نے تعطیلات کا سنہری موقع ہاتھ آنے پر سب کو بائے بائے کر دیا انھوں نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ٹویٹر پر پیغام دیا ہے کہ یہ چھٹیوں کا وقت ہے اس لیے انہیں کوئی پریشان نہ کرے۔ ادھر بھارت کے سابق کپتان سارو گنگولی نے کہا کہ دھونی سے بہتر کرکٹ کپتان بھارت میں پیدا نہیں ہو سکا وہ نوجوانوں کے لیے قابل تقلید مثال ہیں دھونی کی کامیابیوں سے قبل گنگولی بھارت کے کامیاب ترین تھے۔ بھارتی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان سنیل گواسکر نے تین ملکی سیریز میں بھارتی کرکٹ ٹیم کی کارکردگی کی تعریف کی اور کہا ہے کہ کپتان دھونی نے ہمیشہ بھارتی ٹیم کو مشکلات سے نکالنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ویسٹ انڈیز میں کھیلی جانے والی تین ملکی سیریز میں بھارتی کرکٹ ٹیم نے جس کارکردگی کا مظاہرہ کیا اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے، کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ کپتان ہونے کی حیثیت نے دھونی نے ہمیشہ اپنی ذمہ داری نبھائی اور ہمیشہ بھارتی ٹیم کو ناممکن صورتحال سے کامیابی کی طرف لیکر گئے۔ انہوں نے کہا کہ دھونی بھارت کا اثاثہ ہیں ان کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ یاد رہے کہ تین ملکی سیریز ویسٹ انڈیز میں کھیلی گئی جس کے فائنل میں بھارت نے سری لنکا کو شکست دیتے ہوئے سیریز کا ٹائٹل اپنے نام کیا۔ اس سے قبل بھارت نے انگلینڈ میں کھیلی جانے والی چیمپئنز ٹرافی بھی اپنے نام کی۔ بھارت کے سابق چیف سلیکٹر کرن مورے نے کہا ہے کہ 2004 میں مہندرا سنگھ دھونی کو ٹیم کا کپتان نہ بنانے کے حوالے سے کافی دباؤ تھا، ایسٹ زون کی لابی ڈیپ ڈشگو پتا کو بنگلہ دیش کے دورہ کے لئے ٹیم کا کپتان بنانا چاہتے تھے لیکن دھونی کو دباؤ کے باوجود یہ عہدہ دیا گیا انہوں نے کہا کہ دھونی میں کچھ سیکھنے اور آگے بڑھنے کی لگن ہیں اور وہ آج جس مقام پر ہیں وہ اسی وجہ سے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دھونی دباؤ کو برداشت کرتے ہیں اور اس کو اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دیتے اور یہ ہی ان کی کامیابی کا راز ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی کوئی کھلاڑی دباؤ میں ہوگا وہ اپنی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکتا اور دھونی کے بارے میں یہ بات یقین سے کہہ سکتے ہیں وہ دنیا کے بہترین وکٹ کیپر ہیں۔ انہوں نے انگلینڈ میں کھیلی جانے والی چیمپئنز ٹرافی اور ویسٹ انڈیز میں کھیلی جانے والی تین ملکی سیریز میں بھارتی کرکٹ ٹیم کی کامیابی کی تعریف کی اور کہا کہ امید ہے کہ بھارتی ٹیم دھونی کی قیادت میں اس سلسلے کو مستقبل میں بھی جاری رکھے گی۔

کنیریا کو شواہد کے باوجود بے گناہی پر اصرار مہنگا پڑ گیا!!

پاکستان کے ٹیسٹ لیگ اسپنر دانش کنیریا کی انٹرنیشنل کرکٹ میں واپسی کی تمام امیدیں دم توڑ گئیں۔ تاحیات پابندی کے خلاف ان کی اپیل بھی مسترد ہوگئی ہے۔ اب وہ زندگی بھر میدان کا رخ نہیں کرسکیں گے اب انہیں لیگل کیس میں اٹھنے والے اخراجات کی مد میں ایک لاکھ پونڈ کی بھاری رقم بھی ادا کرنا ہوگی۔ کنیریا اور ان کی کاؤنٹی ایسیکس کے ساتھی بولر ویسٹ فیلڈ پر اسپاٹ فکسنگ کے الزام میں پابندی عائد کی گئی تھی۔ کنیریا کا کہنا ہے کہ کرکٹ بورڈ نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا میں نے اپنا کیس تن تنہا لڑا ہے۔ اسپاٹ فکسنگ کیس میں تاحیات پابندی کا سامنا کرنے والے ٹیسٹ لیگ اسپنر دانش کنیریا نے الزام لگایا ہے کہ ایسا لگ رہا ہے کہ مجھے غیر مسلم ہونے کی سزا دی جارہی ہے اور میں اپنا کیس تنہا لڑ رہا ہوں پاکستان کرکٹ بورڈ نے مجھے بے یارومددگار چھوڑ دیا ہے۔ کنیریا نے کہا کہ میرا قصور یہ ہے کہ میں نے اس ملک کی خدمت کی۔ جن لوگوں کے خلاف میچ فکسنگ اور اسپاٹ فکسنگ کے الزامات ثابت ہوئے ان کی دادرسی کی جارہی ہے۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے اور نہ ہی میرے خلاف کوئی ثبوت مل سکا ہے۔ پاکستان کے کئی لڑکے سٹے باز انو بھٹ سے ملتے رہے لیکن میری ملاقات کو اسکینڈل بنادیا گیا۔ وہ مجھ سے گراؤنڈ میں نہیں گراؤنڈ سے باہر ملا۔ دانش کنیریا نے کہا کہ میں بے قصور ہوں، دس سال پاکستان کے لئے کرکٹ کھیلی، کیریئر بے داغ ہے، کبھی ڈسپلن کی خلاف ورزی میں ملوث نہیں رہا لیکن اس کیس میں میرے ساتھ پاکستان کرکٹ بورڈ کے حکام کا رویہ سمجھ سے بالاتر ہے۔ میں نجم سیٹھی سے ملاقات کرکے اپنا کیس انہیں بھی سناؤں گا۔ امید ہے کہ وہ میری مدد کریں گے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ نے باضابطہ طور پر دانش کنیریا پر تاحیات پابندی عائد کردی۔ پی سی بی ذرائع کا کہنا ہے کہ اب دانش کنیریا پی سی بی کی حدود میں کسی سرگرمی میں حصہ نہیں لے سکیں گے اور نہ ہی انہیں کسی بھی سطح پر کرکٹ کھیلنے کی اجازت دی جائے گی۔ 32 سالہ دانش کنیریا نے 61 ٹیسٹ میچوں میں 261 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ 18 ون ڈے میں 15 کھلاڑیوں کو اپنا شکار بنایا، پی سی بی کی جانب سے جاری ہونے والے بیان میں کہا گیا ہے کہ آئی سی سی اور پی سی بی کے اینٹی کرپشن کوڈ کے تحت پاکستان پر بھی یہ لازم ہے کہ وہ انگلینڈ کرکٹ بورڈ کی جانب سے لگائی جانے والی پابندی کو اپنے ملک میں بھی نافذ کرے۔ انگلش اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ پہلے ہی کنیریا پر تاحیات پابندی اور ایک لاکھ پاؤنڈ جرمانے کی سزا خلاف ان کی اپیل مسترد کرچکا ہے۔ اب پی سی بی نے بھی ای سی بی کے فیصلے کو مدنظر رکھتے ہوئے کنیریا پر تاحیات پابندی عائد کردی۔ دانش کنیریا پر ایسکس کاؤنٹی سے تعلق رکھنے والے کھلاڑی مرون ویسٹ فیلڈ نے الزام عائد کیا تھا کہ دانش نے انہیں بکیز سے ملوایا تھا اس اعتراف کے بعد مرون ویسٹ فیلڈ کو چار ماہ جیل کی ہوا بھی کھانی پڑی تھی تاہم ای سی بی سے تعاون اور دانش کنیریا کے خلاف گواہی دینے پر اور اصلاحی پروگرام میں شرکت کرنے پر ان کی سزا میں کمی کرکے انہیں کلب کرکٹ کھیلنے کی اجازت دے دی گئی تھی۔ سلمان بٹ، محمد آصف اور محمد عامر کے بعد دانش کنیریا چوتھے کھلاڑی ہیں جنہیں فکسنگ کے الزام میں پابندی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جب کہ دانش کنیریا کا

کہنا ہے کہ کرکٹ ان کی روزی روٹی ہے جس سے وہ دور نہیں رہ سکتے، دانش کنیریا کا کہنا ہے کہ بورڈ محمد عامر اور سلمان بٹ کے لئے تو نرم گوشہ رکھتی ہے لیکن ان کیلئے کوئی سپورٹ نہیں۔ البتہ اس پابندی کے بعد کنیریا پر کرکٹ کے دروازے ہمیشہ کیلئے بند ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔ پاکستان کرکٹ بورڈ نے دانش کنیریا پر تاحیات پابندی کی توثیق کرتے ہوئے انہیں کسی بھی قسم کی کرکٹ کی سرگرمی میں حصہ لینے سے روک دیا ہے۔ 2009 میں کاؤنٹی کے دوران انگلش کھلاڑی ماورن ویسٹ فیلڈ پر اسپاٹ فکسنگ کے لئے دباؤ ڈالنے پر دانش کنیریا کو گرفتار کیا گیا تاہم 2010 میں انہیں رہا کردیا گیا، فروری 2012 میں انگلش کرکٹر ماورن ویسٹ فیلڈ کے خلاف تحقیقات کے دوران ایک بار پھر پاکستانی بولر کا نام سامنے آیا، جون 2012 میں دونوں کھلاڑیوں کو کرکٹ کرپشن میں ملوث پایا گیا جس کے بعد انگلش کرکٹ بورڈ نے کاؤنٹی میچ میں اسپاٹ فکسنگ کا جرم ثابت ہونے پر 32 سالہ ٹیسٹ بولر دانش کنیریا پر تاحیات پابندی لگادی، دانش کنیریا نے اپنی سزا کے خلاف انگلش بورڈ میں اپیل کی تاہم انگلش ڈسپلنری کمیشن نے کنیریا کی اپیل مسترد کرتے ہوئے تاحیات سزا کا فیصلہ برقرار رکھا۔ آئی سی سی کے اینٹی کرپشن کوڈ کے آرٹیکل 9 کے مطابق کسی بھی کرکٹ بورڈ کی طرف سے پابندی کا مطلب تمام بورڈز کا اسے تسلیم کرنا ہوتا ہے لہذا دانش کنیریا اب پاکستان میں بھی کسی قسم کی کرکٹ سرگرمی میں حصہ نہیں لے سکتے، اس موقع پر سابق اسپنر دانش کنیریا کا کہنا تھا کہ پی سی بی محمد عامر اور سلمان بٹ کے لئے تو نرم گوشہ رکھتی ہے لیکن اقلیتی مذہب سے تعلق رکھنے کی وجہ سے پاکستان کرکٹ بورڈ ان سے تعاون نہیں کررہا۔ لیگ اسپنر دانش کنیریا کو شواہد کے باوجود بے گناہی پر اصرار مہنگا پڑا، فکسنگ میں ملوث رہنے کا جرم قبول نہ کرنے پر سزا میں کمی کی اپیل رد ہوئی، انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ کے چیئرمین جائلز کلارک نے بولر سے کہا کہ وہ اپنی غلطی تسلیم کریں اور پاکستانی شائقین کو بیوقوف بنانا چھوڑ دیں انگلش بورڈ کے ڈسپلنری کمیشن کے غیر جانبدار پینل نے منگل کو فکسنگ میں ملوث لیگ اسپنر دانش کنیریا کی تاحیات پابندی کی سزا میں کمی کیلئے درخواست مسترد کردی تھی، اس کی وجہ ان کا شواہد کی موجودگی کے باوجود اپنی بے گناہی پر اصرار بنا۔ انگلش بورڈ کے چیئرمین جائلز کلارک نے اپنے بیان میں کہا کہ دانش کنیریا کیلئے یہی مناسب ہے کہ وہ کرپشن میں ملوث ہونے کے اپنے جرم کو تسلیم کرے، اسے پاکستانی شائقین کے ساتھ عام عوام کو بے گناہی کے کھوکھلے دعوں سے بیوقوف بنانا چھوڑ دینا چاہیے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہمیں اس بات پر بڑا افسوس ہوا کہ دانش کنیریا نے غلطی تسلیم کی نہ ہی غلط حرکتوں پر کسی قسم کی ندامت ظاہر کی، اس کے خلاف ٹھوس شواہد موجود تھے جن کو دو الگ الگ خودمختار پینلز نے تسلیم کیا، ہم نے کنیریا سے کہا تھا کہ تم اپنی ماضی کی حرکتوں پر عوام سے معافی مانگو، کفارہ ادا کرتے ہوئے پاکستان کرکٹ بورڈ کی کرپشن کے خاتمے کیلئے مدد کرو، کرکٹ کرپشن میں ملوث ذرائع کو بے نقاب کرنے کیلئے جنوبی ایشیا کے قانون نافذ کرنے والے اداروں سے تعاون کرو اور تحقیقات میں جن غیر قانونی بک میکرز کا ذکر آیا ان کے نام ظاہر کرو، مگر اس نے ایسا کچھ نہ کیا۔ پاکستان کے سابق ٹیسٹ کرکٹر لیگ اسپنر دانش کنیریا کا کہنا ہے کہ وہ اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے عدالت میں جائیں گے۔ انہوں نے کوئی جرم ہی نہیں کیا تو معافی کیوں مانگیں۔ پاکستان کرکٹ بورڈ نے ایک بیان میں دانش کنیریا سے کہا ہے کہ وہ اپنے ماضی کا جائزہ لینے کے بعد بحالی کے پروگرام کی طرف آئیں۔ یاد رہے کہ بحالی کے اس پروگرام میں شرکت کے لیے ضروری ہے کہ کرکٹر اپنے کیے کی سرعام معافی مانگے۔ دانش کنیریا نے کہا کہ وہ اپنے وکلا سے مشورے کررہے ہیں کہ اپیل مسترد کیے جانے کے بعد عدالت میں کیسے جایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ درحقیقت پاکستان کرکٹ بورڈ کے معاملات انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ چلا رہا ہے۔ انہیں پاکستان کرکٹ بورڈ کے جاری کردہ بیان پر اس لیے حیرت ہوئی ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیف آپریٹنگ آفیسر سبحان احمد سے بات ہوئی جنہوں نے انہیں یقین دلایا کہ وہ ان کی عبوری چیئرمین نجم سیٹھی سے جلد ملاقات کرائیں گے تاکہ وہ اپنا معاملہ ان کے سامنے پیش کرسکیں لیکن الٹھی

روز کرکٹ بورڈ نے بیان داغ دیا۔ دانش کنیریا نے کہا کہ انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ کے چیئرمین جائلز کلارک نے بھی ان سے معافی مانگنے کی بات کی ہے جو سمجھ سے باہر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب انہوں نے کوئی جرم ہی نہیں کیا تو کس بات کی معافی مانگیں۔ انہوں نے کہا کہ انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ اپنی گندگی صاف کرنے کے لیے ان پر ملبہ گرا رہا ہے۔ ان کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے صرف بیانات ہیں جن پر کارروائی کرتے ہوئے ان پر تاحیات پابندی عائد کی گئی ہے۔ کنیریا نے کہا کہ مرون ویسٹ فیلڈ کو عدالت کے حکم پر انضباطی کمیٹی کے سامنے لانے سے ہی انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ کی نیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات درست ہے کہ آئی سی سی کے اینٹی کرپشن یونٹ نے انہیں انو بھٹ سے دور رہنے کی ہدایت کی تھی لیکن انو بھٹ نے انہیں کبھی فکسنگ کے لیے نہیں اکسایا یا کوئی بات کی۔ خود مرون ویسٹ فیلڈ نے اپنے بیان میں کسی تیسرے شخص کا ذکر کیا ہے۔ جس نے مبینہ طور پر اسے پیسے دیے تھے تو پھر کس بات کی سزا انہیں دی جا رہی ہے۔ اسپاٹ فکسنگ کیس میں تاحیات پابندی کا سامنا کرنے والے ٹیسٹ لیگ اسپنر دانش کنیریا کو پی سی بی کے ایک اعلیٰ افسر نے مشورہ دیا ہے کہ وہ محمد عامر اور سلمان بٹ کی طرح میڈیا پر اپنے جرم کا اعتراف کریں تاکہ ان کے کیس میں نرمی برتی جائے۔ انگلش کرکٹ بورڈ کی ڈسپلنری کمیٹی نے 32 سالہ لیگ اسپنر پر تاحیات پابندی لگائی تھی، ان کی اپیل بھی مسترد ہو گئی اور سزا میں کمی اور جرمانے میں کمی کی اپیلیں بھی رد کر دی گئیں۔ پی سی بی نے بھی انگلش بورڈ کی سزا کی توثیق کر دی ہے۔ پی سی بی کا کہنا ہے کہ ٹیسٹ کھیلنے والے کسی بھی ملک میں اگر کسی کھلاڑی پر کرکٹ کرپشن میں سزا عائد کی جاتی ہے تو اس کا اطلاق ٹیسٹ کھیلنے والے تمام ملکوں پر ہوتا ہے۔ ذرائع کے مطابق دانش کنیریا نے پی سی بی کے حکام سے رابطہ کر کے کہا ہے کہ ان کی مدد کریں 61 ٹیسٹ کھیلنے کے باوجود انہیں بے یار و مددگار چھوڑ دیا گیا ہے۔ بورڈ کے اعلیٰ افسر نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ اپنے جرم کا اعتراف کر کے شائقین سے غیر مشروط معافی مانگیں تاکہ ان کی سزا میں کمی کی جا سکے۔ تاہم دانش کنیریا اپنے اس موقف پر ڈٹے ہوئے ہیں کہ وہ بے گناہ ہیں اور اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لئے عدالت جائیں گے، انہوں نے جرم نہیں کیا تو معافی کیوں مانگیں۔ پی سی بی کے افسر نے دانش کو کہا کہ وہ غیر مشروط معافی مانگیں تاکہ وہ ماضی کا جائزہ لینے کے بعد بحالی کے پروگرام کی طرف آئیں دانش کنیریا کہتے ہیں کہ انگلش بورڈ کی 3 کروڑ روپے کی وکلا کی فیس ادا کرنے کی استعداد نہیں ہے، پی سی بی میرے کیس کی آزادانہ تحقیقات کرائے، میں ہر قسم کی تحقیقات کا سامنا کرنے کو تیار ہوں۔ دانش کنیریا نے کہا کہ میں نے 2010 سے کسی قسم کی کرکٹ نہیں کھیلی۔ اسپاٹ فکسنگ کیس میں پہلے ہی بڑی رقم خرچ کر چکا ہوں، اتنی بڑی رقم دینے کی استعداد نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پی سی بی میرے کیس کا از سر نو جائزہ لے اور تحقیقات کرائے، میں ہر قسم کی تحقیقات کا سامنا کرنے کو تیار ہوں۔ کنیریا نے کہا کہ بورڈ میرے حوالے سے فیصلے پر

نظرثانی کرے، سابق چیئرمین ذکا اشرف نے اس ضمن میں وعدہ بھی کیا تھا، انھوں نے کہا کہ میرے خلاف جو بھی ثبوت ہیں وہ میڈیا اور میرے سامنے رکھے جائیں، میں اس پر اپنا نکتہ نظر پیش کروں گا، دانش کنیریا نے کہا کہ میں بے گناہ ہوں، میرا معاملہ غلط طور پر سلمان بٹ، محمد آصف اور محمد عامر سے ملایا جا رہا ہے، وہ موقع پر پکڑے جانے کے باعث مجرم قرار پائے، میرا ان کی طرح معافی مانگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

وسیم اکرم آسٹریلوی خاتون کی محبت میں گرفتار ہوگئے!

پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان وسیم اکرم 30 سالہ آسٹریلوی خاتون کی محبت میں گرفتار ہو گئے ہیں اور جلد شادی کے بندھن میں بندھ جائیں گے۔ وسیم اکرم نے ملبورن کی رہائشی شنیرا تھامپسن نامی خاتون سے اپنی محبت اور شادی کی خواہش کا اظہار کیا جسے انہوں نے قبول کر لیا، شنیرا تھامپسن کا کہنا ہے کہ وسیم اکرم نے ان سے گھٹنوں پر بیٹھ کر انتہائی رومانوی انداز میں شادی کی خواہش کا اظہار کیا جس پر انہوں نے اپنے والد کی اجازت کی شرط رکھی جس پر وسیم اکرم نے ان کے والد سے بات کی جنہوں نے اس رشتے پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا شنیرا تھامپسن نے وسیم اکرم سے شادی کے لیے اسلام بھی قبول کر لیا ہے وہ شادی کے بعد پاکستان میں رہیں گی۔ تیس سالہ شنیرا سابق پبلک ریلیشنز کی کنسلٹنٹ ہیں۔ وسیم اور شنیرا پہلی مرتبہ میلبورن میں 2011 میں ملے تھے۔ وسیم اکرم کا کہنا ہے کہ وہ شنیرا کو پانے پر بہت خوش ہیں۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ دوسری شادی کروں گا، لیکن میں بہت خوش قسمت اور خوش ہوں کہ مجھے دوبارہ پیار مل گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی آپ کو دوسرا موقع دے سکتی ہے۔ یاد رہے کہ وسیم اکرم کی بیوی ہما 2009 میں انتقال کر گئی تھیں۔ وسیم اکرم کے دو بیٹے ہیں جن کی عمریں پندرہ اور بارہ سال ہے۔ فروری 2011 میں سری لنکا کے شہر کولمبو کی مشہور گال روڈ پر سمندر کے کنارے وسیم اکرم ایک خاتون کے ساتھ کانوں پر واک مین لگائے ہوئے جاگنگ کرتے ہوئے دکھائی دیے ورلڈ کپ کے دوران پاکستانی ٹیم اپنے میچ کھیلنے کولمبو میں تھی۔ وسیم اکرم اپنے دونوں بیٹوں تیمور اور اکبر کے ہمراہ گال روڈ پر ہی واقع فائیو اسٹار ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ان کے پرانے گھریلو ملازم بھی ان کے ہمراہ تھے۔ صحافیوں کے اس بارے میں استفسار پر انہوں نے برجستہ کہا کہ یہ میرے بچوں اور میری مشترکہ دوست ہے تاہم وہ بات کو گول کر گئے۔ اس دوران وہ اکثر ساتھ ساتھ دکھائی دیے۔ دلچسپ بات ہے کہ وسیم نے شیزا اور اپنے بیٹوں کے ساتھ 7 جولائی کو ہما کی سالگرہ منائی وسیم اکرم کے قریبی دوستوں کا کہنا ہے کہ شیزا تھامسن گزشتہ دو سال کے دوران وسیم اکرم کے ساتھ رہ رہی ہیں۔ اور کئی بار پاکستان آ چکی ہیں۔ آخری بار وہ مارچ اور اپریل میں کراچی آئیں۔ یہ وہی دور تھا جب وسیم اکرم اور بول ووڈ اسٹار ششمیتا سین کے درمیان شادی کی خبر میڈیا میں آئی۔ آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی اور اس سے قبل وسیم اکرم کے ساتھ اکثر غیر ملکی دوروں پر شیزا تھامسن ساتھ ساتھ دکھائی دیں۔ وسیم اکرم کے قریبی دوستوں کا کہنا ہے کہ ان کے والد محمد اکرم ان دنوں لاہور میں شدید علیل ہیں۔ انہوں نے والدین کی مشاورت کے بعد دوبارہ گھر بسانے کا فیصلہ کیا ہے۔ وسیم اکرم ان کے 12 سالہ بیٹے اکبر اور 15 سالہ تیمور 30 سالہ شیزا تھامسن کے ساتھ انگلینڈ کے شہر مانچسٹر میں ہیں۔ وسیم اکرم کے گھریلو خانساماں نے شیزا کو پاکستانی کھانوں کا عادی بنا دیا ہے۔ وسیم اکرم نے کہا کہ دونوں بیٹے میرے فیصلے پر خوش ہیں۔ ہما کے والدین کو کوئی اعتراض نہیں ہے ہما وسیم کا 2009 میں انتقال ہوا تھا۔ وسیم اکرم زندگی کی نئی اننگز کا آغاز آئندہ برس کریں گے اور شادی کے بعد پاکستان میں رہیں گے۔

معین خان کے لئے چیف سلیکٹر کا عہدہ کانٹوں کی سیج ثابت ہوگا!!

پاکستان کرکٹ بورڈ نے سابق کپتان معین خان کو چیف سلیکٹر مقرر کر دیا ہے۔ وہ اقبال قاسم کی جگہ ذمہ داریاں سنبھالیں گے جنہوں نے حال ہی میں اپنے عہدے سے استعفیٰ دیا ہے۔ اقبال قاسم کے استعفے کے بعد سلیکشن کمیٹی کو عضو معطل بن گئی تھی لیکن معین خان کی تقرری کے ساتھ اب اسی کمیٹی کے تمام اراکین بحال ہو گئے ہیں، جن میں اظہر خان، سلیم جعفر، آصف بلوچ اور فرخ زمان شامل ہیں۔ معین خان کی تقرری کا فیصلہ پاکستان کرکٹ بورڈ کے قائم مقام چیئرمین نجم سیٹھی نے کیا ہے حالانکہ وہ پی سی بی کے آئین اور عدالت کے ایک حالیہ فیصلے کے مطابق ایسا کرنے کا اختیار نہیں رکھتے۔ حال ہی میں سندھ کی عدالت عالیہ کی جانب سے کیے گئے ایک فیصلے کے مطابق انہیں 90 دنوں میں بورڈ کے انتخابات کرانے ہیں اور وہ سوائے اجلاس طلب کرنے کے کوئی اہم فیصلہ نہیں کر سکتے۔ لیکن اس فیصلے کے محض چند دنوں بعد ان کی جانب سے چیف سلیکٹر کی تقرری کا یہ اہم فیصلہ سامنے آیا ہے۔ گوکہ معین خان اپنی تقرری پر بہت خوش دکھائی دیتے ہیں، اور ممکنہ طور پر کراچی سے تعلق رکھنے والے کھلاڑیوں کی اکثریت بھی اس فیصلے سے بہت خوش ہوگی، لیکن ایک عبوری سربراہ کی جانب سے تقرری کے باعث معین پر ہمیشہ معطلی کی تلوار لٹکتی رہے گی۔ البتہ بحیثیت مجموعی ماہرین اور شائقین کرکٹ میں معین خان کی تقرری کے فیصلے کو سراہا گیا ہے، اس کی وجہ پاکستان کرکٹ سے ان کی وابستگی اور کھیل کے جدید انداز سے واقفیت ہے، جو بلاشبہ پاکستان کرکٹ کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگی۔ معین خان ماضی قریب میں پاکستانی کرکٹ ٹیم کا جزو لاینفک رہے ہیں اور 69 ٹیسٹ اور 219 ایک روزہ مقابلوں میں ملک کی نمائندگی کی ہے جس میں 13 ٹیسٹ مقابلوں میں کپتانی بھی شامل ہے۔ کراچی میں معین خان اکیڈمی نامی ادارہ بھی چلاتے ہیں، جہاں نوجوان کھلاڑیوں کو کھیل کو بہتر بنایا جاتا ہے۔ معین خان کا پہلا اسائنمنٹ سنگاپور میں ہونے والے ایشین ایمرجنگ ٹورنامنٹ کے لئے انڈر 23 ٹیم کا انتخاب ہے۔ سابق کپتان معین خان 69 ٹیسٹ اور 219 ایک روزہ میچز میں پاکستان کی نمائندگی کر چکے ہیں 1992 ورلڈ کپ کی فاتح ٹیم میں بھی معین خان شامل تھے۔ معین خان کا کہنا ہے کہ چیف سلیکٹر بننا ان کے لئے اعزاز کی بات ہے کیونکہ اس عہدے پر کئی عظیم پاکستانی کرکٹرز فائز رہ چکے ہیں، حال ہی میں عظیم لیگ اسپنر اقبال قاسم چیف سلیکٹر تھے۔ میں نے یہ عہدہ چیلنج سمجھ کر قبول کیا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ نئے کھلاڑیوں کا پول تیار کرنے کے حوالے سے میرا اور کرکٹ بورڈ نکتہ نظر ایک ہے، میں کوشش کروں گا کہ 2015 کا ورلڈ کپ مدنظر رکھتے ہوئے ایسے پلیئرز کا انتخاب کروں جو دیگر ٹیموں کو موثر چیلنج دے سکیں۔ پی سی بی کے ساتھ مل کر باصلاحیت کھلاڑیوں کا انتخاب کروں گا۔ پی سی بی کے گورننگ بورڈ نے چیئرمین کو یہ اختیارات دے رکھے ہیں وہ کسی بھی اہم مسئلے پر از خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔ معین خان نے کہا کہ چیف سلیکٹر بننے کے بعد میرا سب سے پہلا ہدف 2015 کیلئے ٹیم کو تیار کرنا ہوگا اور ٹیم کیا انتخاب کے لئے منصوبہ بندی کر رکھی ہے جو سلیکٹرز سے مشاورت کے بعد منظر عام پر لائی جائے گی، کچھ منصوبے ایسے ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ نظر آنا شروع ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کھلاڑیوں کا انتخاب صرف ان کی صلاحیتوں کو مدنظر رکھ کر کیا جائے گا۔ 41 سالہ معین، اقبال قاسم کی جگہ یہ ذمہ داری لے رہے ہیں، جو رواں ماہ کے اوائل میں سبکدوش ہو گئے تھے۔ اس اقدام کو انگلینڈ میں چیمپئنز ٹرافی میں ٹیم کی ناقص کارکردگی کے رد عمل کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کا کہنا ہے کہ خان کی عبوری چیئرمین نجم سیٹھی سے ملاقات ہوئی اور یہ رول قبول کیا ان کا کہنا ہے کہ یہ میرے لئے احترام اور فخر کی بات ہے کہ نیشنل سلیکشن کمیٹی کے چیئرمین کے عہدے کی مجھے پیشکش ہوئی ہے۔ یہ عہدہ ماضی میں کئی عظیم لوگوں کے پاس رہا ہے اور حال ہی میں لیجنڈ سپنر قاسم اس پر فائز رہے ہیں۔ خان نے 1990 کی دہائی میں پاکستان کیلئے 69 ٹیسٹ اور 219 ون ڈے انٹرنیشنل میچز کھیلے۔ وہ 1992 میں عالمی کپ جیتنے والی ٹیم کا بھی حصہ رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ میں نے اسے ایک چیلنج کے طور پر قبول کیا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ پی سی بی اور میرا ویژن باصلاحیت کرکٹرز کی تیاری کے سلسلے میں ملتا جلتا ہے، جس سے 2015 کے عالمی کپ میں چیلنج سے ایک موثر انداز میں نمٹا جا سکتا ہے۔ پاکستان کے سابق ٹیسٹ کپتانوں نے معین خان کی بطور چیف سلیکٹر تقرری کو شرف قبولیت بخش دی ہے۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ وہ نئے اور باصلاحیت کھلاڑیوں کو مواقع فراہم کریں گے، ایشین بریڈ مین کے نام سے معروف ظہیر عباس نے کہا کہ پی سی بی کی جانب سے معین خان کو سلیکشن کمیٹی کا سربراہ مقرر کرنا باعث مسرت ہے، اقبال قاسم نے بھی قابل قدر خدمات انجام دیں، انھوں نے کہا کہ میں معین خان کو ذاتی طور پر اچھی طرح جانتا ہوں، وہ اچھے کرکٹر ہونے کے ساتھ عمدہ منتظم بھی ہیں، مجھے قوی امید ہے کہ وہ نئے کرکٹرز کو صلاحیتوں کے جوہر دکھانے کے لیے بھرپور مواقع فراہم کریں گے، کسی کھلاڑی کو ایک میچ میں خراب کارکردگی کی بنیاد پر ٹیم سے باہر نکالنے کی روایت کی حوصلہ شکنی کرنا ہوگی، اسے موقع دیا جائے تاکہ اہلیت کو ثابت کر سکے۔ ظہیر عباس نے کہا کہ نئے چیف سلیکٹر کو تمام اسٹیک ہولڈرز کو ساتھ لے کر چلنا ہوگا، کپتان سے مناسب مشاورت بھی ضروری ہے، معین خان کو قومی ٹیم کے غیر ملکی کوچ واٹمور کی آرا کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا، ورنہ الگ الگ راستوں پر چلنے سے مشکلات پیدا ہوں گی اور قومی کرکٹ کو نقصان پہنچے گا، البتہ اس امر کا امکان ہے کہ معین خان سب کو ساتھ رکھ کر اپنے فرائض انجام دیں گے۔ پاکستان کے ایک اور سابق قومی کپتان راشد لطیف نے کہا کہ معین خان کو چیف سلیکٹر بنانا قومی کرکٹ کے لیے اچھی خبر ہے، وہ کھیل کی بہتر سوجھ بوجھ رکھتے ہیں، امید ہے کہ ورلڈ کپ 2015 کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے کھلاڑی سامنے لائیں گے جو قومی ٹیم کا اثاثہ ثابت ہوں گے، انھوں نے کہا کہ نیا ٹیلنٹ سامنے لانے کے لیے معین خان کو مناسب اقدامات کرنا ہوں گے، بہتر ہوگا کہ سلیکشن کمیٹی کے سربراہ کی حیثیت سے انھیں فری ہینڈ دیا جائے، راشد لطیف نے کہا کہ کسی بی ایونٹ کے موقع پر قومی سلیکشن کمیٹی کے دیگر ارکان سلیم جعفر، فرخ زمان، اظہر خان اور آصف بلوچ کو بھی اپنی ٹیم منتخب کرنی چاہیے۔ پی سی بی کے سابق چیف سلیکٹر صلاح الدین صلو نے معین خان کی بطور چیف سلیکٹر تقرری کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے درست انتخاب قرار دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ معین خان کو کرکٹ کی بہت زیادہ سمجھ بوجھ ہے، وہ ورلڈ کپ کی فاتح پاکستانی ٹیم کے رکن رہے، ان کی قیادت میں کراچی نے چھ بار قومی اعزاز حاصل کیا، وہ کھلاڑیوں کی کارکردگی کا باریک بینی سے جائزہ لیتے ہیں، امید ہے وہ چیف سلیکٹر دیانت داری سے اپنی ذمے داری نبھائیں گے۔ خان کی پی سی بی کے عبوری سیٹ اپ کے تحت عہدے کیلئے کسی میعاد کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ عبوری سیٹ اپ چیئرمین ذکا اشرف کے بعد سامنے آیا ہے جنہیں رواں سال مئی میں انکے انتخاب سے متعلق شکایات پر معطل کر دیا گیا تھا۔ گزشتہ ہفتے اسلام آباد ہائی کورٹ نے سیٹھی کو حکم دیا ہے کہ وہ 90 روز کے اندر پی سی بی چیئرمین کیلئے انتخاب کرائیں۔ یہ دنیا بھی بڑی عجیب چیز ہے، اب معین خان انہی لوگوں کے ساتھ پاکستان کرکٹ کا مستقبل سنوارنے کے لئے سر جوڑ کر بیٹھیں گے، جنھوں نے انہیں رمضان کرکٹ کی این او سی دینے کے لئے خوب بھاگ دوڑ کروائی اور ایک لمحے پر معین خان کو ایسا لگا کہ وہ رمضان کرکٹ کھیل کے وسیع تر مفاد میں نہیں بلکہ اپنی ذات کے لئے کروا رہے ہیں۔ معین خان ان دنوں کراچی کے علاقے ڈیفنس میں اپنی اکیڈمی میں اپنے بھائی ندیم خان کے ساتھ خاصے مصروف ہیں اور اب ان کے لئے چیف سلیکٹر کا امتحان اصل معنوں میں چیلنجنگ جاب ہے، جس کے لئے خان صاحب ذہنی طور پر تیار ہیں۔ سابق کپتان وسیم اکرم کو معین کا قریبی دوست کہا جائے تو غلط نہ ہوگا، وسیم اکرم بہت بڑے کرکٹر تھے لیکن ماضی میں میچ فکسنگ کے الزامات اور جسٹس قیوم رپورٹ نے لیجنڈری آل راؤنڈر کے دامن کو داغ دار کیا، گوکہ معین خان ان معاملات میں کہیں نظر نہ آئے لیکن گذشتہ روز پاکستان کرکٹ بورڈ نے سختی سے ایک ای میل کے ذریعے ان میڈیا رپورٹس پر وضاحت دی جس میں معین خان کو ماضی میں ان معاملات میں دکھانے کی کوشش کی گئی۔ درست کہ معین خان اس دور میں قومی ٹیم کا حصہ رہے، جب ٹیم میں شامل کھلاڑیوں پر خوب کیچڑ اچھالا گیا لیکن کبھی اس سے معین خان پر چھینٹ تک نہیں آئی، موجودہ چیف سلیکٹر نے 2015 ورلڈ کپ کو اپنا ہدف تو قرار دیا ہے لیکن ان کا پہلا ہدف ایک سابق وکٹ کیپر کی حیثیت سے قومی ٹیم کو ایک اچھا وکٹ کیپر منتخب کر کے دینا ہوگا۔

اس ماہ جنم لینے والے پاکستانی کھلاڑی!

مقصود رانا

تاریخ پیدائش: یکم اگست 1972، لاہور

نمایاں ٹیمیں: پاکستان، لاہور، نیشنل بینک آف پاکستان راولپنڈی

بیٹنگ اسٹائل: سیدھے ہاتھ کے بلے باز

بالنگ اسٹائل: سیدھے ہاتھ کے میڈیم فاسٹ بالر

بیٹنگ کارکردگی

فارمیٹ	میچ	اننگز	ناٹ آؤٹ	رنز	بہترین	اوسط
اوڈی آئی	1	1	0	5	0	55.0

بالنگ کارکردگی

گیندیں	رنز	وکٹ	اکنامی
12	11	0	5.50

واحد ون ڈے انٹرنیشنل: بمقابلہ آسٹریلیا میلبورن 3 جنوری 1990

مفسر الحق

تاریخ پیدائش: 16 اگست 1944 کرنال (بھارت)

تاریخ وفات: 27 جولائی 1983 (کراچی)

نمایاں ٹیمیں: پاکستان ڈھاکہ، ایسٹ پاکستان، کراچی نیشنل بینک آف پاکستان، پی ڈبلیو ڈی

بیٹنگ اسٹائل: سیدھے ہاتھ کے بلے باز

بالنگ اسٹائل: الٹے ہاتھ کے میڈیم فاسٹ بالر

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	4s	6s	کیچز
ٹیسٹ	1	1	8	8*	-	-	-	1
فرسٹ کلاس	50	56	286	35	7.15	-	-	21

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w	10w
ٹیسٹ	222	84	3	2/50	28.00	2.27	0	0
فرسٹ کلاس	6378	2812	105	4/16	26.78	2.64	0	0

سعید آزاد

تاریخ پیدائش: 14 اگست 1964، کراچی

نمایاں ٹیمیں: پاکستان، کراچی نیشنل بینک آف پاکستان

بیٹنگ اسٹائل: سیدھے ہاتھ کے بلے باز

بالنگ اسٹائل: سیدھے ہاتھ کے میڈیم فاسٹ بالر

میچ	اننگز	ناٹ آؤٹ	رنز	بہترین	اوسط	4s	کیچ
4	4	0	65	31	16.25	7	2

بیٹنگ کارکردگی (ون ڈے)

پہلا ون ڈے: بمقابلہ سری لنکا راولپنڈی 3 اکتوبر 1995

آخری ون ڈے: بمقابلہ جنوبی افریقہ 6 اکتوبر 1996

شاہد محبوب

تاریخ پیدائش: 25 اگست 1962، کراچی

نمایاں ٹیمیں: پاکستان، آئی ڈی بی پی، اسلام آباد، کراچی، پاکو، کوئٹہ

بیٹنگ اسٹائل سیدھے ہاتھ کے بلے باز

بالنگ اسٹائل: سیدھی ہاتھ کے میڈیم فاسٹ بالر

بیٹنگ کارکردگی

فارمیٹ	میچ	اننگز	ناٹ آؤٹ	رنز	بہترین	اوسط	50	100
ٹیسٹ	1	-	-	-	-	-	-	-
اوڈی آئی	10	6	1	119	77	23.80	1	1

بالنگ

فارمیٹ	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط
ٹیسٹ	294	131	2	2/131	65.50
اوڈی آئی	540	382	7	1/23	54.57

واحد ٹیسٹ: بمقابلہ بھارت لاہور، یکم تا 6 دسمبر 1989

پہلا ون ڈے: بمقابلہ بھارت لاہور 7 دسمبر 1982

آخری ون ڈے: بمقابلہ نیوزی لینڈ 7 دسمبر 1984

شفقت رانا

تاریخ پیدائش: 10 اگست 1943 شملہ (پنجاب، بھارت)

نمایاں ٹیمیں: پاکستان، لاہور، پی آئی اے

بیٹنگ اسٹائل: سیدھے ہاتھ کے بلے باز

بالنگ اسٹائل: سیدھے ہاتھ کے میڈیم فاسٹ بالر

بیٹنگ کارکردگی

میچ	اننگز	ناٹ آؤٹ	رنز	بہترین	اوسط	50	6s	کیچ
5	7	0	221	95	31.57	2	1	5

بالنگ

گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط
38	9	1	1/2	9.00

پہلا ٹیسٹ: بمقابلہ آسٹریلیا کراچی 24 تا 29 اکتوبر 1964

آخری ٹیسٹ: بمقابلہ نیوزی لینڈ 8 تا 11 نومبر 1969

جاوید قدیر

تاریخ پیدائش: 25 اگست 1976، کراچی

نمایاں ٹیمیں: پاکستان، کراچی، پی آئی اے

بیٹنگ اسٹائل: سیدھے ہاتھ کے بلے باز

بالنگ اسٹائل: وکٹ کیپر بیٹسمین

بیٹنگ کارکردگی (ون ڈے)

میچ	اننگز	ناٹ آؤٹ	رنز	بہترین	اوسط	کیچ
1	1	0	12	12	12.00	2

واحد ون ڈے انٹرنیشنل: بمقابلہ سری لنکا شارجہ 11 اپریل 1995

محمد زاھد

تاریخ پیدائش، 2 اگست 1976

نمایاں ٹیمیں پاکستان، ملتان، کسٹمز، پی آئی اے، راولپنڈی

بیٹنگ پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بلے باز، میڈیم فاسٹ بالر

پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ نیوزی لینڈ بمقام راولپنڈی 28 نومبر تا یکم دسمبر 1996

آخری ٹیسٹ، بمقابلہ جنوبی افریقہ، بمقام کیپ ٹاؤن 2 تا 5 جنوری 2003

پہلا ون ڈے، بمقابلہ نیوزی لینڈ بمقام کراچی 8 دسمبر 1996

آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ زمبابوے، بمقام ہرارے 30 نومبر 2002

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	5	6	7	6*	1.40	0	0	0
ون ڈے	11	4	15	7*	7.50	0	0	1

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	5	792	502	15	7/66	33.46	3.80	1
ون ڈے	11	512	391	10	2/20	39.10	4.58	0

عاقب جاوید

تاریخ پیدائش، 5 اگست 1972 (شیخوپورہ)

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، الائیڈ بینک، ہیمپشائر، اسلام آباد، لاہور، پاکو، شیخوپورہ

بیٹنگ پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، میڈیم فاسٹ بالر

پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ نیوزی لینڈ، بمقام ویلنگٹن 10 تا 14 فروری 1989

آخری ٹیسٹ، بمقابلہ زمبابوے، بمقام پشاور 27 تا 30 نومبر 1998

پہلا ون ڈے، بمقابلہ ویسٹ انڈیز، بمقام ایڈیلیڈ 10 دسمبر 1988

آخری ون ڈے، بمقابلہ زمبابوے، بمقام راولپنڈی 24 نومبر 1998

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	22	27	101	28*	5.05	0	0	2
ون ڈے	163	51	267	45*	10.68	0	0	24

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	22	3918	1874	54	5/84	34.70	2.86	1
ون ڈے	163	8012	5721	182	7/37	31.43	4.28	4

اقبال قاسم

تاریخ پیدائش، 6 اگست 1953 (کراچی)

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، کراچی، نیشنل بینک، سندھ

بیٹنگ پوزیشن، الٹے ہاتھ کے بیٹسمین، لیفٹ آرم سلو آرتھوڈکس بالر

پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ آسٹریلیا بمقام ایڈیلیڈ 24 تا 29 دسمبر 1976

آخری ٹیسٹ، بمقابلہ آسٹریلیا بمقام لاہور 7 تا 11 اکتوبر 1988

پہلا ون ڈے، بمقابلہ انگلینڈ بمقام سیالکوٹ 30 دسمبر 1977

آخری ون ڈے، بمقابلہ بنگلہ دیش بمقام چٹاگانگ 29 اکتوبر 1988

پرویز سجاد حسن

تاریخ پیدائش، 30 اگست 1942

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، پی آئی اے، کراچی، لاہور

بیٹنگ پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بلے باز، سلو لیفٹ آرم آرتھوڈکس

پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ آسٹریلیا 24 تا 29 اکتوبر 1964

آخری ٹیسٹ، بمقابلہ انگلینڈ حیدرآباد 16 تا 21 مارچ 1973

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	19	20	123	24	13.66	0	0	9
فرسٹ کلاس	133	128	786	56	10.48	1	0	57

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	19	4145	1410	59	7/74	23.89	2.04	3
فرسٹ کلاس	133	27300	10750	493	8/89	21.80	2.36	28

سکندر بخت

تاریخ پیدائش، 25 اگست 1957

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، کراچی، پی آئی اے، پی ڈبلیو ڈی، سندھ، یو بی ایل

بیٹنگ پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین رائٹ آرم میڈیم فاسٹ بالر

تاریخ پیدائش، 25 اگست 1957 (کراچی)

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، کراچی، پی آئی اے، پی ڈبلیو ڈی، سندھ، یو بی ایل

پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، میڈیم فاسٹ بالر

پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ نیوزی لینڈ بمقام کراچی 30 اکتوبر تا 4 نومبر 1976

آخری ٹیسٹ، بمقابلہ بھارت، بمقام فیصل آباد 3 تا 8 جنوری 1983

پہلا ون ڈے، بمقابلہ انگلینڈ بمقام سیالکوٹ 30 دسمبر 1977

آخری ون ڈے، بمقابلہ نیوزی لینڈ بمقام ڈنیڈن 6 فروری 1989

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	26	35	146	22*	6.34	0	0	7
ون ڈے	27	11	31	16*	7.75	0	0	4

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	26	4870	2412	67	8/69	36.00	2.97	3
ون ڈے	27	1277	860	33	4/34	26.06	4.04	0

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	50	57	549	56	13.07	1	0	42
ون ڈے	15	7	39	13	6.50	0	0	3

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	50	13019	4807	171	7/49	28.11	2.21	8
ون ڈے	15	664	500	12	3/13	41.66	4.51	0

شعیب اختر

تاریخ پیدائش،13اگست1975(راولپنڈی)

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، اے ڈی بی پی، ایشیا الیون، چٹاگانگ ڈویژن، ورہم، آئی سی سی ورلڈ الیون، اسلام آباد لیوپرڈز، کے آر ایل، کولکتہ نائٹ رائیڈر، پی آئی اے، راولپنڈی، سمرسیٹ، سرے، ووسٹرشائر

بیٹنگ پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم فاسٹ بالر

پہلا ٹیسٹ ، بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام راولپنڈی29نومبرتا3دسمبر1997

آخری ٹیسٹ، بمقابلہ بھارت بمقام بنگلور8تا12دسمبر2007

پہلا ون ڈے، بمقابلہ زمبابوے بمقام ہرارے28مارچ1998

آخری ون ڈے، بمقابلہ نیوزی لینڈ بمقام پالیکلی8مارچ2011

پہلا ٹی ٹوئنٹی، بمقابلہ انگلینڈ بمقام برسٹل28اگست2006

آخری ٹی ٹوئنٹی، بمقابلہ نیوزی لینڈ بمقام ہیملٹن28دسمبر2010

کیریئر ریکارڈز:(بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	46	67	544	47	10.07	0	0	12
ون ڈے	163	84	394	43	8.95	0	0	20
ٹی ٹوئنٹی	15	6	21	8*	7.00	0	0	2

کیریئر ریکارڈز(بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	46	8143	4574	178	6/11	25.69	3.37	12
ون ڈے	163	7764	6169	247	6/16	24.97	4.76	4
ٹی ٹوئنٹی	15	318	432	19	3/38	22.73	8.15	0

محمد وسیم

تاریخ پیدائش،8اگست1977(راولپنڈی)

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، اے ڈی بی پی، کے آر ایل، اوٹاگو، راولپنڈی

بیٹنگ پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، لیگ بریک گگلی بالر

پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ نیوزی لینڈ بمقام لاہور21تا24نومبر1996

آخری ٹیسٹ، بمقابلہ سری لنکا بمقام گال21تا24جون2000

پہلا ون ڈے، بمقابلہ نیوزی لینڈ بمقام کراچی8دسمبر1996

آخری ون ڈے، بمقابلہ سری لنکا بمقام ڈھاکہ5جون2000

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	18	28	783	192	30.11	2	2	22/2s
ون ڈے	25	25	543	76	23.60	3	0	9

کرکٹ ٹی وی رائٹس بڑا اسکینڈل سامنے آنے کا خدشہ

عارف عباسی نے پاکستان کرکٹ کے ٹی وی رائٹس کی فروخت میں بڑا اسکینڈل سامنے آنے کے خدشات ظاہر کردیے۔ پی سی بی کے سابق چیف ایگزیکٹیو نے اپنے دوست احسان مانی کو معاملے سے الگ ہونے کا مشورہ دیدیا عارف عباسی نے کہا کہ نئے ٹیلی ویژن رائٹس کے معاملے میں کوئی ایسا قدم بھی اٹھایا جاسکتا ہے جو اسلام آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کے منافی ہو، پی سی بی کے مشیر احسان مانی میرے قریبی دوست ہیں، سابق آئی سی سی چیف ایک باشعور شخص ہونے کے ناطے ساری صورتحال کو اچھی طرح سمجھتے ہوں گے، وہ اس ذمہ داری کے حوالے سے بہتر فیصلہ کرسکتے ہیں۔ انھوں نے واضح کیا کہ اگر ٹی وی رائٹس کے حوالے سے فیصلے کیلیے موزوں افراد کا انتخاب نہ کیا گیا تو بورڈ کا ایک بہت بڑا اسکینڈل سامنے آنے کے خدشات رد نہیں کیے جاسکتے۔ انھوں نے کہا کہ پی سی بی سیکیورٹی اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان میں رجسٹرڈ ہے، آئی سی سی کی طرح اس کا نظام بھی ایک کمپنی کے طور پر چلایا جانا چاہیے۔ عارف عباسی نے مزید کہا کہ نجم سیٹھی ایک نان ٹیکنیکل شخص اور کرکٹ کی بنیادی چیزوں سے بھی واقف نہیں، بدقسمتی سے ایسا محسوس ہورہا ہے کہ وزیراعظم نواز شریف بھی سابق صدر پرویز مشرف کی طرح

دوست نوازی کی پالیسی پر عمل پیرا ہوکر پی سی بی میں نوکریاں تقسیم کررہے ہیں، کھیل کا مستقبل بہتر بنانے کیلیے اس رجحان کو ختم کرنا ہوگا۔ اسلام آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں نجم سیٹھی کے اختیارات محدود کیے جانے کے بعد پی سی بی کا 1994 کا آئین بحال کرنے کے سوال پر انھوں نے کہا کہ اس معاملے میں حکومت کے مخلصانہ کردار کی اشد ضرورت ہوگی اسلام آباد ہائی کورٹ کے تفصیلی فیصلے میں نگران چیئرمین نجم سیٹھی کے اختیارات محدود کیے جانے سے پاکستان کرکٹ بورڈ کے بیشتر معاملات تعطل کا شکار ہوگئے۔ چیف سلیکٹر معین خان کی تقرری کالعدم قرار دیے جانے سے اے سی سی ایمرجنگ کپ کیلیے ٹیم کے اعلان میں غیر معمولی تاخیر ہوگئی، بورڈ کا تھنک ٹینک تاحال کوئی متبادل پلان بھی تیار کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکا۔ اسلام آباد ہائی کورٹ کا تفصیلی فیصلہ سامنے آنے کے بعد سے پی سی بی انتظامی بحران سے دوچار نظر آتا ہے، عدالت کی طرف سے چیف سلیکٹر معین خان کی تقرری کالعدم قرار دیے جانے کے بعد مستقبل قریب کے ایونٹس کیلیے ٹیموں کا اعلان تاخیر کا شکار ہے۔ 17اگست سے سنگاپور میں شیڈول اے سی سی ایمرجنگ کپ کیلیے انڈر23 اسکواڈ کا انتخاب بھی نہیں ہوسکا، دورۂ زمبابوے کیلیے قومی ٹیم کے کھلاڑیوں کا چناؤ بھی کیا جانا ہے، دوسری طرف فاضل جج کا حکم ہے کہ سلیکشن کمیٹی میں ایک، ایک اسپورٹس جرنلسٹ، کمنٹیٹر اور کرکٹ کا گہرا علم رکھنے والے کسی شائق کو بھی شامل کیا جائے۔ ذرائع کے مطابق اس صورتحال سے پریشان پی سی بی حکام کا خیال ہے کہ انتہائی محدود اختیارات کے ساتھ معمول کی سرگرمیاں جاری رکھنا بھی مشکل ہے، بورڈ کے وکیل تفضل رضوی کا کہنا ہے کہ ہم تفصیلی فیصلے کا جائزہ لے رہے ہیں، آئینی لائحہ عمل کا جلد فیصلہ کرلیںگے۔ دوسری طرف راشد لطیف کے مطابق عدالتی فیصلہ خوش آئند ہے لیکن پاکستان کرکٹ میں اصلاحات کیلیے وقت درکار ہوگا، ہمیں اپنا سیٹ اپ بہتر بنانے کی اشد ضرورت ہے۔

ایشز سیریز، ناٹنگھم میں انگلینڈ کی سنسنی خیز مقابلے کے بعد کامیابی!!

پہلے ایشز ٹیسٹ میں میزبان انگلینڈ نے آسٹریلیا کو 14 رنز سے شکست دے کر سیریز میں 1-0 کی برتری حاصل کرلی۔کھیل کے پانچویں روز آسٹریلیا نے 6وکٹ پر 174رنز سے اپنی اننگز شروع تاہم اس کے تمام کھلاڑی ہدف سے 14رنز کی دوری پر 296رنز بنا کر پویلین لوٹ گئے، آسٹریلیا کی آخری وکٹ نے کھیل کی دوسری اننگ میں بھی بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور 65رنز کی شراکت قائم کی تاہم اپنی ٹیم کو شکست سے نہ بچاسکے۔انگلینڈ کی جانب سے جیمز اینڈرسن نے دوسری اننگ میں 73رنز دے کر 5 کھلاڑیوں کا آؤٹ کیا جب کہ گریم سوان اور اسٹورٹ براڈ نے 2، 2وکٹیں حاصل کیں۔ٹیم کی شکست پر آسٹریلوی کپتان کا کہنا تھا کہ تمام کھلاڑیوں سے بہتر کھیل کا مظاہرہ کیا تاہم انگلینڈ نے ان کی نسبت بہت اچھی کرکٹ کھیلی اور میچ کو اپنے نام کیا۔ڈی آر ایس کے حوالے سے کلارک کا کہنا تھا انہوں نے ڈی آر ایس کا اچھا استعمال نہیں کیا اور کچھ غلط فیصلے کیے جب کہ اس کی نسبت انگلینڈ نے اس سہولت کا فی بہتر استعمال کیا۔یاد رہے کہ ٹرینٹ برج میں سب سے بڑا 284رنز کا ہدف انگلینڈ نے نیوزی لینڈ کیخلاف حاصل کیا تھا۔پہلے ایشز ٹیسٹ میں ڈیسیشن ریویو سسٹم ڈی آر ایس آسٹریلیا کے لیے وبال جان بنا رہا، انھیں ٹیکنالوجی سے فائدہ حاصل ہونے کی بجائے الٹا نقصان ہوا، جس پر انھیں نہ صرف سابق کرکٹرز بلکہ میڈیا کی بھی سخت تنقید کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، خاص طور پر کپتان مائیکل کلارک کی قوت فیصلہ کو ہدف تنقید بنایا جا رہا ہے، جنھوں نے بغیر کسی ٹھوس وجہ کے فیصلے چیلنج کر کے ریویو ضائع کیے جبکہ چوتھے روز شین واٹسن نے بھی ایل بی ڈبلیو قرار پانے کے بعد جاتے جاتے ٹیم کا ایک ریویو ضائع کیا۔دوسری جانب انگلینڈ کی جانب سے ٹیکنالوجی سے بھرپور فائدہ اٹھایا گیا، آخری لمحات میں بھی ایلسٹر کک نے بریڈ ہیڈن کے خلاف ریویو لے کر ٹیم کو فتح سے ہمکنار کرایا۔سڈنی مارننگ ہیرالڈ نے لکھا کہ آسٹریلیا کی شکست کی بڑی وجہ ڈی آر ایس کا غلط استعمال ہے، اخبار نے آئی سی سی سے بھی اس سسٹم پر نظر ثانی کا مطالبہ کیا۔رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ آسٹریلیا نے اپنے دونوں بولنگ اور بیٹنگ ریویو پانچویں وکٹ گرنے سے قبل ہی بے پرواہی سے ضائع کر دیے جس کی وجہ سے شکست کا راستہ ہموار ہوا، جب اسٹورٹ براڈ کے خلاف غلط فیصلہ سامنے آیا تو اس کو چیلنج کرنے کیلیے آسٹریلیا کے پاس ریویو ہی نہیں تھا۔ کپتان مائیکل کلارک کو جب براڈ کی گیند پر علیم ڈار نے کاٹ بی ہائنڈ قرار دیا تو انھوں نے فیصلے کو چیلنج کر دیا مگر ہاٹ اسپاٹ بھی ان کو نہ بچاسکا، ان کے ساتھ شین واٹسن، کرس روجرز اور فل ہیوز سب غلط ڈی آر ایس کالز کا شکار ہوئے۔رپورٹ میں ڈی آر ایس میں موجود خامیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے آئی سی سی سے اس کی اصلاح کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔۔آسٹریلیا نے 19 سالہ نوجوان اسپنر ایشٹن اگر کو ٹیسٹ کیپ دی۔

پہلا ٹیسٹ

ناٹنگھم 10 تا 14 جولائی

ایشز سیریز کا پہلا دن دونوں ٹیموں کو بھاری پڑ گیا، بالرز چھا گئے اور پہلے روز مجموعی طور پر 14وکٹیں گریں، انگلینڈ کی بساط 215 پر لپیٹنے والے کینگروز کا بھی برا حال ہوگیا، پہلے روز کے اختتام تک اس نے بھی 75رنز پر چار وکٹیں گنوا دیں۔

میزبان نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا، مگر جلد ہی کپتان ایلسٹر کک کف افسوس ملتے دکھائی دیے جب وہ خود ہی 13رنز بنا کر جیمز پیٹنسن کی گیند پر کاٹ بی ہائنڈ ہو گئے، پھر فاسٹ بولر پیٹر سڈل ان کی ٹیم پر تباہی بن کر ٹوٹ پڑے، ٹاپ آرڈر پر ترقی پانے والے جو روٹ (30)، کیون پیٹرسن (14)، جوناتھن ٹروٹ (48)، ای ین بیل (25) اور میٹ پرائر (1) سب کو یکے بعد دیگرے سڈل نے آؤٹ کیا، اسٹورٹ براڈ نے 24 رنز بنا کر پیٹنسن کو ریٹرن کیچ تھما دیا۔بیئر اسٹو 37رنز پر مچل اسٹارک کی گیند پر بولڈ ہوئے، اسٹیون فن بھی اسٹارک کا شکار ہوئے، انھیں کھاتہ تک کھولنے کا موقع میسر نہ آیا، سوان (1) کو پیٹنسن نے اپنی دوسری وکٹ بنایا۔سڈل نے 5، جیمز پیٹنسن نے 3 اور مچل اسٹارک نے 2 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔جلد آؤٹ ہونے کے سبب انگلینڈ کی پوزیشن کمزور دکھائی دینے لگی مگر اسٹیون فن نے لگاتار 2 بالز پر کینگرو پلیئرز شین واٹسن (13) اور ایڈ کوان کو صفر پر میدان بدر کر دیا، کپتان کلارک کو جیمز اینڈرسن نے کھاتہ نہیں کھولنے دیا، کرس روجرز 16رنز پر اینڈرسن کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہوئے۔جب پہلے دن کا اختتام ہوا تو اسٹیون اسمتھ 38 اور فل ہیوز 7رنز پر بیٹنگ کر رہے تھے۔دوسرے دن انگلینڈ نے دو وکٹ پر 80رنز بنا کر آسٹریلیا کے خلاف 15رنز کی برتری حاصل کرلی۔کھیل ختم ہونے پر کپتان ایلسٹر کک 37 اور کیون پیٹرسن 35رنز بنا کر وکٹ پر موجود تھے۔جو روٹ پانچ اور جوناتھن ٹراٹ کوئی رن بنائے بغیر مچل اسٹارک کا نشانہ بنے۔کھانے کے وقفے کے بعد مہمان ٹیم ایشٹن اگر اور فل ہیوز کی ریکارڈ شراکت کی بدولت اپنی پہلی اننگز میں 280رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی اور اسے انگلینڈ پر 65رنز کی برتری حاصل ہوئی 19 سالہ ایشٹن اگر نے گیارہویں نمبر پر کھیلتے ہوئے اپنے پہلے ہی ٹیسٹ میچ میں بارہ چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے 98رنز کی

ریکارڈ اننگز کھیلی۔ فل ہیوز 81 رنز پر ناٹ آؤٹ رہے۔ تیسرے دن کھیل ختم ہونے پر انگلینڈ نے 6 وکٹ پر 326 رنز جوڑ لیے انگلش بیٹسمین این بیل نے ناقابل شکست 95 کی اننگز کھیل کر ٹیم کو 261 رنز کی برتری دلا دی۔ وہ اور اسٹورٹ براڈ حریف بولرز کے سامنے ڈٹ گئے، بیل نے اس اننگز کے دوران ٹیسٹ میں 6 ہزار رنز کا سنگ میل بھی عبور کرلیا، میزبان ٹیم نے دن کا آغاز 2 وکٹ 80 رنز سے کیا، کپتان الیسٹر کک 37 اور کیون پیٹرسن 35 رنز کے ساتھ کریز پر موجود تھے، یہ دونوں سینئر بیٹسمین لنچ سے قبل پویلین لوٹ گئے، پیٹرسن نے کپتان کے ہمراہ 110 رنز کی شراکت میں 64 رنز کا حصہ ڈالا، ان کی اننگز میں درجن بھر چوکے بھی شامل رہے، وہ جیمز پیٹنسن کی گیند پر بولڈ ہوئے۔ لیفٹ ہینڈر کک 50 رنز بنانے کے بعد ایشٹن اگر کا پہلا ٹیسٹ شکار بن گئے، 19 سالہ اسپنر کی گیند پر پہلی سلپ میں مائیکل کلارک نے عمدہ کیچ تھاما، جونی بیئراسٹو وکٹ پر سیٹ نہیں ہو پائے اور 15 رنز بنا کر اگر کی گیند پر وکٹ کیپر بریڈ ہیڈن کے ہاتھوں دبوچ لیے گئے، 34 پر بیل کو امپائر کمار دھرماسینا نے ایل بی ڈبلیو کی اپیل پر شک کا فائدہ دے ڈالا، آسٹریلیا نے ریفرل کا فیصلہ کیا تاہم ری پلے نے فیلڈ امپائر کے فیصلے کی توثیق کر دی، آسٹریلیا نے نئی گیند ملنے پر میٹ پرائر (31) کو ٹھکانے لگایا، وہ پیٹر سڈل کی گیند پر نڈ وکٹ پر ایڈ کووان کا کیچ

بنے۔ اس کے بعد بیل اور پیٹرسن نے آسٹریلوی بولرز کا جینا دوبھر کر دیا اور ٹیم کی پوزیشن مستحکم بنا دی۔ انگلینڈ کی ٹیم دوسری اننگز میں 375 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی اور اس نے آسٹریلیا کو جیتنے کے لیے 311 رنز کا ہدف دیا۔ انگلینڈ کی دوسری اننگز کی خاص بات این بیل اور اسٹورٹ براڈ کی عمدہ بیٹنگ تھی۔ دونوں نے ساتویں وکٹ کے لیے 138 رنز کی شراکت قائم کی۔ انگلینڈ کی جانب سے این بیل نے 15 چوکوں کی مدد سے 109 جبکہ اسٹورٹ براڈ نے 7 چوکوں کی مدد سے 65 رنز بنائے۔ آسٹریلوی اوپنرز شین واٹسن اور کرس روجرز نے 311 رنز کا ہدف پر اعتماد انداز سے شروع کیا، 84 رنز کی شراکت نے میزبان ٹیم کو تشویش کا شکار کر دیا، ایسے میں امپائر کمار دھرماسینا مدد کو سامنے آئے۔ انھوں نے شین واٹسن (46) کو

اسٹورٹ براڈ کی گیند پر متنازع انداز میں ایل بی ڈبلیو قرار دیا، گیند بیٹ کو پہلے چھوتی دکھائی دے رہی تھی مگر ریویو کے باوجود فیلڈ امپائر کا فیصلہ برقرار رکھا گیا، جلد ہی 85 پر دوسری وکٹ بھی گر جاتی جب روجرز کو گریم سوان کی گیند پر کاٹ بی ہائنڈ قرار دے دیا گیا، اس وقت وہ 38 رنز پر کھیل رہے تھے مگر انھوں نے فیصلے کو چیلنج کر کے وکٹ بچائی، انھوں نے 35 برس کی عمر میں کیریئر کی پہلی ففٹی مکمل کی لیکن اس کے بعد 52 رنز پر جیمز اینڈرسن کی گیند پر بیل کے ہاتھوں کیچ ہو گئے، ان سے پہلے ایڈ کووان کو 14 رنز پر پارٹ ٹائم اسپنر جوئے روٹ نے ٹروٹ کی مدد سے قابو کیا۔ مجموعی اسکور جب 161 تک پہنچا تو مڈل آرڈر بیٹنگ یکدم لڑکھڑا گئی، کپتان مائیکل کلارک (23) براڈ کی گیند پر کاٹ بی ہائنڈ ہوئے جبکہ اسٹیون اسمتھ (17) اور فل ہیوز (0) کو سوان نے ایل بی ڈبلیو کر دیا، جب چوتھے دن کے کھیل کا اختتام ہوا تو آسٹریلیا نے 6 وکٹ پر 174 رنز بنا لیے تھے، بریڈ ہیڈن 11 اور ایشٹن اگر 1 رن پر ناٹ آؤٹ رہے، آخری دن ایک دلچسپ مقابلے میں کئی اتار چڑھاؤ کے بعد انگلینڈ نے آسٹریلیا کو 14 رنز سے شکست دے دی جیمز اینڈرسن ایک بار پھر انگلینڈ کے لیے فتح گر ثابت ہوئے انہوں نے دوسری اننگز میں بھی پانچ اور میچ میں مجموعی طور پر 10 وکٹ لے کر بازی پلٹ دی۔ انگلش پیسر نے اپنی تلی سوئنگ بولنگ سے آخری چار کینگروز بیٹسمینوں کے قدم اکھاڑ دیے۔ انگلش کپتان الیسٹر کک نے سلپ میں زبردست چابکدستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تین کیچ لیے۔ آسٹریلین وکٹ کیپر بریڈ ہیڈن اپنی ٹیم کو کامیابی کے انتہائی قریب لے گئے

تھے لیکن ان کی مزاحمت اس وقت دم توڑ گئی جب کینگروز کو جیتنے کیلیے صرف 14 رنز درکار تھے۔ پہلی اننگز میں عالمی ریکارڈ قائم کرنے والے ایشٹن اگر نے وکٹ پر دو گھنٹے تک قیام کیا لیکن اس بار صرف 14 رنز اسکور کر سکے۔ انہیں آٹھویں نمبر پر بیٹنگ کیلیے بھیجا گیا تھا۔

بیٹنگ (انگلینڈ)

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
ایلیسٹر کک	13	50
جو روٹ	30	5
جوناتھن ٹروٹ	48	0
کیون پیٹرسن	14	64
آئین بیل	25	109
جونی بیرسٹو	37	15
میٹ پرائر	1	31
اسٹیوارٹ براڈ	24	65
گریم سوان	1	9
اسٹیون فن	0	*2
جیمز اینڈرسن	*1	0
فاضل رنز	21	25
مجموعی	215	375

بیٹنگ (آسٹریلیا)

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
شین واٹسن	13	46
کرس روجرز	16	52
ایڈ کوان	0	14
مائیکل کلارک	0	23
اسٹیون اسمتھ	53	17
فلپ ہیوز	*81	0
بریڈ ہیڈن	1	71
پیٹر سڈل	1	11
مچل اسٹارک	0	1
جیمز پیٹنسن	2	*25
ایشٹن اگر	98	14
فاضل رنز	15	22
مجموعی	280	296

بالنگ (انگلینڈ)

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
جیمز اینڈرسن	5/85	5/73
اسٹیون فن	2/80	0/37
گریم سوان	2/60	2/105
اسٹیوارٹ براڈ	1/40	2/54
جو روٹ	-	1/6

بالنگ (آسٹریلیا)

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
جیمز پیٹنسن	3/69	2/101
مچل اسٹارک	2/54	3/80
پیٹر سڈل	5/50	3/85
ایشٹن اگر	0/24	2/82
شین واٹسن	0/7	0/11

ایشز سیریز، ناٹنگھم ٹیسٹ کی تصویری جھلکیاں

ایشز سیریز، لارڈز ٹیسٹ کی تصویری جھلکیاں

لارڈز ٹیسٹ آسٹریلیا کو شکست' جوئے روٹ انگلش ہیرو بن گئے

لارڈز ٹیسٹ میں جوئے روٹ کی آل راؤنڈ پرفارمنس اور سوان کی نپی تلی بولنگ کی بدولت انگلینڈ نے آسٹریلیا کو 347 رنز سے شکست دے دی۔ اس طرح میزبان ٹیم کو پانچ میچز کی سیریز میں 0-2 کی برتری مل گئی،

کینگروز مسلسل چھٹے ٹیسٹ میں ناکامی سے دوچار ہوئے، 583 کا پہاڑ جیسا ہدف پانے والے کینگروز چوتھے دن 235 رنز پر آؤٹ ہوگئے، جوئے روٹ انگلش ہیرو ثابت ہوئے، وہ 180 کی بھرپور اننگز کھیلنے کے بعد دو قیمتی وکٹیں بھی لے اڑے، جس میں حریف کپتان مائیکل کلارک اور عثمان خواجہ شامل ہیں، انھوں نے چائے کے وقفے سے قبل اپنی آف اسپن بولنگ کی مدد سے دو وکٹیں لیکر آسٹریلیا کو ناکامی کی گہرائیوں میں دھکیل دیا، روٹ نے مائیکل کلارک (51) اور عثمان خواجہ (54) کو ٹھکانے لگایا، 22 سالہ روٹ کی اس بے مثال کامیابی پر ان کے ساتھی پلیئرز اور کراؤڈ نے دل کھول کر ان کی ستائش کی۔

دوسرا ٹیسٹ لارڈز 18 تا 21 جولائی

سیریز میں برتری کی حامل انگلش ٹیم نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کو ترجیح دی، کپتان الیسٹر کک کے ساتھ جوائے روٹ اننگز کا آغاز کرنے میدان میں آئے، پانچویں اوور میں واٹسن کی ایک گیند سوئنگ ہوکر کک (12) کے پیڈز سے جا ٹکرائی، امپائر اریسمس نے انگلی بلند کرنے میں کوئی تاخیر نہ کی، کک بھی ان کے فیصلے کو چیلنج کرنے کی ہمت نہ کرپائے، اگلے اوور میں ہیرس نے روٹ (6) کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کیا مگر انھوں نے فیصلے کو ریویو کردیا۔ تھرڈ امپائر ٹونی ہل نے ری پلیز دیکھ کر یقین کرلیا کہ گیند پہلے پیڈز پھر بیٹ سے ٹکرائی تھی، ابھی میزبان ٹیم اس نقصان سے سنبھل بھی نہ پائی تھی کہ اسی اوور کی آخری گیند کیون پیٹرسن (2) کے بیٹ کو چھوتی ہوئی وکٹ کیپر بریڈ ہیڈن کے گلوز میں محفوظ ہوگئی، 28 رنز پر 3 وکٹیں لے کر کینگرو کرکٹرز خوشی سے پھولے نہ سمائے مگر وہ یہ بھول گئے کہ ای این بیل ابھی باقی ہیں، دوسرے اینڈ پر موجود جوناتھن ٹروٹ بھی مثبت انداز سے بیٹنگ کر رہے تھے، دونوں نے آسٹریلوی بولرز کی خوش فہمی دور کرتے ہوئے دلکش کھیل پیش کیا، چوتھی وکٹ کیلیے 99 رنز کی شراکت سے انگلش ٹیم کے اوسان بحال ہوئے، ٹروٹ 58 رنز کی اننگز کھیلنے کے بعد رخصت ہوئے۔ ہیرس کی گیند پر انھوں نے پل شاٹ کھیلنا چاہا مگر ٹاپ ایج پر آسان کیچ عثمان خواجہ کا منتظر تھا، بیل نے بیئراسٹو کے ساتھ اسکور آگے بڑھانا شروع کیا، اسکور جب 21 ہوا تو کٹ شاٹ کھیلتے ہوئے وہ وکٹیں محفوظ نہ رکھ پائے، آسٹریلوی کرکٹرز بشمول بولر سڈل کی خوشی اس وقت غم میں بدل گئی جب امپائر نے ٹی وی آفیشل سے تصدیق کرلی کہ یہ نو بال تھی، اس کے بعد دونوں نے اسکور 271 تک پہنچا دیا، ای این بیل نے کینگرو بولرز کا جینا دوبھر کردیا، انھوں نے مسلسل تیسری ایشز سنچری جڑنے والے چوتھے انگلش بیٹسمین کا اعزاز حاصل کیا۔ بیل نے شاندار سنچری مکمل کی، وہ 109 رنز بنانے کے بعد اسمتھ کی لیگ بریک پر سلپ میں کلارک کا کیچ بنے، یوں 144 رنز کی پارٹنرشپ بھی اختتام کو پہنچی۔ اسپنر نے اگلے اوور میں بیئراسٹو کا اپنی فل ٹاس گیند پر خود ہی کیچ تھام کر انگلینڈ کو ایک اور کاری ضرب لگائی، انھوں نے 67 رنز اسکور کیے، اسمتھ کی تباہ کاری جاری رہی، میٹ پرائر (6) نے ان کی گیند کو کٹ کرتے ہوئے ہیڈن کو کیچ تھمادیا، ٹم بریسنن اور جیمز اینڈرسن نے مزید کوئی وکٹ نہ گرنے دی، دونوں بالترتیب 7 اور 4 رنز پر ناٹ آؤٹ پویلین لوٹ گئے، انگلینڈ نے 89 اوورز میں 7 وکٹ پر 289 رنز اسکور کیے، ہیرس نے انجریز کو پرے دھکیلتے ہوئے 43 رنز کے عوض 3 پلیئرز کو آؤٹ کیا، اسمتھ نے اتنی ہی وکٹوں کیلیے صرف 18 رنز دیئے۔ دوسرے دن کے آغاز پر انگلش ٹیم نے اپنی پہلی نامکمل اننگز 7 وکٹ 289 سے شروع کی، جیمز اینڈرسن 12 اور بریسنن 7 رنز بنا پائے، براڈ (33) اور سوان کے درمیان آخری وکٹ کیلیے 48 رنز کی شراکت داری بنی، سوان 28 پر ناٹ آؤٹ رہے، ریان ہیرس نے 5 وکٹیں لیں۔ لارڈز ٹیسٹ میں گریم سوان کی گھومتی ہوئی گیندوں نے آسٹریلیا کو چکرا دیا، مہمان ٹیم 128 پر ڈھیر ہوکر 233 رنز کے خسارے کا شکار ہوگئی۔ انگلش اسپنر نے 44 رنز کے عوض 5 پلیئرز کو رخصت کیا، میزبان ٹیم نے حریف کو فالو آن کرانے کے بجائے خود بیٹنگ کا فیصلہ میزبان ٹیم کے اسکور 361 کے جواب میں آسٹریلیا نے 128 رنز پر ہتھیار ڈال دیے، ٹیم فالو آن کا خطرہ ٹالنے کیلیے درکار 162 کا اولین ہدف بھی حاصل نہیں

کر پائی، دوسرے سیشن میں یکدم صورتحال 53 پر 3 پلیئرز آؤٹ ہوگئے، شین واٹسن 30 رنز بنانے کے بعد بریسنن کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہوگئے۔ ریفرل پر ٹی وی امپائر ٹونی ہل نے آن فیلڈ امپائر کمار دھرما سینا کے ابتدائی فیصلے کو برقرار رکھا، لنچ کے بعد اسی انداز میں کرس روجرز (15) بھی پویلین لوٹ گئے، فل ہیوز (1) کو بریسنن نے وکٹ کیپر میٹ پرائر کی مدد سے قابو کیا، اس موقع پر ہیوز نے ریفرل کی مدد چاہی لیکن ٹی وی امپائر کو فیصلہ تبدیل کرنے کیلئے خاطر خواہ ثبوت نہیں مل پائے، ڈراپ کیچ کے باوجود عثمان خواجہ (14) بڑی اننگز نہ کھیل پائے، انھیں سوان نے پیٹرسن کا کیچ بنوایا، کلارک 28 رنز بنا کر براڈ کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہوئے، اسٹیون اسمتھ (2)، ایشٹون ایگر (2)، پیٹر سڈل (2)، بریڈ ہیڈن (7) اور ریان ہیرس 10 رنز بنا سکے، جیمز پیٹنسن 10 رنز پر ناٹ آؤٹ رہے، سوان نے 5 اور بریسنن نے 2 وکٹیں لیں۔ دوسرے دن کا اختتام انگلینڈ کا 3 وکٹ پر 31 رنز پر ہوا، یوں مجموعی سبقت 264 ہو چکی تھی، الیسٹر کک 8، جوناتھن ٹروٹ صفر اور کیون پیٹرسن 5 رنز بنا کر میدان بدر ہوئے، جوئے روٹ 18 رنز کے ساتھ وکٹ پر موجود تھے جبکہ نائٹ واچ مین ٹم بریسنن نے 15 گیندوں کا سامنا کرنے کے باوجود کھاتہ نہیں کھولا، تینوں وکٹیں پیٹر سڈل نے حاصل کیں۔ انگلینڈ نے تیسرے روز 5 وکٹ پر 333 رنز اسکور کر کے مجموعی برتری کو 566 تک پہنچا دیا، پورا دن سر پٹخنے کے باوجود کینگروز کے حصے میں صرف 2 وکٹیں آئیں، جوئے روٹ حریف بولرز کے تمام حملے پسپا کرتے ہوئے 178 پر ناقابل شکست تھے، ای ین بیل نے 74 رنز اسکور کیے، متنازع امپائرنگ کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ دوسرے ایشز ٹیسٹ کا کنٹرول مکمل طور پر انگلینڈ کے ہاتھوں میں آ گیا میزبان سائیڈ نے دن کا آغاز 31 رنز 3 وکٹ سے کیا جو ایک روز قبل پیٹر سڈل نے اختتامی لمحات میں اڑائی تھیں، روٹ اور ٹم بریسنن مجموعے کو 129 تک لے گئے، اس طرح دونوں کے درمیان 99 رنز کی شراکت ہوئی، بریسنن کو پیٹنسن نے 38 رنز پر کرس روجرز کا کیچ بنایا، جلد ہی آسٹریلوی ٹیم نے ای ین بیل کی وکٹ پر بھی خوشیاں منانا شروع کیں مگر تھرڈ امپائر ٹونی ہل نے ان پر اوس ڈال دی، 3 کے انفرادی اسکور پر بیل کا ریان ہیرس کی گیند گلی میں اسٹیو اسمتھ نے کیچ تھامنے کا دعویٰ کیا مگر آن فیلڈ امپائرز کمار دھرما سینا اور مورس اریسمس مطمئن دکھائی نہیں دیے۔ انھوں نے تھرڈ امپائر ٹونی ہل سے ریویو کیلئے رابطہ کیا جنھوں نے متعدد مرتبہ ٹی وی ری پلیز کا جائزہ لینے کے بعد کیچ کو مشکوک قرار دے دیا، اسٹیو کی انگلیاں بظاہر گیند کے نیچے تھیں مگر پھر آگے کی جانب ڈائیو کی وجہ سے صورتحال کلیئر نہیں ہو رہی تھی، آسٹریلیا کی جانب سے اس فیصلے پر ناخوشی ظاہر کی جبکہ ریان ہیرس نے اپنی برہمی چھپانے کی کوشش نہیں کی، بعد ازاں بیل، اسٹیون اسمتھ کی گیند پر مڈ وکٹ کی جانب کرس روجرز کا کیچ بن گئے، انھوں نے 74 رنز اسکور کیے۔ جب تیسرے دن کے کھیل کا اختتام ہوا تو روٹ اپنی دوسری ٹیسٹ سنچری مکمل کرنے کے بعد 178 رنز پر کھیل رہے تھے، اس دوران انھوں نے 2 چھکے اور 18 چوکے لگائے، ٹاپ آرڈر پر ترقی ملنے کے بعد روٹ کی یہ پہلی بڑی اننگز تھی، بیئر اسٹو 11 رنز پر ناٹ آؤٹ رہے۔ انگلش ٹیم نے اپنی نامکمل دوسری اننگز کو 5 وکٹ 333 رنز سے جاری کیا، روٹ اپنے انفرادی اسکور 178 میں محض دو رنز کا اضافہ ہی ممکن بنا سکے، الیسٹر کک نے روٹ کی ڈبل سنچری کے پیش نظر اننگز فوری ڈیکلیئرڈ کرنے سے گریز کیا، بیئر اسٹو 20 رنز بنا کر میدان بدر ہوئے تاہم روٹ کے آؤٹ پر انگلش اننگز ختم کرنے کا اعلان کر دیا گیا، میزبان ٹیم نے 7 وکٹ پر 349 رنز بنا کر مجموعی سبقت 582 تک پہنچائی، روٹ نے 180 کی اننگز کھیلی۔ 583 کا پہاڑ جیسا ہدف پانے والے کینگروز چوتھے دن 235 رنز پر آؤٹ ہوگئے، جوئے روٹ انگلش ہیرو ثابت ہوئے، وہ 180 کی بھرپور اننگز کھیلنے کے بعد دو قیمتی وکٹیں بھی لے اڑے، جس میں حریف کپتان مائیکل کلارک اور عثمان خواجہ شامل ہیں، کلارک کو اگرچہ 2 کے انفرادی اسکور پر ایک چانس بھی ملا تھا، انھوں نے عثمان کے ہمراہ چوتھی وکٹ کیلئے 98 رنز کی شراکت بنا کر ٹیم کو سنبھالا دینے کی کوشش کی، اسٹیون اسمتھ (1) بریسنن کی گیند پر وکٹ کیپر پرائر کا کیچ بنے، انھوں نے فیصلہ چیلنج کیا لیکن کامیاب نہیں ہو پائے، اس سے قبل اوپنر شین واٹسن (20) کو اینڈرسن نے ایل بی ڈبلیو کیا، تاہم مہمان ٹیم ایک وکٹ 24 رنز سے گر کر جلد ہی 3-36 ہوگئی، سوان نے اپنی پانچویں بال پر لیفٹ ہینڈر کرس روجرز کی آف اسٹمپ اڑا دی، وہ محض چھ رنز بنا پائے، اس کے بعد سوان نے فل ہیوز (1) کو بھی ایل بی ڈبلیو کر دیا، کلارک کو 2 کے انفرادی اسکور پر سوان کی گیند پر پرائر نے اسٹمپڈ کرنے کا موقع گنوایا ایشٹون اگر 16 رنز بنا کر بریسنن اور پرائر کے گٹھ جوڑ کا شکار ہوئے، بریڈ ہیڈن (7) کو سوان نے اپنا تیسرا شکار بنایا، پیٹر سڈل نے 62 گیندوں پر 18 رنز بنا کر انگلش بولرز کو مشکل میں ڈالے رکھا، جیمز پیٹنسن 35 کو سوان نے چوتھی وکٹ بنایا، ریان ہیرس 16 پر ناٹ آؤٹ رہے، ان کے درمیان آخری وکٹ کیلئے 43 رنز کی ساجھے داری بنی، مہمان ٹیم 90.3 اوورز میں 235 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی۔

انگلینڈ کے لیے فتح گر ثابت ہوئے انہوں نے دوسری اننگز میں بھی پانچ اور میچ میں مجموعی طور پر 10 وکٹ لے کر بازی پلٹ دی۔ انگلش پیسر نے اپنی نپی تلی سوئنگ بولنگ سے آخری چار کینگروز بیٹسمینوں کے قدم اکھاڑ دیے۔ انگلش کپتان الیسٹر کک نے سلپ میں زبردست چابکدستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تین کیچ لیے۔ آسٹریلین وکٹ کیپر بریڈ ہیڈن اپنی ٹیم کو کامیابی کے انتہائی قریب لے گئے تھے لیکن ان کی مزاحمت اس وقت دم توڑ گئی جب کینگروز کو جیتنے کیلئے صرف 14 رنز درکار تھے۔ پہلی اننگز میں عالمی ریکارڈ قائم کرنے والے ایشٹن اگر نے وکٹ پر دو گھنٹے تک قیام کیا لیکن اس بار صرف 14 رنز اسکور کر سکے۔ انہیں آٹھویں نمبر پر بیٹنگ کیلئے بھیجا گیا تھا۔

بیٹنگ (انگلینڈ)

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
ایلیسٹر کک	12	8
جو روٹ	6	180
جوناتھن ٹروٹ	58	0
کیون پیٹرسن	2	5
ایئن بیل	109	74
جونی بیرسٹو	67	20
میٹ پرائر	6	1*
ٹم بریسنن	7	38
جیمز اینڈرسن	12	DNB
اسٹیوارٹ براڈ	33	DNB
گریم سوان	28*	DNB
فاضل رنز	21	23
مجموعی	361	349/7

بالنگ (انگلینڈ)

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
جیمز اینڈرسن	1/25	2/55
اسٹیوارٹ براڈ	1/26	054
ٹم بریسنن	2/28	2/30
گریم سوان	5/44	4/78
جو روٹ	-	2/9

بیٹنگ (آسٹریلیا)

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
شین واٹسن	30	20
کرس روجرز	15	6
عثمان خواجہ	14	54
فلپ ہیوز	1	1
مائیکل کلارک	28	51
اسٹیون اسمتھ	2	1
بریڈ ہیڈن	7	7
ایشٹن اگر	2	16
پیٹر سڈل	2	18
جیمز پیٹنسن	10*	35
ریان ہیرس	10	16
فاضل رنز	7	10
مجموعی	128	235

بالنگ (آسٹریلیا)

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
ریان ہیرس	5/72	2/31
شین واٹسن	1/45	0/25
پیٹر سڈل	0/76	3/65
جیمز پیٹنسن	1/95	1/42
اسٹیون اسمتھ	3/18	1/65
ایشٹن اگر	0/44	0/98

ون ڈے کے بعد ٹی ٹوئنٹی سیریز بھی نیوزی لینڈ کے نام!!

نیوزی لینڈ کے دورۂ انگلینڈ کے آخری مرحلہ ٹی ٹوئنٹی سیریز میں کیویز کی 0-1 سے کامیابی پر تمام ہوا۔ ابتدائی مرحلے ٹیسٹ سیریز میں انگلش ٹیم نے کیویز کو 0-2 سے کلین سوئپ کیا لیکن ون ڈے سیریز میں نیوزی لینڈ نے 1-2 اور ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میچز کی سیریز میں 0-1 سے شاندار کامیابی حاصل کر کے ٹیسٹ سیریز کی ناکامی کا بدلہ چکالیا۔

پہلا ٹی ٹوئنٹی میچ 25 جون اوول

اوول میں کھیلے جانے والے پہلے ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میچ میں نیوزی لینڈ نے ہمیش رتھرفورڈ اور کپتان میک کولم کی جارحانہ بلے بازی کی بدولت انگلینڈ کو دلچسپ اور سنسنی خیز مقابلے کے بعد 5 رنز سے شکست دے کر سیریز میں ایک صفر کی برتری حاصل کی۔ انگلینڈ کی ٹیم 202 رنز کے ہدف کے تعاقب میں مقررہ 20 اوورز میں 5 وکٹوں کے نقصان پر 196 رنز بنا پائی۔ کیویز کے دورۂ انگلینڈ کے آخری مرحلے دو ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میچز کی سیریز کے پہلے ٹی ٹوئنٹی میچ میں کنگسٹن اوول گراؤنڈ لندن میں میزبان ٹیم انگلینڈ کے کپتان ایون مورگن نے ٹاس جیت کر مہمان ٹیم کے قائد برینڈن میک کولم کو پہلے بیٹنگ کی دعوت دی۔ نیوزی لینڈ کی جانب سے ہمیش رتھرفورڈ اور جیمز فرینکلن نے اننگز کا آغاز کیا تاہم ابتدائی اوور کی چوتھی ہی گیند پر جیمز فرینکلن ایک رن کے مجموعی اسکور پر بغیر کوئی رن بنائے انگلش وکٹ کیپر جوس بٹلر کو کیچ تھما کر بوائیڈ رینکن کو وکٹ دے گئے اس کے بعد کیوی کپتان برینڈن میک کولم نے چارج سنبھالا اور اوپنر ہمیش رتھرفورڈ کے ہمراہ مل کر انگلش بولرز کی خوب دھنائی کی' نیوزی لینڈ نے اپنی نصف سنچری 5.2 اوورز صرف 32 گیندوں پر مکمل کی، اس کے بعد ہمیش رتھرفورڈ نے اپنی میڈن نصف سنچری بھی مکمل کرنے کا اعزاز حاصل کیا اس کیلئے انہوں نے صرف 28 گیندیں استعمال کیں، 10 اوورز میں دونوں بلے بازوں نے اپنی شراکت کو 100 رنز میں تبدیل کرلیا، کیوی کپتان برینڈن میک کولم نے بھی 36 گیندوں پر اپنی نصف سنچری مکمل کی، انگلش بولر لیوک رائٹ نے 62 رنز کے انفرادی اسکور پر ایلکس ہیلو کے ہاتھوں کیچ آؤٹ کرا کر ہمیش رتھرفورڈ کی اننگز کا خاتمہ کیا، نئے آنے والے بیٹسمین روز ٹیلر نے برینڈن میک کولم کا بھرپور ساتھ دیا تاہم میک کولم 15 ویں اوور کی پانچویں بال پر لیوک رائٹ کے ہاتھوں 68 رنز کے انفرادی اسکور پر بولڈ ہوگئے، روز ٹیلر نے 19 گیندوں پر 32 رنز ناٹ آؤٹ کی جارحانہ اننگز کھیلی، ٹام لیتھم آخری اوور کی پانچویں بال پر جیڈ ڈیرن بچ کی گیند پر بوپارہ کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہوگئے، نیوزی لینڈ نے مقررہ 20 اوورز کے اختتام پر 4 وکٹوں کے نقصان پر 201 رنز بنائے انگلش بولنگ میں لیوک رائٹ 4 اوورز میں 31 رنز کے عوض 2 وکٹیں حاصل کر کے سب سے کامیاب رہے جبکہ ڈیرن بچ اور بوئیڈ رینکن نے بالترتیب 31 اور 24 رنز دے کر ایک ایک وکٹ حاصل کی۔ 202 رنز کے بھاری ہدف کے تعاقب میں انگلش کیمپ سے مائیکل لیمپ اور ایلکس ہیلو نے اننگز کی جارحانہ شروعات کی' انگلینڈ نے اپنی نصف سنچری صرف 3.3 اوورز میں مکمل کرلی تاہم اس کے فوری بعد 50 رنز کے مجموعی اسکور پر مائیکل لیمپ 29 رنز بنا کر نیتھن میک کولم کی گیند پر بولڈ ہوگئے' نئے آنے والے بیٹسمین لیوک رائٹ نے آزادی سے کیوی بولرز کا مقابلہ کیا اور 9.4 اوورز میں انگلینڈ کا مجموعہ 100 رنز پر پہنچا دیا تاہم اگلے اوور کی تیسری گیند پر اوپنر ایلکس ہیلو 105 رنز کے مجموعی اسکور پر 39 رنز بنا کر اسپنر ہیرا کے ہاتھوں فرینکلن کو کیچ دی بیٹھے' لیوک رائٹ نے 29 گیندوں پر اپنی جارحانہ نصف سنچری مکمل کی 13.5 اوورز میں 134 رنز پر کپتان ایون مورگن صرف سات رنز بنا کر بٹلر کی گیند ٹیلر کو کیچ دے کر آؤٹ ہوگئے' اس کے بعد لیوک رائٹ بھی 52 رنز بنا کر کیوی بولر میک لینگن کی گیند پر وکٹ کیپر لیتھم کو کیچ تھما کر اپنی ٹیم کو بیچ منجدھار میں چھوڑ کر چلے گئے' اس موقع پر روی بوپارہ اور جوس بٹلر نے ہدف کے تعاقب جاری رکھنے کی بھرپور کوشش کی تاہم کیوی بولرز کی اختتامی لمحات میں نپی تلی بولنگ کے باعث جوس بٹلر دس گیندوں پر 17 رنز بنا کر رن آؤٹ ہوگئے، آخری اوور میں انگلینڈ کو فتح کے لئے 16 رنز درکار تھے تاہم انگلینڈ 20 اوورز میں 5 وکٹ کے نقصان پر 196 رنز بنا سکا اور نیوزی لینڈ نے سنسنی خیز مقابلے میں 5 رنز سے فتح حاصل کرلی' بین اسٹوکس 9 اور روی بوپارہ 18 گیندوں پر 30 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ کیوی بولرز میں اسپنر رونی ہیرا 4 اوورز میں 34 رنز دیکر ایک وکٹ حاصل کر کے سب سے کامیاب بولر رہے جبکہ میک لینگن، این بٹلر، نیتھن میک کولم نے بھی ایک ایک وکٹ حاصل کی۔ 62 رنز کی جارحانہ اننگز کھیلنے پر کیوی اوپنر ہمیش رتھرفورڈ کو میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

دوسرا ٹی ٹوئنٹی میچ 27 جون اوول لندن

کیوی ٹیم کے انگلش دورے کے آخری مرحلے ٹی ٹوئنٹی میچز کی سیریز کے دوسرے اور آخری ٹی ٹوئنٹی میچ انتہائی خوشگوار اور بادلوں سے بھرے آسمان کی صورت حال والے موسم میں کیوی کپتان برینڈن میک کولم نے ٹاس جیت کر موسم کے ذریعے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے بولنگ کرنے کا فیصلہ کیا۔ انگلش اوپنرز مائیکل لیمپ اور ایلیکس ہیلو نے اننگز کی شروعات کی تاہم صرف ابتدائی دو گیندوں بعد موسلا دھار بارش نے ایسا میچ شروع کیا کہ جو ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میچ کی منسوخی تک بھی ختم نہ ہوا اور پھر بارش ہی اپنا میچ کھیلتی رہی' بارش سے پہلے جو ابتدائی دو گیندیں ممکن ہو کی تھیں اس میں پہلی گیند پر اوپنر ایلیکس ہیلو نے دو رن حاصل کئے جبکہ اگلی ہی گیند پر میکلا ہن کی ایک سوئنگ ہوتی ہوئی گیند پر سلپ میں کیچ دے کر آؤٹ ہو بیٹھے اس موقع پر بارش کے باعث کھیل روک دیا گیا، بارش کے نہ تھمنے پر مقامی وقت کے مطابق ساڑھے 9 بجے کے قریب دونوں امپائرز نے میچ کی منسوخی کا باقاعدہ اعلان کر دیا اس طرح انگلینڈ کے دورے میں کیوی ٹیم نے ٹیسٹ میچز کی سیریز میں شکست کے بعد ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی سیریز کی ٹرافیاں جیت کر اپنے وطن واپس لوٹ کر وقار بحال کیا۔

نیوزی لینڈ (اسکور کارڈ)

کھلاڑی	بیٹنگ	بالنگ
ہمیش رتھرفورڈ	62	-
جیمز فرینکلن	0	1/5
برینڈن میک کولم	68	-
روز ٹیلر	32	-
ٹام لیتھم	22	-
کولن منرو	0	1/10
ای ین بٹلر	DNB	1/35
نیتھن میک کولم	DNB	1/37
کوری اینڈرسن	DNB	0/40
میک لینگن	DNB	1/37
رونی ہیرا	DNB	1/34
فاضل رنز	17	-
مجموعی	201/4	196/5

انگلینڈ (اسکور کارڈ)

کھلاڑی	بیٹنگ	بالنگ
مائیکل لیمپ	29	-
ایلکس ہیلو	39	-
لیوک رائٹ	52	2/31
ایون مورگن	7	-
روی بوپارا	30	0/32
جوس بٹلر	17	-
بین اسٹوکس	9	0/26
کرس ووکس	DNB	0/19
جیمز ٹریڈویل	DNB	0/32
جیڈ ڈیرن بچ	DNB	1/31
بوئیڈ رینکن	DNB	1/24
فاضل رنز	9	-
مجموعی	196/5	201/4

بھارت ٹرائنگولر سیریز کا چیمپئن:

دھونی نے انہونی کو ہونی میں بدل دیا!!

بھارت نے سری لنکا کو سنسنی خیز مقابلے میں شکست دے کر سہ فریقی سیریز جیت لی۔ سری لنکا کی ٹیم 48.5اوورز میں 201 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی۔ کمار سنگا کارا 71اور لاہیرو تھریمانے 46رنز کے ساتھ نمایاں رہے۔ رویندرا جدیجا نے 4، بھونیشور کمار، ایشانت شرما اور روی ایشون نے 2،2 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ بھارت نے 202رنز کا ہدف 49.4اوورز میں 9وکٹوں کے نقصان پر حاصل کرلیا۔ 27رنز پر اس کی دو وکٹیں گرچکی تھیں۔اس موقع پر روہیت شرما نے شاندار بیٹنگ کرکے ٹیم کو مستحکم کیا اور 58 رنز بنا کر ہیراتھ کے ہاتھوں بولڈ ہوئے۔ شیکھر دھوان16، ویرات کوہلی 2، دنیش کارتھک23، سریش رائنا32رنز بنا کر آؤٹ ہوگئے۔ بھارت کو آخری اوور میں جیت کے لئے 15 رنز درکار تھے۔ دھونی ایک بار پھر مرد بحران ثابت ہوئے۔ انہوں نے دو چھکے اور ایک چوکا لگا کر اپنی ٹیم کو فتح سے ہمکنار کیا۔ انہوں نے ناقابل شکست 45رنز بنائے۔ دھونی کو مین آف دی میچ جبکہ بہترین بولنگ پر بھونیشور کمار مین آف دی سیریز قرار پائے۔

ویسٹ انڈیز بمقابلہ سری لنکا کنگسٹن 28 جون

کرس گیل نے فتح کے ساتھ بونس پوائنٹ بھی ویسٹ انڈیز کی جھولی میں ڈال دیا، ان کی نپی تلی سنچری نے میزبان سائیڈ کو 37.5اوورز میں 209 کے ٹارگٹ تک پہنچا دیا، کپتان ڈیوائن براوو کہتے ہیں کہ اوپنر کی شاندار بیٹنگ دیکھ کر انھیں خصوصی پوائنٹ کا ہدف دیا۔ ٹرائنگولر سیریز کے پہلے مقابلے میں ویسٹ انڈیز نے سری لنکا کو 6وکٹ سے شکست دی، اس سے نہ صرف اسے مختص 4پوائنٹس ملے بلکہ 209رنز کا ہدف صرف 37.5 اوورز میں حاصل کرنے پر ایک بونس پوائنٹ بھی ملا رولز کے تحت اگر کوئی ٹیم حریف سائیڈ ڈیڑھ گنا بہتر رن ریٹ سے اسکور کرتی ہے تو اسے ایک اضافی پوائنٹ دیا جاتا ہے، گیل نے 100 بالز پر 109 رنز بنائے جس میں 7 چھکے اور 9چوکے شامل تھے۔ گیل چیمپئنز ٹرافی میں بہتر پرفارم نہیں کر پائے تھے مگر تقریباً ایک برس بعد ون ڈے سنچری اسکور کرکے ان کے حوصلے بھی کافی بلند ہوگئے کپتان ڈیوائن براوو کا کہنا ہے کہ 29ویں اوور میں ہم نے گیل کو عمدہ انداز میں بیٹنگ کرتے دیکھ کر پیغام بھجوایا کہ انھیں صرف فتح ہی نہیں بلکہ بونس پوائنٹ کے لیے بھی کوشش کرنا چاہیے، اس سنچری سے گیل پر سے پریشر بھی ختم ہوگیا مقابلے میں سری لنکا کی ٹیم 48.3اوورز میں 208 رنز پر آؤٹ ہوگئی تھی۔ آئی لینڈرز کو شکست سے بچانے کیلئے کپتان انجیلو میتھیوز اور سابق قائد مہیلا جیاوردنے کی ففٹیز بھی ناکافی ثابت ہوئی تھیں۔ جارح مزاج ترین بلے بازوں میں سے ایک کرس گیل کا بلا کافی دنوں سے خاموش تھا، لیکن سابائنا پارک، جمیکا میں سہ فریقی ٹورنامنٹ کے پہلے ہی میچ میں پوری گھن گرج کے ساتھ سری لنکن بالرز پر برسا اور یوں ویسٹ انڈیز نے ٹورنامنٹ کا افتتاحی میچ بآسانی 6وکٹوں سے جیت لیا۔ حالیہ چیمپئنز ٹرافی سے مایوس کن انداز میں باہر ہونے کے باوجود سہ فریقی ٹورنامنٹ میں ویسٹ انڈیز بھرپور اعتماد کا حامل نظر آیا۔ خصوصاً کرس گیل کا فارم میں واپس آنا 'کالی آندھی' کے لیے نیک شگون رہا کیونکہ چیمپئنز ٹرافی میں گیل مکمل طور پر ناکام رہے اور انگلستان میں ایک بھی بڑی اننگز نہ کھیل پائے۔ لیکن جمیکا میں کرس گیل نے تمام کسریں نکال دیں اور جب تک وہ کریز پر موجود تھے، سری لنکن بالرز کو کہیں جائے پناہ نہ ملی اور 208رنز کا مجموعہ بالکل ناکافی ثابت ہوا۔ ویسٹ انڈیز نے ٹاس جیت کر پہلے بالنگ کا فیصلہ کیا اور بالرز خصوصاً سنیل نرائن کی عمدہ کارکردگی نے نہ صرف سری لنکا کے بلے بازوں کو کھل کر رنز نہ لینے دیے بلکہ پے در پے وکٹیں گرنے سے ایک اچھے مجموعے تک پہنچنے کی راہ بھی بند کردی۔ 62رنز کے عمدہ آغاز کے بعد معاملہ اس وقت ویسٹ انڈیز کے حق میں پلٹا جب 22ویں اوور کی آخری گیند پر سنیل نرائن نے کمار سنگا کارا کو آؤٹ کیا، اس سے قبل نرائن دوسرے اہم ترین بلے باز مہیلا جیاوردنے کو بھی آؤٹ کرچکے تھے آنے والے بلے بازوں میں صرف دنیش چندیمال اور انجلو میتھیوز ہی دہرے ہندسے میں پہنچ سکے، باقی بلے بازوں کو تو یہ توفیق بھی نہ ملی۔ لاہیرو تھریمانے 6، نووان کولاسیکرا 2اور جیون مینڈس 5رنز بنا کر آؤٹ ہوئے اگر کپتان انجلو میتھیوز 55رنز کی ناقابل شکست اننگز نہ کھیلتے تو سری لنکا 200رنز کے مجموعے تک بھی نہ پہنچ پاتا مہیلا جیاوردنے 52رنز بنا کر دوسرے نمایاں بلے باز رہے۔ ویسٹ انڈیز کی جانب سے نرائن نے 40رنز دے کر 4 وکٹیں حاصل کیں جبکہ روی رامپال نے 3، ڈیوین براوو نے 2اور مارلون سیموئلز نے ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ ویسٹ انڈیز کا آغاز بہت ہی شاندار تھا، خصوصاً کرس گیل کی تباہ کن بلے بازی سری لنکا کے رہے سہے امکانات کا بھی خاتمہ کررہی تھی۔ سری لنکا کو اندازہ تھا کہ گیل کی زیادہ دیر کریز پر موجودگی، ان کے امکانات کو مزید ختم کردے گی اور یہی وجہ ہے کہ انہوں نے جلد ہی اسپنرز کو گیند تھمائی لیکن کرس گیل نے بڑی نپی تلی اننگز کھیلی۔ ان کی قوت ارادی دیکھئے کہ جب انہوں نے ٹھان لیا کہ بلاوجہ خطرہ مول نہیں لینا تو انہوں نے بہت سوچ بوجھ کے بعد بیٹنگ کی لیکن جب تہیہ کرلیا کہ اب رنز کی رفتار بڑھانے کی ضرورت ہے تو کوئی سری لنکن بالر ان کی راہ میں روڑے اٹکاتا دکھائی نہیں دیا۔ 115رنز کی اوپننگ شراکت داری نے ہی سری لنکا کے ارمان ٹھنڈے کردیے۔ مزیدار بات یہ ہے کہ اس سنچری شراکت میں دوسرے اینڈ پر کھڑے جانسن چارلس کا حصہ محض 29رنز کا تھا۔ جب کرس گیل اپنی 21ویں ون ڈے سنچری بنانے کے بعد 109 رنز پر آؤٹ ہوئے تو ویسٹ انڈیز فتح سے محض 28رنز کے فاصلے پر تھا۔ کرس گیل کی 100 گیندوں پر مشتمل اس اننگز میں 7زبردست چھکے اور 9چوکے شامل تھے اور یہی کارکردگی ان کو میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دینے کے لیے کافی تھی۔ 38ویں اوور میں ہی ہدف کو حاصل کرلینے اور 6وکٹوں کی واضح فتح نے ویسٹ انڈیز کو بونس پوائنٹ سے بھی نوازا۔

سری لنکا (اسکور کارڈ)

کھلاڑی	بیٹنگ	بالنگ
اوپل تھارنگا	25	-
مہیلا جیاوردنے	52	-
کمار سنگا کارا	17	-
دنیش چندیمال	21	-
انجلو میتھیوز	55*	0/28
لاہیرو تھریمانے	6	-
نووان کولاسیکرا	2	1/39
جیون مینڈس	5	0/7
رنگانا ہیراتھ	4	1/37
لاستھ مالنگا	8	0/34
اجنتھا مینڈس	2	1/53

فاضل رنز	11	21
مجموعی	208	209/4

ویسٹ انڈیز (اسکور کارڈ)

کھلاڑی	بیٹنگ	بالنگ
کرس گیل	109	-
جانسن چارلس	29	-
ڈیرن براوو	27	-
مارلون سیموئلز	15*	1/11
کیرون پولارڈ	0	-
ڈیوین براوو	8*	2/37
دنیش رام دین	DNB	-
ڈیرن سیمی	DNb	0/34
سنیل نرائن	DNb	4/40
روی رام پال	DNB	3/38
کیمار روچ	DNb	0/41
فاضل رنز	21	11
مجموعی	209/4	208

ویسٹ انڈیز بمقابلہ بھارت کنگسٹن 30 جون

سہ ملکی کرکٹ سیریز کے دوسرے میں میچ میں میزبان ویسٹ انڈیز نے ایک کانٹے دار مقابلے کے بعد بھارت کو ایک وکٹ سے شکست دے دی پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے بھارت نے جیت کے لیے230 رنز کا ہدف دیا تھا جو کہ ویسٹ انڈیز نے نو وکٹوں کے نقصان پر 47.4 اوورز میں حاصل کر لیا۔ ویسٹ انڈیز کی اننگز کے بہترین بلے باز جانسن چارلس تھے۔ انھوں نے97 رنز بنائے تاہم وہ اس وقت آؤٹ ہوئے جب ٹیم کو جیت کے لیے صرف19 رنز درکار تھے۔ ویسٹ انڈیز کی جانب سے ڈیوائین براوو نے بھی نصف سنچری بنائی۔ بھارت کی جانب سے امیش یادوو نے تین، اشانت شرما اور ایشون نے دو دو جبکہ رائنہ اور کمار نے ایک ایک وکٹ لی۔ اس سے پہلے ویسٹ انڈیز نے ٹاس جیت کر بھارت کو پہلے بیٹنگ کی دعوت دی تو بھارت نے مقررہ پچاس اوورز میں سات وکٹوں کے نقصان پر 229 رنز بنائے۔ بھارت کی جانب سے کامیاب ترین بلے باز روہت شرما رہے جنہوں نے60 رنز بنائے۔ ویسٹ انڈیز کی جانب سے کمار روچ، ٹینو بیسٹ اور ڈیرن سیمی نے دو دو جبکہ سیموئلز نے ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ ویسٹ انڈیز اپنے کپتان ڈیوائن براوو کے بغیر کھیلا اور قائم مقام کی حیثیت سے کیرون پولارڈ میدان میں تھے اور دوسری اننگز میں مہندر سنگھ دھونی کے زخمی ہونے کی وجہ سے قیادت عارضی طور پر ویرات کوہلی کو ملی۔ بھارت نے ویسٹ انڈیز کی دعوت پر اپنی بیٹنگ کی شروعات کی تو اس کی بیٹنگ کو طویل عرصے بعد امتحان میں دیکھا گیا۔ انگلستان میں حریف گیند بازوں کے چھکے چھڑا دینے والے بلے باز یہاں بھیگی بلی نظر آئے اور سوائے روہیت شرما اور سریش رینا کے کوئی بھی بلے باز ویسٹ انڈین بالرز کا جم کر مقابلہ نہ کر سکا۔ چیمپئنز ٹرافی کے مین آف دی ٹورنامنٹ شیکھر دھون کیمار روچ کی پھرتی کا نشانہ بنے تو کچھ ہی دیر بعد ویرات کوہلی بھی سلپ میں کرس گیل کے شاندار کیچ کی وجہ سے میدان بدر ہوئے۔ روہیت نے کارتک کے ساتھ مل کر اننگز کو سنبھالا دیا اور 26ویں اوور تک اسکور کو 98 تک لے گئے۔ البتہ کارتک مارلون سیموئلز کی گیند پر انہی کے ہاتھوں کیچ ہو گئے اور بھارت کے لیے معاملہ 'مردان بحران' تک آ گیا۔ سریش رائنا جب تک کریز پر موجود تھے اور دھونی بھی پیڈ پہنے منتظر تھے، حالات اتنے گمبھیر نہ لگتے تھے لیکن اختتامی 10 اوورز میں رائنا، دھونی اور جدیجا تینوں کی وکٹیں گرنے سے بھارت کی ایک اچھے مجموعے تک پہنچنے کی امید دم توڑ گئی۔ سریش رینا 44 رنز بنانے کے بعد کیمار روچ کی دوسری وکٹ بنے جبکہ دھونی اور جدیجا ٹینو بیسٹ کے ہاتھوں کلین بولڈ ہو گئے۔ انہوں نے بالترتیب 27 اور 15 رنز بنائے۔ بھارت 50 اوورز کے مکمل ہونے پر 7 وکٹوں پر صرف 229 رنز ہی بنا پایا جو بلاشبہ توقع سے کہیں کم مجموعہ تھا ویسٹ انڈیز کی جانب سے کیمار روچ، ٹینو بیسٹ اور ڈیرن سیمی نے دو، دو اور مارلون سیموئلز نے ایک وکٹ حاصل کی لیکن سیموئلز کی کارکردگی اس لیے نمایاں رہی کہ انہوں نے اپنے 9 اوورز میں صرف 20 رنز دیئے۔ ویسٹ انڈین فتح کے ہیرو تھے جانسن چارلس، جو بدقسمتی سے 97 رنز بنا کر اس وقت آؤٹ ہوئے جب ویسٹ انڈیز کو ان کی بہت زیادہ ضرورت تھی۔ لیکن انہوں نے اس موقع پر ڈیرن براوو کے ساتھ مل کر سنچری شراکت داری بنائی جب ویسٹ انڈیز صرف 26 رنز پر 3 وکٹیں گنوا بیٹھا تھا۔ کرس گیل محض دوسرے اوور میں امیش یادیو کی گیند پر جبکہ چوتھے اوور تک ڈیون اسمتھ اور مارلون سیموئلز بھی وکٹیں دے کر چلتے بنے تھے۔ اسمتھ بغیر کوئی رن بنائے امیش کی گیند پر ایل بی ڈبلیو جبکہ سیموئلز بھوونیشور کی گیند پر بولڈ ہوئے۔ ایک ایسی وکٹ پر جو پہلی اننگز میں اسپنرز کے لیے بہت مددگار نظر آئی، امید نہیں کی جا سکتی تھی کہ ویسٹ انڈیز اس مقام سے بھی نکل جائے گا اور فاتحانہ پوزیشن پر آئے گا۔ لیکن دونوں نوجوانوں یعنی جانسن چارلس اور ڈیرن براوو نے کمال کر دکھایا۔ چوتھی وکٹ پر انہوں نے 116 رنز جوڑ کر ویسٹ انڈیز کو بالادست پوزیشن پر پہنچا دیا۔ اگر آنے والے بلے باز ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے تو ویسٹ انڈیز یہ مقابلہ باآسانی جیت سکتا تھا لیکن کیرون پولارڈ کے آؤٹ ہونے کے بعد مقابلہ ویسٹ انڈیز کی گرفت سے نکلتا چلا گیا۔ دنیش رامدین روی چندر آشون کی ایک بہت ہی خوبصورت گیند پر کلین بولڈ ہوئے تو معاملہ آخری مستند بلے بازوں تک پہنچ گیا یعنی چارلس اور ان کا ساتھ دینے کے لیے موجود ڈیرن سیمی۔ اس موقع پر سیمی کو بہت ذمہ دارانہ کردار ادا کرنے کی ضرورت تھی لیکن وہ حد سے زیادہ جارحانہ مزاج میں نظر آئے۔ ہر گیند کو میدان سے باہر پھینک دینے کی کوشش کئی مرتبہ ناکام ہوئی اور بالآخر 29 رنز پر ان کی اننگز کے خاتمے کا سبب بنی، عین اس وقت جب ویسٹ انڈیز فتح سے صرف 33 رنز کے فاصلے پر تھا۔ ایشانت شرما کو ایک ہی اوور میں ایک چھکا اور ایک چوکا رسید کرنے کے بعد وہ شاٹ کھیلنے کی چنداں ضرورت نہ تھی، جس پر وہ آؤٹ ہوئے اور ایک اینڈ غیر محفوظ کر گئے۔ ویسٹ انڈیز کی امیدوں کو بہت بڑا دھچکا اس وقت لگا جب جانسن چارلس چوکے کے ذریعے اپنی سنچری مکمل کرنے کی کوشش میں مڈ آف پر کیچ دے بیٹھے۔ ویسٹ انڈیز 19 رنز دور تھا اور کریز پر کوئی بلے باز موجود نہ تھا۔ لیکن بقیہ رنز بنانے میں ویسٹ انڈیز کو مزید ایک وکٹ تو گنوانا پڑی لیکن آخری 10 رنز بنانے کے لیے آخری جوڑی کی ہمت کو داد نہ دینا زیادتی ہو گی کیمار روچ کے 14 رنز اور ٹینو بیسٹ کی جانب سے 10 گیندیں کھیل لینا فیصلہ کن ثابت ہوا اور 48ویں اوور کی چوتھی گیند پر روچ کے فاتحانہ شاٹ نے ویسٹ انڈیز کو ایک اور فتح سے ہمکنار کر دیا۔ ویسے مقابلے کا حیران کن عنصر یہ رہا کہ اک ایسی وکٹ پر جہاں سنیل نرائن اور مارلون سیموئلز نے دنیا کے بہترین بلے بازوں کو نچنی کا ناچ نچایا، اسی وکٹ پر بھارت کے بہترین اسپنرز کے لیے کوئی مدد نظر نہ آئی۔ روی چندر آشون نے چند بہترین گیندیں ضرور پھینکیں، لیکن جس کا انتظار تھا وہ شاہکار سامنے نہ آ سکا اور یہی وجہ ہے کہ بھارت 230 رنز کے ہدف کا دفاع نہ کر سکا۔ جانسن چارلس کو بلے بازی پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

اسکور کارڈ (بھارت)

پلیئر	بیٹنگ	بالنگ
روہیت شرما	60	-
شیکھر دھون	11	-
ویرات کوہلی	11	-
دنیش کارتک	23	-
سریش رائنا	44	1/04
مہندر سنگھ دھونی	27	-
رویندر جدیجا	15	0/50
روی چندر آشون	5*	2/44
بھوونیشور کمار	11*	1/36
میش یادیو	DNB	3/43
ایشانت شرما	DNB	2/51

فاضل رنز	22	7
مجموعی	229/7	230/9

ویسٹ انڈیز (اسکور کارڈ)

کھلاڑی	بیٹنگ	بالنگ
کرس گیل	11	-
جانسن چارلس	97	-
ڈیوائن اسمتھ	0	-
مارلون سیموئلز	1	1/20
کیرون پولارڈ	4	0/8
ڈیرن براوو	55	-
دنیش رام دین	4	-
ڈیرن سیمی	29	2/41
سنیل نرائن	5	0/56
ٹینو بیسٹ	*3	2/52
کیمار روچ	*14	2/41
فاضل رنز	7	22
مجموعی	230/9	229/7

سری لنکا بمقابلہ ویسٹ انڈیز 2 جولائی کنگسٹن

سہ فریقی سیریز کے تیسرے میچ میں سری لنکا نے اپل تھرنگا اور مہیلا جیاوردنے کی شاندار سنچریوں کی بدولت عالمی چیمپئن بھارت کو 161 رنز کے بڑے مارجن سے شکست دے دی۔ آئی لینڈرز نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے ایک وکٹ کے نقصان پر 348 رنز بنائے، اپل تھرنگا نے کیریئر بیسٹ اننگز کھیلتے ہوئے ناقابل شکست 174 رنز بنائے، مہیلا جیاوردنے 107 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ بھارتی ٹیم مطلوبہ ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہی اور پوری ٹیم 45ویں اوور میں 187 رنز بنا کر پویلین واپس لوٹ گئی۔ رویندرا جدیجا 49 رنز کے ساتھ ٹاپ اسکورر رہے۔ رنگانا ہیراتھ نے 3 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ اپل تھرنگا کو مین آف دی میچ کا ایوارڈ دیا گیا سبائنا پارک، کنگسٹن، جمیکا میں کھیلے گئے سیریز کے تیسرے میچ میں بھارت کے قائم مقام کپتان ویرات کوہلی نے ٹاس جیت کر پہلے فیلڈنگ کا فیصلہ کیا جو غلط ثابت ہوا۔ سری لنکا نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ 50 اوورز میں ایک وکٹ کے نقصان پر 348 رنز بنائے، اپل تھرنگا اور مہیلا جیاوردنے 213 رنز کی ریکارڈ شراکت قائم کی۔ جیاوردھنے سری لنکا کے واحد آؤٹ ہونے والے کھلاڑی تھے جو 107 رنز کی دلکش اننگز کھیلنے کے بعد ایشون کی گیند پر امیش یادیو کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہوئے۔ اپل تھرنگا نے کیریئر بیسٹ اننگز کھیلتے ہوئے ناقابل شکست 174 رنز بنائے۔ ان کی اننگز میں 3 چھکے اور 19 چوکے شامل تھے۔ اینجلو میتھیوز نے 44 رنز بنائے اور آؤٹ نہیں ہوئے۔ بھارت کی جانب سے واحد وکٹ ایشون نے حاصل کی۔ بھارتی ٹیم مطلوبہ ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہی اور پوری ٹیم 44.5 اوورز میں 187 رنز پر ڈھیر ہوگئی، رویندرا جدیجا ناٹ آؤٹ 9، سریش رائنا 33 اور مرالی وجے 30 رنز کے ساتھ نمایاں رہے۔ روہیت شرما 5، شیکھر دھون 24، ویرات کوہلی 2، دنیش کارتھک 22، روی چندرن ایشون 4، شمی احمد صفر، ایشانت شرما 2 اور امیش یادیو بغیر کوئی رن بنائے پویلین واپس لوٹ گئے۔ سری لنکا کی طرف سے رنگنا ہیراتھ نے تین جبکہ لیستھ ملنگا اور چنتھر اسانائیکے نے دو، دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔

سری لنکا (اسکور کارڈ)

کھلاڑی	بیٹنگ	بالنگ
اوپل تھارنگا	*174	-
مہیلا جیاوردنے	107	-
اینجلو میتھیوز	*44	1/23
دنیش چندیمال	DNB	-
کمار سنگاکارا	DNB	-
لاہیرو تھریمانے	DNB	-
نووان کولاسیکرا	DNB	1/37
تھیسارا پریرا	DNB	-
رنگانا ہیراتھ	DNB	3/37
لاستھ مالنگا	DNB	2/40
چنتھر اسانائیکے	DNB	2/46
فاضل رنز	23	16
مجموعی	348/1	187

اسکور کارڈ (بھارت)

پلیئر	بیٹنگ	بالنگ
روہیت شرما	5	-
شیکھر دھون	24	-
مرالی وجے	30	-
ویرات کوہلی	2	0/9
دنیش کارتک	22	-
سریش رائنا	33	0/10
رویندر جدیجا	*49	0/55
روی چندر آشون	4	1/67
شامی احمد	0	0/68
میش یادیو	0	0/64
ایشانت شرما	2	0/68
فاضل رنز	16	23
مجموعی	187	348/1

ویسٹ انڈیز بمقابلہ بھارت 5 جولائی پورٹ آف اسپین

سہ ملکی کرکٹ سیریز کے چوتھے میچ میں بھارت نے ویسٹ انڈیز کو ڈک ورتھ لوئس طریقے کے تحت 102 رنز سے شکست دے دی۔ اس میچ میں بارش کی وجہ سے ویسٹ انڈیز کو 39 اوورز میں 274 رنز کا ہدف دیا گیا تھا تاہم ویسٹ انڈیز کی ٹیم 171 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئی۔ ویسٹ انڈیز کی جانب سے جانسن چارلس نے 6 چوکوں اور 2 چھکوں کی مدد سے 45 جبکہ کیمار روچ نے 3 چوکوں اور 2 چھکوں کی مدد سے 34 رنز بنائے۔ ان دونوں کے علاوہ ویسٹ انڈیز کے دیگر بلے باز اچھی بلے بازی کا مظاہرہ نہ کر سکے اور ان کی وکٹیں وقفے وقفے سے گرتی رہیں۔ بھارت کی جانب سے امیش

یادوو، بھونیشور کمار نے تین، تین جبکہ اشانت شرما اور جدیجہ نے دو دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ اس سے پہلے بھارت نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ 50 اوورز میں 7 وکٹوں کے نقصان پر 311 رنز بنائے۔ بھارت کی اننگز کی خاص بات ویرات کوہلی کی شاندار بلے بازی تھی۔ انھوں نے 13 چوکوں اور 2 چھکوں کی مدد سے شاندار سنچری بنائی۔ بھارت کی جانب سے شیکھر دھون نے 8 چوکوں اور 2 چھکوں کی مدد سے 69 رنز بنائے۔ بھارت کی جانب سے روہت شرما اور شیکھر دھون نے اننگز کا آغاز کیا اور پہلی وکٹ کی شراکت میں 123 رنز بنائے۔ ویسٹ انڈیز کی جانب سے ٹینو بیسٹ نے دو، پولارڈ، براوو اور سیموئیل نے ایک ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ بھارت کے ویرات کوہلی کو میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

اسکور کارڈ (بھارت)

پلیئر	بیٹنگ	بالنگ
روہیت شرما	46	-
شیکھر دھون	69	-
ویرات کوہلی	102	-
سریش رائنا	10	-
دنیش کارتک	6	-
مرالی وجے	27	-
رویندر جدیجا	2	2/44
روی چندر آشون	*25	0/25
بھونیشور کمار	DNB	3/29
میش یادیو	DNB	3/32
ایشانت شرما	DNB	2/30
فاضل رنز	24	19
مجموعی	311/7	171

ویسٹ انڈیز (اسکور کارڈ)

کھلاڑی	بیٹنگ	بالنگ
کرس گیل	10	-
جانسن چارلس	45	-
ڈیوائن اسمتھ	1	-
مارلون سیموئلز	6	1/39
کیرون پولارڈ	0	1/21
ڈیرن براوو	14	1/57
دنیش رام دین	9	-
ڈیرن سیمی	12	0/28
کیمار روچ	34	1/69
سنیل نرائن	21	0/35
ٹینو بیسٹ	*0	2/51
فاضل رنز	19	24
مجموعی	171	311/7

سری لنکا بمقابلہ ویسٹ انڈیز پورٹ آف اسپین 7,8 جولائی

تین ملکی سیریز کے اہم میچ میں سری لنکا نے ویسٹ انڈیز کو ڈک ورتھ لیوس میتھڈ کے تحت 39 رنز سے شکست دے دی۔ پورٹ آف اسپین میں کھیلے گئے بارش سے متاثرہ میچ میں سری لنکا نے 41 اوورز میں 8 وکٹ پر 219 رنز بنائے، کمار سنگا کارا کے ناقابل شکست 90 رنز نے سری لنکا کی اننگز کو سنبھالا، کیمار روچ نے چار کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا، جواب میں ویسٹ انڈیز کو ڈک ورتھ لیوس میتھڈ کے تحت 41 اوورز میں 230 رنز کا ہدف ملا، لیکن لینڈل سمنز اور ڈیرن براوو کی نصف سنچریوں کے باوجود میزبان ٹیم صرف 9 وکٹ پر 190 رنز ہی بنا سکی۔ سری لنکا آغاز اچھا نہ تھا اور محض 50 رنز تک پہنچتے پہنچتے اس کی تین وکٹیں گر چکی تھیں، سنگا کارا اور لاہیرو تھریمانے نے ٹیم کی پوزیشن بہتر بنائی، دونوں نے نصف سنچری شراکت 96 گیندوں میں مکمل کی۔ سری لنکن کی اننگز کی سنچری 27.2 اوورز میں ہوئی۔ سری لنکن اننگز کے 150 رنز 36.2 اوورز میں مکمل کرانے بعد سنگا کارا نے اپنی ففٹی 76 گیندوں میں تین چوکوں سے مکمل کی۔ سنگا کارا نے نوان کلو سکیرا کے ہمراہ ساتویں وکٹ پر 50 رنز محض 24 گیندوں میں جوڑ کر کیریبین ٹیم کے لئے مشکلات کا سامان پیدا کیا 39 اوورز میں لنکن ٹیم کے 200 رنز مکمل

ہوئے۔ بارش کے باعث لنکن اننگز 41 اوورز تک محدود کرنے بعد اس کا مجموعہ 8 وکٹوں پر 219 رنز رہا۔ سنگا کارا 90 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ کیمار روچ کے حصے میں چار وکٹیں آئیں۔ ویسٹ انڈیز کا آغاز سست رہا اور پہلے پاور پلے کے اختتام پر 30 رنز پر وہ 3 وکٹیں گنوا چکے تھے۔ 50 رنز کی تکمیل کے لئے میزبان ٹیم کو 17.2 اوورز تک انتظار کرنا پڑا۔ لینڈل سمنز اور ڈیرن براوو نے ٹیم کو مشکلات سے نکالنے کی ٹھانی دونوں نے پانچویں وکٹ پر 50 رنز 93 گیندوں میں مکمل کیے، جبکہ 100 رنز ویسٹ انڈیز کے 161 گیندوں میں ہوئے۔ دونوں کھلاڑیوں نے سنچری شراکت 129 گیندوں میں کی۔ ڈیرن نے پچاس رنز کے لئے 63 گیندیں کھیلیں۔ 31.4 اوورز میں ویسٹ انڈیز کے 150 رنز ہوئے تو وہ کھیل پر مکمل کنٹرول حاصل کر چکی تھی، پاور پلے تو ویسٹ انڈیز کے لئے تباہی کا سامان لیکر آیا جہاں پانچ اوورز میں اسے محض 17 رنز کے عوض 3 وکٹیں گنوانی پڑیں۔ اور یہاں سے میچ بھی اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اوورز کا کوٹہ پورا ہوا تو کیریبین ٹیم ہدف سے 30 رنز کی دوری پر تھی۔ کپتان انجیلو میتھیوز نے چار وکٹیں لیکر لنکن ٹیم کی فتح میں اہم کردار ادا کیا۔

سری لنکا (اسکور کارڈ)

کھلاڑی	بیٹنگ	بالنگ
اوپل تھارنگا	7	-
مہیلا جیاوردنے	7	-
کمار سنگا کارا	*90	-
دنیش چندیمال	2	-
لاہیرو تھریمانے	23	0/16
انجلو میتھیوز	30	4/29
جیون مینڈیز	8	0/8
نووان کولاسیکرا	14	0/8
تھیسارا پریرا	7	0/41
لاستھ مالنگا	DNB	2/42
شمندا ایرنگا	DNB	3/46
فاضل رنز	31	9
مجموعی	219/8	190/9

ویسٹ انڈیز (اسکور کارڈ)

کھلاڑی	بیٹنگ	بالنگ
کرس گیل	14	-
جانسن چارلس	14	-
ڈیوائن اسمتھ	17	-
مارلون سیموئلز	0	1/48
کیرون پولارڈ	0	1/24
ڈیرن براوو	70	-
لینڈل سمنز	67	-
ڈیرن سیمی	3	0/24
کیمار روچ	*8	4/27
جان ہولڈر	0	2/50
ٹینو بیسٹ	5	0/42
فاضل رنز	9	31
مجموعی	190/9	219/8

بھارت بمقابلہ سری لنکا 9 جولائی پورٹ آف اسپین

سہ فریقی سیریز کے اہم میچ میں بھارت نے سری لنکا کو 81 رنز سے شکست دے کر فائنل کیلئے کوالیفائی کر لیا بارش سے متاثرہ میچ کا فیصلہ ڈک ورتھ لوئس میتھڈ کے تحت ہوا۔ آئی لینڈرز 26 اوورز میں 178 رنز کا ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ بھونیشور کمار نے 4 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا، انہیں مین آف دی میچ کا ایوارڈ دیا گیا۔ کوئنز پارک اوول میں سہ فریقی سیریز کا چھٹا اور آخری میچ بارش کی وجہ سے شدید متاثر ہوا۔ سری لنکا کے کپتان انجلو میتھیوز نے ٹاس جیت کر پہلے فیلڈنگ کا فیصلہ کیا۔ بھارت نے 29 اوورز میں 3 وکٹوں کے نقصان پر 119 رنز بنائے تھے کہ بارش کی وجہ سے میچ کو روک دیا گیا۔ سریش رائنا ناٹ آؤٹ 48 اور کپتان ویرات کوہلی 31 رنز کے ساتھ نمایاں رہے۔ میچ دوبارہ شروع ہوا تو ڈک ورتھ لوئس میتھڈ کے تحت بھارتی اننگز کو 29 اوورز تک محدود کر کے سری لنکا کو جیت کے لئے 26 اوورز میں 178 رنز کا ہدف دیا گیا تاہم سری لنکن ٹیم 24.4 اوورز میں محض 96 رنز پر ڈھیر ہوگئی۔ دنیش چندی مل 26 رنز کے ساتھ ٹاپ اسکورر رہے جبکہ بھونیشور کمار نے تباہ کن بولنگ کا مظاہرہ کیا اور 8 رنز کے عوض 4 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ ایشانت شرما اور رونندرا جدیجا نے دو، دو وکٹیں حاصل کیں۔

اسکور کارڈ (بھارت)

پلیئر	بیٹنگ	بالنگ
روہیت شرما	*48	-
شیکھر دھون	15	-
ویرات کوہلی	31	-
دنیش کارتک	12	-
سریش رائنا	*4	-

مرالی وجے	DNB	-
رویندر جدیجا	DNB	2/17
روی چندر آشون	DNB	1/20
بھونیشور کمار	DNB	4/08
میش یادیو	DNB	1/28
ایشانت شرما	DNB	2/17
فاضل رنز	9	11
مجموعی	119/3	96

سری لنکا (اسکور کارڈ)

کھلاڑی	بیٹنگ	بالنگ
اوپل تھارنگا	6	-
مہیلا جیا وردنے	11	-
کمار سنگاکارا	0	-
دنیش چندیمال	26	-
لاہیرو تھریمانے	0	-
انجلو میتھیوز	10	1/05
جیون مینڈیز	10	0/4
لاہیرو ولیہارا	6	0/40
رنگانا ہیراتھ	4	2/32
لاستھ مالنگا	7	0/7
شمندا ایرنگا	*2	0/27
فاضل رنز	11	9
مجموعی	96	119/3

فائنل بھارت بمقابلہ سری لنکا 11 جولائی پورٹ آف اسپین

دھونی نے انہونی کو ہونی میں بدل کر بھارت کو ٹرائنگولر سیریز کا چیمپئن بنا دیا۔ انجری سے نجات کے بعد ورلڈ چیمپئن ٹیم میں واپس آنے والے کپتان نے آخری وکٹ کی موجودگی میں 50ویں اوور میں درکار 15 رنز 4 گیندوں پر ہی بنا لیے، ٹرائی تھام کر تصویر بنوانے کا خواب دیکھنے والے سری لنکن ٹیم بے بسی کی تصویر بن کر رہ گئی، دھونی نے ناقابل شکست 45 رنز بنا کر مین آف دی میچ ایوارڈ حاصل کیا، ہیراتھ کی 4 وکٹیں ناکافی ثابت ہوئیں۔ سری لنکن ٹیم سہ فریقی سیریز کے فائنل میں بھارت کے خلاف پہلے کھیلتے ہوئے 49ویں اوور میں 201 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی۔ رویندرا جدیجا نے چار وکٹ لیے۔ کمار سنگاکارا نے 71 اور تھریمانے نے 46 رنز اسکور کیے۔ کیریئر کا 400واں ون ڈے انٹرنیشنل کھیلنے والے مہیلا جیا وردنے 22 رنز بنا سکے۔ کوئنز پارک اوول میں لو اسکورنگ میچ کا فیصلہ آخری اوور میں ہوا، ایک موقع پر بلو شرٹس 4 وکٹ پر 145 رنز بنا کر آسان فتح کی جانب گامزن تھے، مگر ہیراتھ و دیگر بولرز کی عمدہ کارکردگی آئی لینڈرز کو کھیل میں واپس لے آئی۔ شیکھر دھون (16) اور ویرت کوہلی (2) کو ایرنگا نے رخصت کیا، دنیش کارتھک نے 23 اور روہت شرما نے 58 رنز کی اننگز سے بھارت کو ہدف کی جانب رواں رکھا، دونوں کی وکٹیں ہیراتھ کو ملیں، اس موقع پر ٹیم 22 رنز کے دوران 4 وکٹیں گنوا کر شدید دباؤ کا شکار

ہوگئی، سریش رائنا 32 رنز بنانے کے بعد لکمل کی گیند پر سنگاکارا کو کیچ دے بیٹھے، رویندرا جڈیجا 5 جبکہ ایشون اور بھونیشور کمار صفر پر ایل بی ڈبلیو ہو گئے، ابتدائی دونوں وکٹیں ہیراتھ اور تیسری مالنگا کو ملی، دھونی نے ایک اینڈ سنبھالے رکھا اور نویں وکٹ کیلیے ونے کمار کے ساتھ 15 رنز جوڑے، ونے (5) کو میتھیوز نے شکار کیا۔ اب بھارت کو آخری وکٹ کی موجودگی میں 20 رنز درکار تھے، دھونی نے ایشانت کے ساتھ اسکور آگے بڑھانا شروع کیا، آخری اوور میں 15 رنز کا دفاع کرنے کیلیے سری لنکا پراعتماد نظر آیا، مگر دھونی کے ارادے کچھ اور ہی تھے، وہ شامندا ایرنگا کی پہلی گیند پر بیٹ ہو گئے مگر اگلی پر لانگ آف پر چھکا رسید کر دیا، تیسری گیند فیلڈر کو پوائنٹ باؤنڈری کے باہر سے اٹھا کر لانا پڑی، اگلی میں لانگ آف پر چھکے سے سری لنکا ہکا بکا رہ گیا، کپتان 45 اور ایشانت 2 رنز پر ناٹ آؤٹ رہے، ہیراتھ نے 4 وکٹوں کیلیے 20 رنز دیئے۔ بھونیشور کمار مین آف دی سیریز رہے۔

سری لنکا (اسکور کارڈ)

کھلاڑی	بیٹنگ	بالنگ
اوپل تھارنگا	11	-
مہیلا جیا وردنے	22	-
کمار سنگاکارا	71	-
لاہیرو تھریمانے	46	-
انجلو میتھیوز	10	1/38
تھیسارا پریرا	2	-
دنیش چندیمال	5	-
رنگانا ہیراتھ	5	4/20
شمندا ایرنگا	*5	2/50
لاستھ مالنگا	0	1/58
سورج لکمل	1	1/33
فاضل رنز	23	15
مجموعی	201	203/9

اسکور کارڈ (بھارت)

پلیئر	بیٹنگ	بالنگ
روہیت شرما	58	-
شیکھر دھون	16	-
ویرات کوہلی	2	0/17
دنیش کارتک	23	-
سریش رائنا		0/25
مہندر سنگھ دھونی	*45	-
رویندر جدیجا	5	4/23
روی چندر آشون	0	2/42
بھونیشور کمار	0	2/24
ونے کمار	5	0/15
ایشانت شرما	*2	2/45
فاضل رنز	15	23
مجموعی	203/9	201

ایونٹ میں 100 پلس رنز

پلیئر	میچ	رنز	بہترین	اوسط	بالز	100	50	6s
اوپل تھرنگا	5	223	*174	55.75	256	1	0	3
روہیت شرما	5	217	60	54.25	352	0	2	3
مہیلا جیاوردنے	5	199	107	39.80	215	1	1	3
جانسن چارلس	4	185	97	46.25	210	0	1	8
کمار سنگاکارا	5	178	*90	59.33	219	0	2	2
ڈیرن براوو	4	153	70	38.25	199	0	2	2
انجلیو میتھیوز	5	149	*55	49.66	168	0	1	3
ویرات کوہلی	5	148	102	29.60	166	1	0	3
کرس گیل	4	144	109	36.00	139	1	0	7
شیکھر دھون	5	135	69	27.00	180	0	1	2
سریش رائنا	5	123	44	30.75	136	0	0	2

ایونٹ میں 6 یا زائد وکٹ

پلیئر	میچ	اوورز	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	4w
بھونیشور کمار	4	29	97	10	4/8	9.70	3.34	1
رنگانا ہیراتھ	4	32	126	10	4/20	12.60	3.93	1
رویندر جدیجا	5	38.5	189	8	4/23	23.62	4.86	1
ایشانت شرما	5	37	211	8	2/17	26..37	5.70	0
انجلیو میتھیوز	5	36	123	7	4/29	17.57	3.41	1
امیش یادیو	4	30.2	167	7	3/32	23.85	5.50	0
کیمار روچ	4	35	178	7	4/27	25.42	5.08	1
روی ایشون	5	39	198	6	2/42	33.00	5.07	0

سیلکون کپ ٹرائینگولر سیریز کی تصویری جھلکیاں